







C7

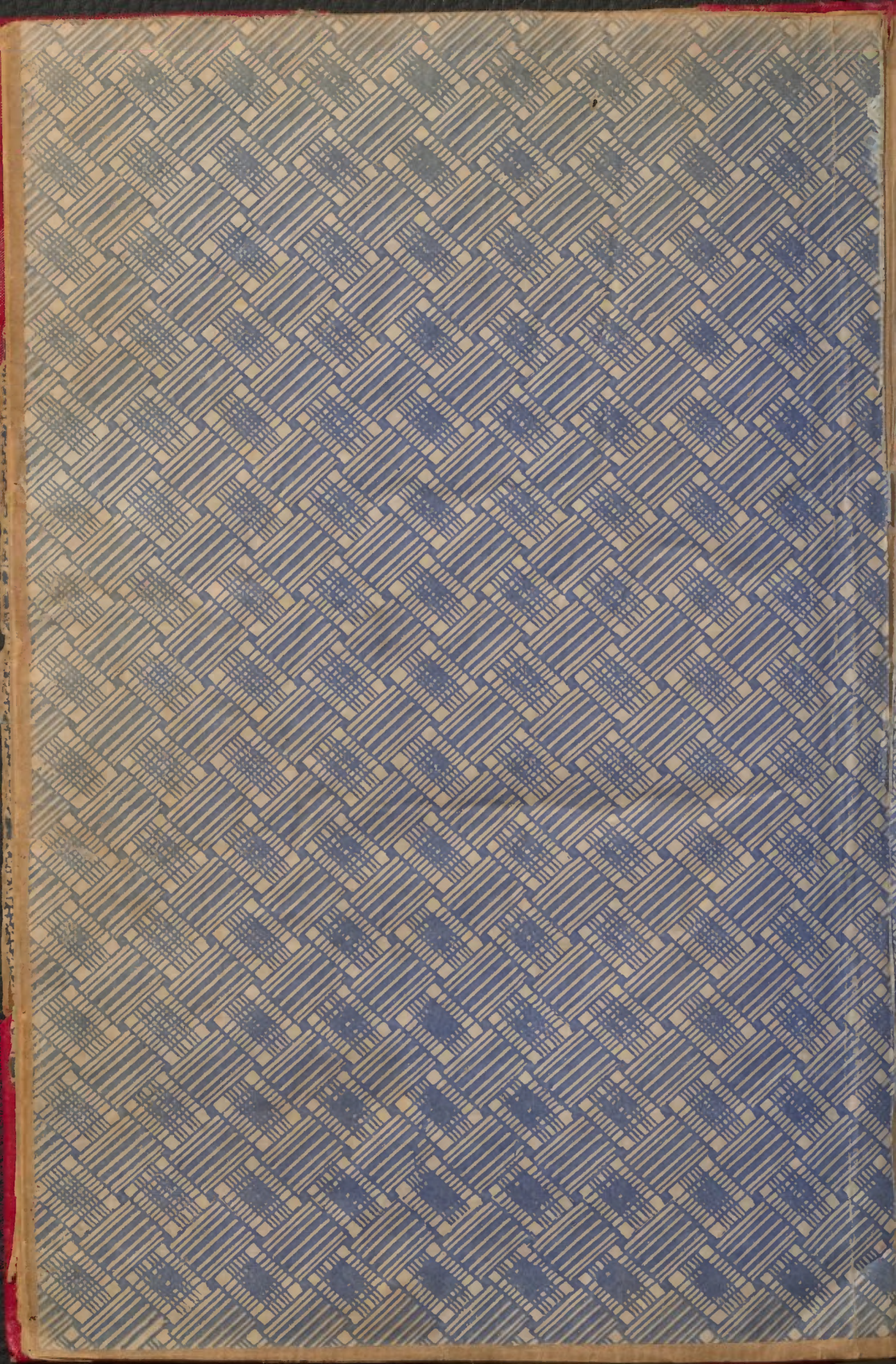
D213s  
.1900

McGill  
University  
Libraries

Islamic Studies Library

30047







4033658







اطلاعی۔ اس مطلع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ و سلسلہ دار فروخت کے لئے موجود ہے جس کی فہرست ملاحظہ  
ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جس کے معائنہ و ملاحظہ سے خالصتاً ان اعلیٰ حالات کتب کے معلوم فرما سکتے  
ہیں قیمت بھی ارزان ہر اس کتاب کے ٹیبل پیج کے تین صفحہ جیسے کہ وہ ہیں ان میں بعض کتب متفرقات و مینہ فارسی  
اردو کی بیچ کر تھے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہو اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر و دانو ملو گی  
کا ذریعہ حاصل کیا ہے

کتب متفرقات دینیہ فارسی	رسالہ و غیرہ تفویض۔ از علامہ باقر مجلسی ندوہا بیہ کی
تذکرہ الاماد۔ مدار کے بیان میں ہر مصنفہ جناب قاضی سناء الشریانی تہی۔	کتاب ہر۔ الوار العارفین۔ دروکار تذکرہ صوفین مصنفہ مولوی
قنوج الحرمین۔ منظوم مع نقیشتا ترین شریعتیں اور اسک مقامات متبرکہ مولفہ حضرت عبدالقادر جیلانی قدس سرہ تفسیر التلکد فی تحریر الانور سلسلہ خانوادہ قادریہ کابیان مصنفہ شاہ محمد حیدر۔	محمد حسین مراد آبادی۔ جمع الحج۔ مسمیٰ معائنہ الشوریہ تصنیف مولوی محمد شاہ۔ ادعیہ زیارت۔ مدنیہ منورہ مولفہ مولوی محمد حسن۔ نیزان انفرقان۔ در احوال قرآن مصنفہ محمد عثمان قسری۔
خلیہ الاسلام۔ معروفہ بطریق الدارین اس میں فوائد دینیہ کابیان البہوان اہل تصوف مصنفہ شمس علی خاں ماحجب۔	نقوش مغنم۔ دشت ہر درویش جملہ نقوش مجرب و نقشہ عبید فرید الدینیہ منورہ ایک سطح تختہ پر قویز بنا کر جو پکے کھلمین واسطے حفاظت کے والا جاتا ہے۔
بتیان فی احکام الدخان۔ مسائل منع قلیان کشی اوزاس سو گھنے کابیان از ابو الخیر مولوی سید حسین مدار الحق فی رد معیار الحق تصنیف ملا شاہ محمد فی فکر مباحث تقلید۔	نقش معلین۔ شریعتین رسول مقبول بطور زیارت ہر۔ دعای گنج عرش۔ مع شش قفل اور دعائیں نادر نادر حفاظت کر لئے قویز کر کے گلے میں ڈالنا سو مند رہ لہ وظائف۔ ادعیہ نادرہ بروایات صحیحہ الدرجہ
روقتہ الشہداء۔ تصنیف ملا حسین واعظ۔ شرح اوراد فقہ۔ شرح دعای رقابہ مناسک نادرہ شرح ملا محمد جعفر علی اور خلاصہ الامور میں وظائف مبارک باری اور فقہ و سہالاند کی دعائیں جن کی اطاعت مفید ہے میں مذکور ہیں	جیمین مفصلہ ذیل دعائیں ہیں نابز مذہب امامیہ۔ ۱۔ پنجپورہ۔ ۲۔ دعای ماثورہ۔ ۳۔ اعمال عاشورا۔ مجموعہ اوراد۔ وظائف شامل دعاہائے ذیل۔ ۱۔ درود اکبر۔ ۲۔ حزب البحر مترجم۔ ۳۔ درود مستغاث ۴۔ درود تہننا۔ ۵۔ درود ہامی۔







فهرست کتاب سفینه الاولیا	
مضمون	صفحه
بیان نسب طهر و تاریخ ولادت	۱۷
باسعادت و ابتداء نزول وحی	۱۸
و معراج و هجرت از مکه معظمه و	۱۹
وصول به مدینه و وفات حضرت	۲۰
رسالت پناه صلی الله علیه و سلم	۲۱
حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رض	۲۲
حضرت امیر المومنین عمر فاروق رض	۲۳
حضرت امیر المومنین عثمان رضی الله عنه	۲۴
حضرت امیر المومنین علی کرم الله وجهه	۲۵
حضرت امیر المومنین حسن رضی الله عنه	۲۶
حضرت امیر المومنین حسین رضی الله عنه	۲۷
حضرت امیر المومنین امام زین العابدین رض	۲۸
حضرت امام محمد باقر رضی الله عنه	۲۹
حضرت امام جعفر صادق رضی الله عنه	۳۰
حضرت امام موسی کاظم رضی الله عنه	۳۱
حضرت امام علی موسی قاضی رضی الله عنه	۳۲
حضرت امام محمد تقی رضی الله عنه	۳۳
حضرت امام محمد تقی رضی الله عنه	۳۴
حضرت امام حسن عسکری رضی الله عنه	۳۵
حضرت امام محمد رضی الله عنه	۳۶
حضرت سلمان فارسی رضی الله عنه	۳۷
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۳۸
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۳۹
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۴۰
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۴۱
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۴۲
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۴۳
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۴۴
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۴۵
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۴۶
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۴۷
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۴۸
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۴۹
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۵۰
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۵۱
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۵۲
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۵۳
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۵۴
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۵۵
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۵۶
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۵۷
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۵۸
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۵۹
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۶۰
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۶۱
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۶۲
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۶۳
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۶۴
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۶۵
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۶۶
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۶۷
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۶۸
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۶۹
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۷۰
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۷۱
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۷۲
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۷۳
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۷۴
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۷۵
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۷۶
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۷۷
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۷۸
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۷۹
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۸۰
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۸۱
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۸۲
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۸۳
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۸۴
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۸۵
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۸۶
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۸۷
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۸۸
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۸۹
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۹۰
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۹۱
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۹۲
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۹۳
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۹۴
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۹۵
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۹۶
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۹۷
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۹۸
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۹۹
حضرت عوف ثقفی رضی الله عنه	۱۰۰



صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۶۷	شیخ محمد بن احمد الجونی رحمه الله -		عبد القادر جیلانی رضی الله عنه -
۶۸	شیخ ابو یوسف منسری رحمه الله -	۵۸	شیخ سیف الدین محمد الوطاب -
۶۹	شیخ محی الدین عربی رحمه الله -	۵۹	شیخ شرف الدین عیسی رحمه الله -
۷۰	شیخ صدر الدین محمد بن اسحق قونیوی -	۶۰	شیخ شمس الدین عبدالغفری رحمه الله -
۷۱	امام عبداللہ بن اسعد یافعی رحمه الله -	۶۱	شیخ سراج الدین عبدالجبار رحمه الله -
۷۲	شیخ عبدالقادر ثانی . . . . .	۶۲	شیخ تاج الدین ابوبکر عبدالرزاق رحمه الله -
۷۳	شیخ عبداللہ سیبکی . . . . .	۶۳	شیخ ابواسحق ابراهیم رحمه الله -
۷۴	حضرت شیخ میر محمد آشتوہ بیان میر رحمه الله -	۶۴	شیخ ابو الفضل محمد قدس سرہ -
۷۵	سلسلہ شریفہ خواجہ ابوجامہ بزرگوار -	۶۵	شیخ ابو عبدالرحمن عبداللہ رحمه الله -
۷۶	شیخ ابوزید بسطامی رحمه الله -	۶۶	شیخ ابوزکریا یحییٰ رحمه الله -
۷۷	حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رحمه الله -	۶۷	شیخ ابونصر موسیٰ قدس سرہ -
۷۸	شیخ ابوعلی رودباری رحمه الله -	۶۸	شیخ علی بن حبیبی قدس سرہ -
۷۹	شیخ ابوعلی کاتب رحمه الله -	۶۹	شیخ ابو عمر وصرغی قدس سرہ -
۸۰	شیخ ابوعثمان مغربی رحمه الله -	۷۰	شیخ ابوسعید قیلوی قدس سرہ -
۸۱	شیخ ابوالقاسم گرگانی رحمه الله -	۷۱	شیخ قاضی لبان موصلی رحمه الله -
۸۲	شیخ ابوعلی فارمدی رحمه الله -	۷۲	شیخ احمد بن مبارک رحمه الله -
۸۳	خواجہ یوسف بن ایوب جہدانی -	۷۳	شیخ صدقہ بغدادی رحمه الله -
۸۴	خواجہ حسن ندائی رحمه الله -	۷۴	شیخ بقای بن ابورحمن رحمه الله -
۸۵	خواجہ احمد بسوی رحمه الله -	۷۵	شیخ محمد الادانی المعروف بابن القايد
۸۶	حضرت خواجہ عبدالخالق مجددانی -	۷۶	شیخ ابوالسود بن اشبل رحمه الله -
۸۷	خواجہ عارف ریوگری قدس سرہ -	۷۷	شیخ ابو عمر قرشی رحمه الله -
۸۸	حضرت خواجہ محمود الخیر فہوسی رحمه الله -	۷۸	شیخ موفق الدین المقدسی رحمه الله -



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۸۹	خواجہ علی رتینی رحمہ اللہ -	۷۷	خواجہ علی رتینی رحمہ اللہ -
۸۹	خواجہ محمد بابا سماسی رحمہ اللہ -	۷۸	خواجہ محمد بابا سماسی رحمہ اللہ -
۸۹	شیخ امیر کمال قدس سرہ -	۷۸	شیخ امیر کمال قدس سرہ -
۹۰	خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمہ اللہ -	۷۸	خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمہ اللہ -
۸۹	خواجہ محمد یوسف بن محمد سحان رحمہ اللہ -	۷۹	خواجہ محمد یوسف بن محمد سحان رحمہ اللہ -
۸۹	خواجہ ہود و وحشتی رحمہ اللہ -	۷۹	خواجہ ہود و وحشتی رحمہ اللہ -
۹۱	خواجہ احمد بن ہود و وحشتی -	۸۰	خواجہ احمد بن ہود و وحشتی -
۸۹	شاہ سہباز رحمہ اللہ -	۸۰	شاہ سہباز رحمہ اللہ -
۹۲	خواجہ حاجی شریف زہد فی رحمہ اللہ -	۸۱	خواجہ حاجی شریف زہد فی رحمہ اللہ -
۸۹	حضرت شیخ عثمان مارونی رحمہ اللہ -	۸۱	حضرت شیخ عثمان مارونی رحمہ اللہ -
۹۳	حضرت خواجہ عین الدین حشتی رحمہ اللہ -	۸۱	حضرت خواجہ عین الدین حشتی رحمہ اللہ -
۹۴	شیخ حمید الدین الصوفی السعدی -	۸۲	شیخ حمید الدین الصوفی السعدی -
۸۴	الناگوری رحمہ اللہ -	۸۲	الناگوری رحمہ اللہ -
۸۹	حضرت خواجہ قطب الدین اوشی کلکے -	۸۴	حضرت خواجہ قطب الدین اوشی کلکے -
۹۴	شیخ فرید بخشگر قدس سرہ -	۸۵	شیخ فرید بخشگر قدس سرہ -
۹۷	شیخ نظام الدین ولیا رحمہ اللہ -	۸۵	شیخ نظام الدین ولیا رحمہ اللہ -
۹۸	امیر شہر و دہلوی قدس سرہ -	۸۵	امیر شہر و دہلوی قدس سرہ -
۱۰۰	شیخ نصیر الدین چانغ دہلی رحمہ اللہ -	۸۵	شیخ نصیر الدین چانغ دہلی رحمہ اللہ -
۱۰۱	شیخ برہان الدین عربی رحمہ اللہ -	۸۵	شیخ برہان الدین عربی رحمہ اللہ -
۸۷	شیخ عبد القدوس کنگوہی رحمۃ اللہ -	۸۷	شیخ عبد القدوس کنگوہی رحمۃ اللہ -
۸۸	حضرت شیخ بھال تھانیسری قدس سرہ -	۸۸	حضرت شیخ بھال تھانیسری قدس سرہ -
۱۰۲	سلسلہ شریفہ حشتیہ	۸۸	سلسلہ شریفہ حشتیہ
	خواجہ عبد الوہاب زید قدس سرہ -		خواجہ عبد الوہاب زید قدس سرہ -
	حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ -		حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ -
	حضرت سلطان برہم ادم رحمہ اللہ -		حضرت سلطان برہم ادم رحمہ اللہ -
	خواجہ خلیفہ مرثی رحمہ اللہ -		خواجہ خلیفہ مرثی رحمہ اللہ -
	خواجہ ہبیرہ بھرتی رحمہ اللہ -		خواجہ ہبیرہ بھرتی رحمہ اللہ -



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۱۰	شیخ احمد اسودینوری رحمہ اللہ۔	۱۰۲	شیخ ابوبکر بن عبداللہ نساج رحمہ اللہ۔
۱۱۱	شیخ محمد عمویہ رحمہ اللہ نقالے۔	۱۰۳	شیخ احمد غزالی رحمہ اللہ نقالی۔
۱۱۲	حضرت رویم قدس اللہ سرہ۔	۱۰۴	شیخ ابوالنجیب سہروردی رحمہ اللہ۔
۱۱۳	شیخ ابوعبداللہ بن خضیف رحمہ اللہ۔	۱۰۵	شیخ غمار یاسر رحمہ اللہ نقالے۔
۱۱۴	شیخ ابوالعباس نہاوندی۔	۱۰۶	حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ رحمہ اللہ۔
۱۱۵	شیخ اخئی فرخ زنجانی رحمہ اللہ۔	۱۰۷	شیخ مجد الدین بغدادی رحمہ اللہ۔
۱۱۶	شیخ وجیہ الدین رحمہ اللہ۔	۱۰۸	شیخ سعد الدین جموی رحمہ اللہ۔
۱۱۷	حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی۔	۱۰۹	شیخ سیف الدین باخزری رحمہ اللہ۔
۱۱۸	شیخ حمید الدین ناگوری رحمہ اللہ۔	۱۱۰	شیخ نجم الدین لازمی رحمہ اللہ۔
۱۱۹	شیخ نجیب الدین علی بن برغش۔	۱۱۱	شیخ رضی الدین علی لا لارحمہ اللہ۔
۱۲۰	شیخ عبدالرحمن بن علی بن برغش۔	۱۱۲	شیخ جمال الدین احمد فرقانی۔
۱۲۱	شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمہ اللہ۔	۱۱۳	شیخ نور الدین عبدالرحمن البغزانی کسرتی رح
۱۲۲	شیخ فرید الدین عراقی رحمہ اللہ۔	۱۱۴	شیخ رکن الدین غلام الدولہ سمنانی۔
۱۲۳	امیر حسین سادات رحمہ اللہ۔	۱۱۵	شیخ نجم الدین محمد بن محمد الاوکانے۔
۱۲۴	شیخ صدر الدین محمد قدس سرہ۔	۱۱۶	شیخ محمود خردقانی رحمہ اللہ نقالے۔
۱۲۵	شیخ رکن الدین رحمہ اللہ۔	۱۱۷	میر شہید علی ہمدانی رحمہ اللہ۔
۱۲۶	حضرت مخدوم جہانیاں رحمہ اللہ۔	۱۱۸	شیخ بہار الدین ولد رحمہ اللہ۔
۱۲۷	برہان الدین قطب عالم رحمہ اللہ۔	۱۱۹	مولانا جلال الدین دمی رحمہ اللہ۔
۱۲۸	حضرت سراج الدین محمد شاہ عالم رحمہ اللہ نقالے	۱۲۰	حسام الدین حلبي رحمہ اللہ۔
۱۲۹	متمفرقہ	۱۲۱	سلطان ولد قدس سرہ۔
۱۳۰	مالک بن یار رحمہ اللہ نقالے۔	۱۲۲	سلسلہ سہروردیہ
۱۳۱	شیخ حبیب غمبی قدس سرہ۔	۱۲۳	مشاد دینوری رحمہ اللہ۔



صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۱۲۹	یحیی ابن معاوی زمری رحمه الله -	۱۳۰	حضرت سفیان ثوری قدس سره -
۱۳۰	ابو حفص جواد قدس سره -	۱۳۱	داؤد بن نصر طائی رحمه الله -
۱۳۱	شیخ علی بن یوسف بغدادی رحمه الله -	۱۳۲	علیه بن غلام رحمه الله -
۱۳۲	محمد بن وهب رحمه الله -	۱۳۳	امام عبد الله مبارک رحمه الله -
۱۳۳	شاه شجاع کرمانی رحمه الله -	۱۳۴	محمد بن یحیی المشهور بابن سماک -
۱۳۴	بدون قلم رحمه الله -	۱۳۵	حضرت شعیب بن ابراهیم بلخی -
۱۳۵	فتح بن شجرت قدس سره -	۱۳۶	یوسف اسباط روح الله روحه -
۱۳۶	شیخ ابو عبد الله مختار رحمه الله -	۱۳۷	ابو سلیمان دارانی رحمه الله -
۱۳۷	ابو عبد الله مغربی رحمه الله -	۱۳۸	حضرت شیخ بشر بن علی رحمه الله -
۱۳۸	ابو عبد الله خاقان اصفهانی رحمه الله -	۱۳۹	فتح بن علی موصلی رحمه الله -
۱۳۹	سید بن عبد الله تهرانی رحمه الله -	۱۴۰	بشر حافی قدس سره رحمه الله -
۱۴۰	ابو سعید خزاز رحمه الله -	۱۴۱	احمد بن ابی الحواری رحمه الله -
۱۴۱	عباس بن حمزه نیشاپوری رحمه الله -	۱۴۲	حاتم بن عنوان اهم رحمه الله -
۱۴۲	ابو حمزه بغدادی رحمه الله -	۱۴۳	شیخ احمد خرویه رحمه الله -
۱۴۳	ابو حمزه خراسانی رحمه الله -	۱۴۴	شیخ ابو العباس حمزه بن عمار بن اسد رحمه الله -
۱۴۴	شیخ ابو بکر دقاق رحمه الله -	۱۴۵	محماسی رحمه الله -
۱۴۵	ابراهیم النواص رحمه الله -	۱۴۶	حضرت شیخ ذوالنون مصری رحمه الله -
۱۴۶	زکریا بن دلویه رحمه الله -	۱۴۷	حضرت ابو تراب خنیشی رحمه الله -
۱۴۷	ابو الحسن نوری رحمه الله -	۱۴۸	حضرت ابراهیم بن عیسی رحمه الله -
۱۴۸	عمر بن عثمان مکی صوفی رحمه الله -	۱۴۹	زکریا بن یحیی الهروی رحمه الله -
۱۴۹	ابو عثمان داغدار رحمه الله -	۱۵۰	ابو عبد الله السمری رحمه الله -
۱۵۰	سمون بن مجمل کندی رحمه الله -	۱۵۱	شیخ محمد بن علی حکیم الزندی رحمه الله -



صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۱۳۹	شیخ ابو محمد مرتضی رحمة الله -	۱۳۹	ابو عثمان جیسری رحمة الله -
"	ابو یعقوب نهری رحمة الله -	۱۴۰	شیخ احمد بن محمد بن سروق رحمة الله -
"	ابو الحسن هارون دینوری -	"	طاهر بن محمد صباح نبلی قدس سره -
۱۴۸	حضرت شیخ ابوبکر بن طاهر دینوری -	"	یوسف بن حسین رازی رحمة الله -
"	حضرت عبد الله منازل قدس سره -	۱۴۱	شیخ ابوالعباس بسبی رحمة الله -
"	حضرت شیخ ابراهیم بن شیبان الکربان شاهی -	"	ابو عبد الله بن جلال رحمة الله -
"	حضرت شیخ ابوعلی شتولی قدس سره -	۱۴۲	حسین بن منصور طالع رحمة الله -
"	شیخ ابوسعید اعرابی قدس سره -	۱۴۳	شیخ ابوالعباس بن عطار رحمة الله -
"	شیخ جعفر الخزار رحمة الله -	"	ابوبکر رازی رحمة الله -
۱۴۹	شیخ ابراهیم بن احمد بول لیهوفی -	"	ابوالخیر حمصی رحمة الله -
"	شیخ ابوالقاسم الحکیم اسمقندی -	۱۴۴	ابو محمد جریری رحمة الله -
"	شیخ ابوالقاسم بن عیسی البغدادی -	"	بنان بن محمد الحمال رحمة الله -
"	حضرت شیخ رحمة الله -	"	محمد بن فضیل رحمة الله -
"	شیخ ابوالعباس سیاری -	"	ابوالحسین وراق رحمة الله -
۱۵۰	شیخ ابوالخیر تینانی الاقطع -	"	ابوالحسین وراق رحمة الله -
"	شیخ ابوبکر صری قدس سره -	"	ابو عمرو دشتی رحمة الله -
"	شیخ ابونزاحم شیرازی رحمة الله -	۱۴۵	خیر الناج رحمة الله -
۱۵۱	شیخ ابوعمرو زجاجی رحمة الله -	"	شیخ ابوبکر دسطلی رحمة الله -
"	شیخ جعفر بن محمد بن نصیر القندی الخوصی -	"	شیخ ابوبکر کتانی رحمة الله -
"	شیخ ابوالحسین الصوفی القوشی -	۱۴۶	ابراهیم بن اودا القصار الراتی -
۱۵۲	شیخ ابوبکر بن اود دینوری -	"	ابوالحسن بن محمد المزی رحمة الله -
"		۱۴۷	ابوعلی ثقفی رحمة الله -



صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۱۵۶	شیخ ابوالقاسم المقری رحمه الله -	۱۵۲	شیخ عبدالملک بن علی بن عبداللہ -
۱۵۷	شیخ ابوبکر کلابادی رحمه الله -	"	شیخ بندار حسین بن محمد بن مطلب -
"	شیخ ابوالخیر حبشی رحمه الله -	"	شیخ علی بن بندار حسین الصوفی -
"	شیخ احمد بن برہیم السبوحی -	۱۵۳	شیخ ابوبکر الدانی رحمه الله -
۱۵۸	شیخ ابوالحسن بن سہون -	"	شیخ ابوالحسن بن سالم بصری رحمه الله -
"	شیخ ابوطالب مکی رحمه الله -	"	شیخ ابوبکر مقید رحمه الله -
"	شیخ ابوبکر السوسی رحمه الله -	"	شیخ اسماعیل نیشاپوری رحمه الله -
"	شیخ ابوالقاسم دینوری -	"	شیخ ابو عمرو بن محمد رحمه الله -
۱۵۹	خواجه یحییٰ ابن عمار الشیبانی رحمه الله -	"	شیخ عبداللہ مفسری رحمه الله -
"	شیخ عثمان بن ابو عمر باقلانی -	۱۵۴	شیخ ابوبکر قطبی رحمه الله -
"	شیخ ابو علی وقاق رحمه الله -	"	شیخ ابواحمد رحمه الله -
"	شیخ ابو عبد الرحمن سلمی رحمه الله -	"	شیخ ابو عبد اللہ رودباری -
۱۶۰	شیخ ابوسعید مالینی رحمه الله -	"	شیخ ابوسلمی صلوکی رحمه الله -
"	شیخ ابوالحسن جعفری مدانی -	"	شیخ ابراہیم بن ثابت رحمه الله -
"	شیخ عبداللہ طاقی رحمه الله -	۱۵۵	شیخ ابوبکر فزاز رحمه الله -
"	شیخ ابو عبد اللہ داتانی رحمه الله -	"	شیخ ابوالحسن ہری رحمه الله -
"	شیخ ابو منصور صفہانی رحمه الله -	"	شیخ ابوالقاسم نصر آبادی -
"	شیخ سالار مسعود غازی رحمه الله -	"	شیخ ابوبکر طوسی رحمه الله -
۱۶۱	شیخ ابو علی سیاد رحمه الله -	۱۵۶	شیخ عبدالواحد بن علی السیاری -
"	شیخ ابواسحق بن شہر آشوب کازرونی -	"	شیخ عبداللہ بونی رحمه الله -
"	شیخ ابونعمان بن محمد الانصاری -	"	شیخ ابونصر راج رحمه الله -
۱۶۲	شیخ ابوسعید بن ابوالخیر رحمه الله -	"	شیخ ابوالقاسم رازی رحمه الله -



صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۱۴۳	شیخ سیدی احمد بن ابوالحسن قاضی -	۱۴۳	شیخ محمود رحمه الله -
۱۴۴	شیخ حیوة بن قیس الحزالی رحمه الله -	"	شیخ ابو عبد الله ما کور رحمه الله -
"	شیخ شهاب الدین بهروردی مقبول -	"	شیخ ابوالحسن روزی -
۱۴۵	شیخ جاکیر قدس سره -	۱۴۴	شیخ میر علی تجویری رحمه الله -
"	شیخ عبد الرحیم مغربی رحمه الله -	۱۴۵	شیخ ابوالقاسم قشری رحمه الله -
"	شیخ ابو علی بن مسلم رحمه الله -	"	شیخ الاسلام فواجد عبد الله الفاروق -
"	شیخ نظام گنجوی رحمه الله -	۱۴۶	شیخ ابوالحسن خجاری -
۱۴۶	شیخ عبد الله القرشی الناشمی -	"	شیخ ابوالنصر الهروی النخعي باد -
"	حضرت شیخ . . . . .	"	حضرت امام محمد بن محمد الغزالی -
"	شیخ روزبهان بقلی رحمه الله -	۱۴۷	شیخ ابوالعباس خرمی -
۱۴۷	شیخ ابوالاسحق انور رحمه الله -	"	حکیم سنائی غزنوی رحمه الله -
"	شیخ ابوالحسن کردویه رحمه الله -	۱۴۸	شیخ ابو عبد الله جوئی -
"	شیخ ابن صباح رحمه الله -	"	عبد القضاة بهرانی -
۱۴۸	شیخ یونس بن یوسف شیاخی -	"	شیخ الاسلام شیخ احمد جام رحمه الله -
"	شیخ علی بن ادریس یعقوبی -	۱۴۹	شیخ ابوالعباس بن عریف -
"	شیخ فرید الدین عطار رحمه الله -	۱۵۰	شیخ عبد السلام بن عبد الرحمن ابی الرجال -
"	شیخ ابن خوارزمی مصری رحمه الله -	"	تحمی الاشبیلی رحمه الله -
۱۴۹	شیخ ادهد الدین الکروانی رحمه الله -	"	شیخ ابواللبیان بن محفوظ القرشی -
"	مولانا شمس الدین تبریزی -	"	شیخ عبد لاول بن شعیب السجری الهروی -
"	شیخ ابو الفیث جیل مینی رحمه الله -	"	حضرت تاج العارفین ابوالوقا -
۱۵۰	شیخ ابوالحسن شاذلی رحمه الله -	۱۵۱	شیخ عدی بن مسافر الشامی رحمه الله -
"	شیخ علی النخاری رحمه الله -	۱۵۲	شیخ ماجد کردی رحمه الله -



صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۱۸۸	خواجہ شمس الدین محمد الکوسوی رحمہ اللہ -	۱۸۰	حضرت عبداللہ بلیانی رحمہ اللہ -
۱۸۹	مولانا شمس الدین محمد رومی رحمہ اللہ -	۱۸۱	شیخ لیسالمغربی السو ورحمہ اللہ -
۱۹۰	شیخ صوفی علی رحمہ اللہ -	۱۸۲	شیخ عقیق الدین تلسانی -
۱۹۱	امیر سید علی قوام رحمہ اللہ -	۱۸۳	شیخ سعدی شیرازی رحمہ اللہ -
۱۹۲	خمدومی شیخ حسین خوارزمی رحمہ اللہ -	۱۸۴	شیخ حسن بلخاری رحمہ اللہ -
۱۹۳	شیخ علی شفیق رحمہ اللہ -	۱۸۵	شیخ ابو محمد ربانی رحمہ اللہ -
۱۹۴	شیخ ادب بن جوہری رحمہ اللہ -	۱۸۶	حضرت ابن ہرطوف اندلسی -
۱۹۵	شیخ سلیم فقیر ری رحمہ اللہ -	۱۸۷	شیخ شمس الدین رحمہ اللہ -
۱۹۶	شیخ نظام آپستہ رحمہ اللہ -	۱۸۸	شیخ عماد الدین رحمہ اللہ -
۱۹۷	شیخ داؤد جہنی وال رحمہ اللہ -	۱۸۹	شیخ سلمان ترکمان رحمہ اللہ -
۱۹۸	شیخ نظام نارنولی رحمہ اللہ -	۱۹۰	شیخ نجم الدین رحمہ اللہ -
۱۹۹	شیخ وجیل الدین گجرامی رحمہ اللہ -	۱۹۱	شیخ ادھدی صفہانی رحمہ اللہ -
۲۰۰	شیخ علماء الدین ودھی رحمہ اللہ -	۱۹۲	مولانا محمود زاهد مرغانی رحمہ اللہ -
۲۰۱	شیخ محمد بن فضل اللہ رحمہ اللہ -	۱۹۳	مولانا زاهد مرغانی رحمہ اللہ -
۲۰۲	شاہ ابوالمعانی رحمہ اللہ -	۱۹۴	خواجہ حافظ شیرازی رحمہ اللہ -
۲۰۳	خواجہ عبدالحق جامی رحمہ اللہ -	۱۹۵	مولانا ظہیر الدین فلونی رحمہ اللہ -
۲۰۴	حضرت احمد کابلی ولسرہندی رحمہ اللہ -	۱۹۶	شیخ کمال خجندی رحمہ اللہ -
۲۰۵	شاہ بلاول قدس سرہ -	۱۹۷	مولانا محمد شیرین رحمہ اللہ -
۲۰۶	ذکر نساء العارفات رحمہ و ذکر	۱۹۸	شاہ قاسم افوار رحمہ اللہ -
۲۰۷	ازواج مطہرات النبی صلعم	۱۹۹	شیخ زین الدین خوانی رحمہ اللہ -
۲۰۸	حضرت خدیجہ کبری رضی اللہ عنہا -	۲۰۰	حضرت سید جلال الدین رحمہ اللہ -
۲۰۹	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا -	۲۰۱	مولانا جلال الدین یورانی رحمہ اللہ -



صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۲۰۷	حضرت زینب علی الله عنها -	۲۰۱	حضرت زینب بنت جحش رضی الله عنها -
"	حضرت رابعه لصری رحمها الله -	"	حضرت سوده رضی الله عنها -
۲۰۹	حضرت نفسه صمها الله -	۲۰۲	حضرت نسفیه رضی الله عنها -
"	حضرت فاطمه نیشاپوریه رحمها الله -	۲۰۳	حضرت ام حبیبیه رضی الله عنها -
"	حضرت تحفه رحمها الله -	"	حضرت حفصه رضی الله عنها -
۲۱۳	حضرت ام عیسیٰ رحمها الله -	"	حضرت جوریه رضی الله عنها -
"	حضرت ام محمد رحمها الله -	۲۰۴	حضرت میمونہ رضی الله عنها -
"	حضرت امه الواحد رحمها الله -	"	حضرت ام سلمه رضی الله عنها -
"	حضرت امه السلام رحمها الله -	"	ذکریات رضا طاهرات آنحضرت
"	حضرت میمونہ و اعظمه رحمها الله -	"	حضرت فاطمه زہرا رضی الله عنها -
۲۱۴	حضرت فدیجہ و اعظمه رحمها الله -	"	حضرت زینب رضی الله عنها -
"	حضرت ام محمد رحمها الله -	۲۰۵	حضرت رقیه رضی الله عنها -
"	حضرت کریمہ رضیہ رحمها الله -	۲۰۶	حضرت ام کلثوم رضی الله عنها -
"	حضرت فاطمه و اعظمه رحمها الله -	"	ذکریات النساء العارفات
۲۱۵	حضرت فاطمه رحمها الله -	"	حضرت زایدہ رحمها الله -
"	بی بی جمال خاتون رحمها الله -	"	حضرت شعوانہ رحمها الله -
۲۱۶	خاتمه الكتاب -	۲۰۷	

تتم



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين الصلوة والسلام على محمد سيد المرسلين وعلى آله وصحبه أجمعين الطيبين الطاهرين  
 أما بعد اگر چه احوال و معجزات حضرت سید انام و مناقب اصحاب و وارثه امام و مقامات  
 اولیای عظام اظهر من الشمس است و تقدیم و تماخرین را کتب معتبره عربی و فارسی ثبت  
 گردانیده اند لیکن چون بعضی خصوصیات آن در کتب متفرقه مندرج است و بعد از تجسس و تفحص  
 بسیار یافته و دانسته میشود و خالی از اشکالی نبود بنابراین این فقیر حقیر محمد داراشکوه خفنی  
 قادر می نمود که اسامی و تاریخ تولد و وفات و محل قبور حضرت سرور کائنات بهترین جودات  
 صلی الله علیه و سلم و چهار یار بزرگوار که چهار رکن کلینین تویم و چهار رنج حصین ملت  
 مستقیم اند و دوستی و دشمنی ایشان دوستی و دشمنی خدا و رسول است بایزده امام و دیگر که  
 هر یک شجره شجره عطفه و قره باصره اجتناب و ارشاد علم حضرت سید الانبیاء اند و ائمه اربعه  
 که چهار دیوار خانه اسلام و مقتدره فرقان امام و بعضی از اولیای کرام که حدیث صحیح نبوی  
 باب ایشان دارد است علماء امتی کا نبیاء نبی اسر ائیل انیجام او علماء اولیاست



که علم ظاهر می باطنی آنسرور علم با ایشان رسیده و احوال ایشان آنچه از کتب معتبره و بنظر در آمده بود  
 بیرون آورده سلسله سلسله قلمی نماید و جماعتی که ترتیب سلسله ایشان معلوم نشد ذکر آنها را در فصل  
 علیهمه مندرج سازد و طالبان با سانی بر طلب خویش فائز گردند و نیز چون این فقیر را کمال  
 اخلاص و بندگی با این طائفه علیه بوده روز و شب بزرگوار ایشان فکری ندشست و خود را از مشتاق و  
 معتقدان ایشان میدانست و ازین جهت به تحریر شد از احوال سعادت شتال ایشان مشغول شد  
 زیرا که اگر کسی را وصل دوست میسر نباشد بخاطر اجسب جو و گفلسوی او خوش می دارد و سید نام علیه الصلوة  
 و السلام فرموده اند اگر کسی مانده نهد که بران مانده رحمت بارد تواند بود که او را از ان مانده میفانده  
 گردانند و نیز آنسرور علم فرمود من أحب قوتاً فموتهم یعنی کسیکه دوست جماعتی را پس و  
 از آنهاست و الحمد لله و البته که توفیق جمیع سافتن این کتابت و موسوم به سفینه الاولیا  
 گردانید تمهید بدانکه مخلوقات الهی بعد از انبیا علیهم السلام اولیا اند قدس الله ارواحهم که ایشان به موجب  
 آیه کریمه تحبهم و تحبونهم عاشقان و مشوقان خدا می مجان محبوبان و نید و این طائفه علیه همیشه بودند  
 و مستند و خواهند بود و دنیا از بکت وجود مبارک ایشان قائم و مستقیم است پس چنانچه حضرت  
 پیر علی جویری در کشف المحجوب نوشته اند که خداوند هرگز زمین را بی محبت ندارد و هرگز این آیت  
 را بی دلی ندارد و سنده از رسول صلعم آورده اند که پیغمبر فرموده اند هرگز امت من غالی نباشد  
 از طائفه که بر خیم باشند و همه چیل تن از امت من بر خوی ابراهیم علیه السلام باشند پس بدان  
 انبیا و پیکیس نزدیک تر از ایشان نیست بخدا و غرض و پیکیس رگ تر از ایشان نیست  
 و پیکیس محرم تر از ایشان نیست و پیکیس کریم تر از ایشان نیست و پیکیس عالی همت تر از ایشان  
 نیست و پیکیس بے نیاز تر از ایشان نیست و پیکیس فاضل تر و کامل تر از ایشان نیست و پیکیس  
 عالم تر و عامل تر از ایشان نیست و پیکیس ملیم تر و فلیق تر از ایشان نیست و پیکیس شجاع تر و  
 سخنی تر از ایشان نیست چنانچه از شیخ ابو عبد الله سالمی رحمه الله پرسیدند که اولیا الله را  
 بچه چیز شناسند در میان خلق گفتند به لطافت زبان و حسن خلق و تاز و روحی و سخا و نفس و  
 قلت اعتراف و پذیرفتن عذر و شفقت تمام بر همه خلق پس دوستی ایشان دوستی خداست  
 و نزدیکی ایشان نزدیکی او و حبتن ایشان حبتن اوست و پیوستن با ایشان پیوستن با دوست



و ادب ایشان ادب دست چنانچه شیخ الاسلام حضرت خواجہ عبداللہ انصاری قدس اللہ سرہ  
 فرمودہ اند آئی این چیست کہ دوستان خود را کردی ہر کہ ایشان را بہت ترا یافت تا تراندہ ایشان را  
 نشاخت و شیخ ابو الخیر حبشی رحمہ اللہ گفتہ اند جو انحر و باید کہ تا جو انحر و بینہ ہر کہ جو انحر و را دیدہ او را دیدہ کہ  
 حق را دیدہ و طریقہ این طائفہ شریفہ ہر یک شیخ نیست ہر یکی را مشرب است جدا بعضی پنهانہ بعضی آشکار  
 بعضی با مرآئی کرامات ظاہر کنند و برین تقدیر ظاہر ساختن کرامات لازم باشد و گرنہ مطلب ایشان عالی تر  
 از کرامات است و بعضی از جہت عجب نفس خود را ظاہر کرامات کنند و در اخفای آن کوشند و بعضی مامور  
 ہستند باین معنی ہر چہ از ایشان صادر شود بالہام ایزد نیست کنند تا مامور نشوند و نگونید تا گویا باند  
 بخورند تا بخوراند و پیوستہ شد تا پیوستہ شد و طریقہ بعضی ترک و تجرید کمال است چنانچہ گفتہ اند  
 بہیت شرط اول در طریق عاشقی دانی کہ چیست ۱ ترک کردن ہر دو عالم را بہشت بازدن  
 و بموجب آیہ کریمہ قل اللہ یحکم ذرہم فی فوضہم لیخون عمل میکنند و میگونی تا ترک کمال نیست  
 خاطر فارغ از ملال نیست و بعضی با سبب ظاہری دنیا می پردازند و طریقہ ایشان بلوت و در  
 انجمن است و گونید بہیت چیست دنیا از خدا غافل شدن ۲ فی لباس فقر و فرزند و زن ۳  
 و بموجب آیہ کریمہ رب قال لا یستفیم تجارۃ ولا یبیع عن ذکر اللہ و اقامہ السلاۃ مثل غایت پس  
 اعتراض و انکار ایشان ہر ظاہر کار و گفتار براسرار این گروہ والا شکوہ نباید کرد شیخ الاسلام  
 منبر بودند سوال سائل از انکار است برین کار آنکس کہ ازین کار بومی ارد او را با سوال  
 چہ کار انکار کن کہ آن کار شوم است ہر کہ انکار کند ازین کار محروم است قوس مشغول اند  
 ازین کار و قومی برین کار با نکار و قومی خود در سر این کار آنکہ بدین کار با انکار است مزدور است  
 و آنکہ بر سر این کار است غرقہ نور و حضرت مشاد دنیوری فرمودند ہر کہ بر دوستی از دوستان  
 حق انکار کند کمتر عقوبت او است کہ او را داخل دوستان خود نگردانند زیرا کہ حق تعالی  
 فرمودہ است اولیائی تحت قبائی لا یغفر نعم غیرہی اولیاء من پنهانہ کہ نمی شناسند ایشان را  
 غیر از من مگر بتائید من پس در کس منظر حقارت نباید نگذشت کہ دوستان خدا از چشم غیر پوشیدہ  
 باشند و با بصیرت و فراست صادق نباشد در خلق تصرف نباید کرد کہ بر خود مستم گردان است  
 و بعضی در زمرہ ملائکہ خود را منسلک آرند تا کسی ایشان را نشناسد اما نہ بروشی کہ محفل



شرع باشد بلکه فیاخچه حضرت سلطان العارفين شيخ بايزيد بسطامي قدس سره بعد از آنکه کمال  
 رسیده اند و مشهور آفاق گشتند از سفر ب بسطام آمدند اکابر و اشراف و اهل ملی آنجا محبت استقبال  
 ایشان برآمده و ملازمت نموده با عقدا تمام پیشتر آوردند و سلطان العارفين چون هجوم عام  
 دیدند و آفت را دانستند برای اینکه خلق پراکنده شوند و شکر کردند با آنکه ماه رمضان بود  
 ثانی از بازار برداشته خوردند چون انیمینی را مشاهده کردند و شکر گشته متفرق شدند تا در بسطام  
 بودند با ایشان رجوع نکردند اگر چه ظاهر که مشکل ایشان بزرگی با وجود رمضان  
 روزها بر خوان خورد اما خلایق شرع نکردند چرا که مسافر بودند و در سفر افطار رواست و  
 رجوع خلق را نخواهند استند کسی را که رجوع باقی باشد رجوع غیر را نخواهد و طریقۀ ملائمت  
 آنست که این قسم ملائمتی که مخالف شرع نباشد قیاب خود سازند پس اعتراض بر کار این  
 طائفه نباید کرد که بر حقیقت کار ایشان کسی مطلع نیست حضرت شيخ ذوالنون مصری و ابوالقرباب  
 بخشی رحمة الله فرموده اند که الله تعالی از بنده که اعراض فرماید زبان او لطیف رود و آبکار  
 اولیاء الله دراز شود و حمد و نعت را گفته اند که ملائمت ترک سلامت است و ابراهیم قنار  
 گفته اند که بسنده است تر از دنیا و چیز محبت فقیه مدی و خدمت دوستی از دوستان خدا  
 و ابوالعباس عطا گفته اند که اگر توانی که دوست و روزنی در دوستان او زن اگر در درجه با ایشان  
 نرسی ترا شفیع باشد و محمد بن سماک قدس سره در وقت رحلت مناجات میکردند که بار خدا یا  
 بر تو ظاهر است که در وقت مصیبت کردن اهل طاعت ترا دوست میداشتم اکنون دوستی  
 ایشان کفارت گناهای من گردان در میدان باین جماعه و ملازمت ایشان را از جمله واجبات  
 و حصول سعادت باید دانست و در هر جا که باشند ملازمت ایشان باید کرد که شیخ الاسلام  
 فرموده اند دیدار مشایخ را غنیمت باید شمرد اگر چه دیدار پیران نیز در عرفات بشود که آنرا در  
 نوزان یافت آن همیشه نبود عرفات همیشه باشد و دیدار ایشان را منتقم دان که ترک  
 شدن آنرا تدارک نباشد و ابو عبد الله بخاری گفته اند سه مرتبه چیز می مردمان را محبت  
 صالحان است و اقدار ایشان در افعال و اقوال و زیارت کردن قبر آن دوستان خدا  
 و خواجۀ معین الدین چشتی فرموده اند محبت یکان به از کار نیک و محبت بدان بدتر از کار بد



حضرت سلطان ابراهیم او هم فرموده اند شی در خواب دیدم که فرشته طوماری است داشت و چیز  
می نوشت پرسیدم چه می نویسی گفت نام دوستان خدای گفتم نام من نوشتی گفت فی الغم من از  
ایشانم لیکن دوست دوستان اویم ایشانرا دوست دارم درین بودم که در رسید و گفت  
طومار از سر گیر و نام ابراهیم را مقدم بر همه نویس که دوست دوستان است و سیل طائفه حضرت  
شیخ جنید بغدادی فرموده اند که اگر کسی را بنید که ایمان دارد و این طائفه و سخنان ایشانرا بنید  
البتة او را بگویند تا مراد عاید آرد و هم سید الطائفه شیخ زهینر مودند که اگر از همه عالم کسی را  
بیایی که از آنچه میگوئی در یک کلمه موافق تو بود دانش را بگیر حسین بن منصور طلاج رحمه الله  
گفته اند هر که به سخنان اولیا ایمان آرد و از ان چاشنی دارد او را از من سلام گویند و شیخ  
شردانی گفته اند که اگر پایی درید بخراسان روید بزیارت شهنشاه که مرادوست دارد وزیر با صواب  
خود گفته اند که وصیت میکنم شمارا به نیکوئی با کسی که این طائفه را دوست دارد و ملازمت  
ایشانرا به محبت آزمایش یا سوال یا طلب کرامت باید کرد با اعتقاد و اخلاص باید آمد که سیل  
ابن عبد الله تستری رحمه الله گفته اند از نشانه های بدبختی است که دیدار و صحبت اولیا دست برد  
توفیق قبول نیابد و در دل انکار آرد و ابو عبد الله مغربی قدس سره گفته اند که در ایشان میان  
خدا اند بر بندگان و ببرکت ایشان بلا از خلق منقطع شود و او ستاد اولیا محبوب سبحانی حضرت  
غوث الثقلین رضی الله عنه فرمودند این جماعه بادشاهان دنیا و آخرت اند و شیخ ابوالحسن غزنوی  
گفته اند اولیاء الله و الیان عالم اند از آسمان باران برکت اقدام ایشان می بارود از زمین نبات  
بصفا احوال ایشان میروید و از کتب مشایخ تحقیق نموده شد که چهار هزار اولیا الله اند که ایشانرا  
مکتومان گویند و ایشان هر یک گیرانشنا سند و جمال حال خود را اند و می صد تن دیگر از سر بندگان  
درگاه حق اند که ایشانرا اخبار گویند و چهل تن دیگر را حیون نامند و چهل تن دیگر را ابدال  
خوانند و هفت تن دیگر را ابرار گویند و چهار تن دیگر را اوتاد نامند و سه دیگر را نقباء خوانند و  
دو می دیگر را امامان گویند و امامان در زمین و بسیار قطب باشند و یکی را ازین طائفه  
قطب و غوث نامند و این جمله یکدیگر را بشناسند و با هم محتاج باشند و جماعه دیگر را مفردان  
گویند که ایشان از همه ممتاز و بی نیاز و عدد ایشان بر طاق باشد و مرتبه ایشان با بین نبوت



و صدیقیت باشد و این فقیر نیز امیدوار است که الله تعالی برکت این طائفه در دنیا و آخرت  
توفیق عمل نیک نجات و دستگیری بخشد و از کمترین و ستان خود شمار دو دوزمره ایشان برانگیزد و  
از توجه ایشان ایمان نصیب گرداند بیت از عمل خویش ارم امیدوارم بر کرم تست مرا اعتماد  
بیان نسب طهر و تاریخ ولادت با سعادت ابتدای نزول وحی منبرج و هجرت  
از مکّه و وصول به مدینه و وفات حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم  
بدانکه حضرت رسول صلی الله علیه و علی آله و صحابه و سلم بهترین موسی الله از ایمان و اشراف  
قبیله قریش اندهم از جانب پدر و نهم از جانب مادر اما از جانب پدر محمد بن عبد الله بن عبد المطلب  
ابن هاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرّة بن کعب بن لوی بن غالب بن فهر بن مالک  
بن النضر بن کنانه بن خزیمه بن مدرکه بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان تا پنج  
میان ارباب سیر و تواریخ و اصحاب علم انساب اتفاق است و از عدنان تا اسماعیل و از اسماعیل  
تا آدم علیهما السلام اختلاف بسیار است ولیکن جمهور اهل سیر و تواریخ متفق اند بر آنکه اسماعیل و  
ابراهیم و نوح و شیت علیهم السلام از اجداد کرام آنحضرت اند اما از جانب در آمنه بنت وهب  
بن عبد مناف بن زمر بن کلاب الی آخر نسبه صلی الله علیه و سلم و اسما و گرامی آنحضرت بسیار  
و از انجمله نود و نه مشهور است و نام نامی آنسر در علیه الصلوة و السلام در تورات احمد و ضحاک  
و قتال و در انجیل حامد و در ایتی فاروق لیطاد و در آسمان احمد و محمود است و ولادت  
با سعادت آنحضرت علیه فضل الصلوة باتفاق علما و اهل سیر بعد از طلوع صبح صادق و  
پیش از طلوع آفتاب و در دوشنبه بوده لیکن در تعیین سال و ماه و تاریخ آن اختلاف است  
عامه اهل سیر و تاریخ بر آنند که آنسر در صلی الله علیه و سلم در سال فیل متولد شده بعد از پنجاه و پنج  
یا چهل روز و قوی آنکه هر دو قضیه در یک و زوایع شده و نیز عم بعضی ولادت آنحضرت بعد  
از سی سال از واقعه فیل و گمان جمعی بعد از چهل سال رسد داد و قول دل صحیح است  
و عقیده جمهور علما آنست که تولد آنسر در علیه الصلوة و السلام در ماه ربیع الاول بود  
و زعم طائفه آنکه در ماه رمضان واقع شده و مشهور آنست که دو از دهم ماه ربیع الاول  
واقع شد و دوم و هشتم نیز گفته اند و بقول بعضی اول دوشنبه که از ماه مذکور بوده گویند

و در واقع سیر و تواریخ  
باید دانست که  
این سنی واجب است  
که در فضیلت این  
که پیغمبر صلی الله علیه و سلم  
محمد بن عبد الله بن  
عبد المطلب بن  
بن عبد مناف بوده  
مطلع الانوار و  
رسول صلوات الله علیه  
و علی آله و سلم  
است از غیرست



که آنسر در در عهد نو شیردان تولد نموده اند بعد از آنکه چهل و دو سال از حکومت او گذشته بود و  
صاحب جامع الاصول و غیره آورده اند که هشتصد و هشتاد و دو سال از وفات سکندر رومی گذشته  
بروایتی ابن عباس از زبان حضرت عیسی تا ولادت پیغمبر صلی الله علیه و سلم شصت و سه سال بود  
و ابتدای نزول وحی بر آنسر و علیه الصلوٰۃ والسلام بقول اکثر اصحاب بیست و اهل سیر روز شنبه  
سوم یا ششم ماه ربیع الاول سال چهل و یکم از ولادت آنسر صلعم بود و نزد جمعی کثیر از ائمه سیر و تواخیج  
در ماه مبارک رمضان بوده و معجزاتی که آنسر صلعم بطور رسیده مثل نزول قرآن و شق قمر و  
سخن کردن طفل از اهل یمامه که همان روز متولد شده بود و سخن کردن آن هود گواهی دادن موسی  
بر نبوت آنحضرت و تسبیح گفتن سنگ زیر پا در دست مبارک آنحضرت آمدن درخت و شاخ خرما پیش  
آنحضرت در وان شدن سنگ بر آب بطلب آنسر و واثر نه کردن آتش بر روی که دست  
مبارک بان رسیده بود و در وان شدن آب از انگشتان مبارک و ستنج رخت خرما از کوهان شتر  
و بارور شدن آن و سخن کردن بزغال زبان زهر آلوده و سوای این بسیار است و یک هزار  
و جمیع نقل کرده اند که از آنسر در ستمه هزار مجمره بطور آمده آنقدر معجزاتی که از آنحضرت شده اند که  
از آن هیچ پیغمبری رومی ننموده معراج آنحضرت صلعم بقول اکثر علماء دراه ربیع الاول سال  
دوازده نبوت و گویند در شوال سال یازدهم و بقولی شب بیست و هفتم ماه رجب این قول  
مشهور است و بقولی در بیست و هشتم ماه ربیع الآخر و بعضی در هفتم ماه رمضان سال دوازدهم  
از بعثت واقع شده و جماعتی بر آنند که بعد از بعثت به پنج سال آن صورت رونموده و گویند در شب  
دوشنبه بود و هجرت آنسر و علیه الصلوٰۃ والسلام با صدیق رضی الله عنه در شب بیست و هفتم  
صفر یا غره ربیع الاول سال سیزدهم یا چهاردهم از بعثت واقع شده و اکثر اهل سیر بر آنند که  
بیرون رفتن ایشان از آنکه دوشنبه بود بعضی بر آنند که پنجشنبه بوده است و وجه جمع آنست که خروج  
از خانه ابو بکر رضی الله عنه پنجشنبه و خروج از غار و توبه نمودن بدریه دوشنبه بالعکس بوده باشد  
والله اعلم و باتفاق اهل سیر آنروز که حضرت پیغمبر صلعم داخل مدینه منوره شدند روز دوشنبه بوده  
از ماه ربیع الاول و در آنکه چند ماه بود و اختلاف است بعضی بر آنند که اول ماه و بقولی دوم  
و بقولی دوازدهم و بقولی سیزدهم بوده

یقول بعضی  
بدره از سیر  
سلامه  
ما از بیست و هفت  
ما ابو بکر صدیق  
ما از زمان خدای  
ما ابو بکر صدیق  
ما از زمان نبوت  
از ماه ربیع الاول



واقعه بائمه ذوات اسخفت صلعم

نزد جمهور از باب سی و هشتم چاشت روز و شنبه و از دهم ریح الاول سال زویم از هجرت بقولی دوم  
ماه مذکور واقع شده و شب چارشنبه یا سحر و بقول بعضی روز سه شنبه در مدینه منطومه در حجره حضرت  
عائشه صدیقہ رضی اللہ عنہا و ان مکان قبض روح مقدس واقع شد آنحضرت را صلی اللہ علیہ وسلم  
و فن کردند و بن شریف شصت و سه سال و بقولی شصت و پنج و بقولی شصت و بقولی شصت  
و نیم سال بوده و بعضی علما در وجه جمع میان این اقوال گفته اند که قول اول مبارک است که سال  
و الاوت و سال وفات نه شمرده اند و قول دوم مبارک اعتبار سال و الاوت و وفات است و آنکس  
را شصت گفته مافوق عشرات زانه شمرده و قول چهارم بنی بران حدیث که عمر پنجمین یک نصف عمر  
آن پنجمین است که پیش از بدو و عمر عیسی علیہ السلام یکصد و بیست و پنج سال بوده و این حدیث  
خالی از ضعف نیست اللہ اعلم بالصواب

حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

لیت آن فصل البشر بعد الانبیاء ابو بکر است و لقب ایشان صدیق اکبر و متفق و نام شریف ایشان  
 عبد الله و هو ابن ابی قحافه بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مره و نام مادر ایشان  
 ام الحیر مسلمی بنت صنجر بن عامر بن عمرو بن کعب و نسب حضرت صدیق از جانب پدر و مادر که  
 پسر عم و دختر یکدیگر بودند در مره که جد فخرم سرور کائنات است و جد ششم ایشان است به نسبت آن سرور  
 میرسد و ولادت صدیق اکبر بعد از اذوقه فیل به دو سال چهار ماه بوده و اول کسی که از پیران بی طلب  
 معجزه پیغمبر صلعم ایمان آورد ایشان بودند و در روز وفات حضرت رسالت پناه بر سر دست خلافت  
 نشستند و مدت خلافت ایشان دو سال و سه ماه بوده و وفات ایشان سال سیزدهم  
 از هجرت آخر روز دوشنبه و بروایت اصح شب سه شنبه و بقول جمعه است و دوم یا بست  
 و سوم جمادی الآخر است و مدت عمر شریف ایشان شصت و سه سال بوده و بقول شصت  
 و پنج سال و نقش نگین ایشان نعم القادر الله بود و قبر ایشان متصل قبر حضرت رسالت پناه  
 صلعم است چنانچه گویند صدیق اکبر رضی الله عنه وصیت کرده بودند که تابوت مرا بدر و روضه  
 رسول علیه السلام برید و بگویند که السلام علیک یا رسول الله ابن ابوبکر است

[illegible]

1/2



آستانه تو آمده اگر چه بجا زت شود در کثاوه گرد و در آمد و الایه بقیع برید راوی میگوید که چون بوجوب ویت  
 ابوبکر رضی الله عنه عمل کردند هنوز آن کلمات تمام نشده بود که پرده و رشتند آواز در بر آمدند ای بگو شما  
 رسید که در آری حبیب را ای حبیب اگر چه در شان خلفای اشیرین حادث می شود بسیار دارد شده لیکن  
 بحسب مختصار و حدیث فضیلت ایشان نوشته میشوند قال رسول الله صلعم ما طلعت الشمس ولا غربت  
 علی احد افضل من ابی بکر الا ان یکون نبیا یعنی طلوع کرده است آفتاب غروب نکرده است بر هیچ یکی  
 بهتر از ابوبکر مگر آنکه باشد پیغمبری و عیضا نوشته رضی الله عنهما قالت قال رسول الله صلعم فی مرضه ادعی  
 فی ابابکر ایکن اخاک حتی کتب کتابا فی افان ان تمینی تمین بقول قال ان اولی یابی الله المومنون  
 رواه مسلم روایت از عائشه که گفت مرا رسول الله صلعم در مرض موت خود بطلب ابابکر پد خود را  
 و عبد الرحمن برادر خود را تا بنویسم کتوبی را بحسب آنکه تیرسم که دیگری آرزوی خلافت نکند و بگوید  
 که مستحق خلافت منم نه دیگر قال آنکه با میکند خدای تعالی و مومنان خلافت غیر ابابکر را

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو حفص است و لقب فاروق اعظم نام شریف عمر و هوا بن الخطاب بن نفیل بن  
 عبد الغری بن سباح بن عبد الله بن قریظ بن زراح بن عدی بن کعب بن لوی بن غالب القرشی و نام  
 مادر ایشان حتمه بنت ابی شهم بن مغیره و قیل بنت هشام بن المغیره بن عبد الله بن عمر بن مخزوم است  
 بنا بر قول اول و مقرر عم ابو جهل و بقول ثانی خواهر ابو جهل میشود و نسب فاروق اعظم  
 از جانب پدر به نسب سرور کائنات در کعب که جد ششم آنحضرت و جد نهم ایشان است میرسد  
 و لاوت ایشان بعد از واقعه فیل بسیزدهم سال بوده و در ششم سال از بعثت  
 آنسرور مسلم ایمان آورده اند چیل کسانند از جماعه که به شرف اسلام مشرف گشته بودند و همان  
 روز این آیه کریمه در شان ایشان نازل گشته که یا ایها النبی حبیب الله و من تبعک من المومنین  
 و روز سه شنبه بست و سیوم جادوی الاخری سال سیزدهم هجری بر ستند خلافت  
 ششصد و مدت خلافت ایشان دو سال و هشت ماه بوده نفاس الفنون و ششادت  
 ایشان سال بست و سوم هجری شب یکشنبه غره ماه محرم بوده و بروایتی روز چهارشنبه  
 بست و هفتم ذی حجه سنه بست و سه زخم رسیده و روز پنجشنبه بست و هشتم ماه مذکور

از او نقل  
 رسال باباه سال چهار  
 ماه بوده و پنجم علم رسال  
 و چهار ماه از بزرگ بودند  
 و او تمام سال را در پیوسته  
 با یکدیگر در راه بود  
 با یکدیگر در راه بود  
 بدون آنکه در راه بودند  
 غضب می کرد از علی و کدر  
 زینا بود پیش از آنکه اسلام  
 پنج ششم نوشته بود  
 صاحب احادیث است  
 مؤلف مختصر و مفید  
 آمدن فی احوال و ان  
 و او گفته اند که در این باب  
 بود چون از شام باز آمد  
 بر بعضی علم شنیده  
 و چون سالی از آن  
 اسلام آورد



قصیه وفات روداد و مدت عمر شریف ایشان نزد جمہور شریفست سال و بقولے پنجاه و  
ہشت سال و بقولی پنجاه و چہار سال بقولی پنجاه و پنج سال بودہ و نقش نگین ایشان کنی بالموت و  
اغضایا عمر بودہ و قبر ایشان متصل قبر حضرت صدیق اکبر است رضی اللہ عنہ چنانچہ حکیم خاقانی گفتہ  
است نظم بنی حرم محمدی را + بولالکے شہر سیدی را + جو زاکینار شمس خفته + پیشش و خلیفہ رخ  
نہفتہ + چون یک الف و دلام اللہ + ہر سہ شدہ ہم نہاد و ہمراہ + و گویند کہ عیسیٰ علیہ السلام  
متصل قبر فاروق اعظم و دفن خواہند کرد و این دیار بزرگوار در میان و پنجمی نامدار مبعوث خواہند  
شد قال رسول اللہ صلعم لو کان بعدی نبیا لکان عمر بن الخطاب شکوۃ یعنی گفت پیغمبر صلعم اگر می بود  
بعد از من پیغمبری می بود عمر بن الخطاب و قال رسول اللہ صلعم عمر سراج اہل الجنۃ صواعق یعنی  
گفت رسول اللہ صلعم عمر سراج اہل بہشت است

حضرت امیر المومنین عثمانؓ والنورین رضی اللہ عنہ

کنیت ایشان ابو عمر و یا ابولیلی یا ابو عبد الله است و لقب و النورین بحبت آن گویند که دو دختر  
حضرت پیغمبر صلعم در نکاح ایشان بوده گفته اند که هیچکس از آدمیان را این دولت دست نداده است که  
دو دختر پیغمبر در نکاح وی در آمده باشد مگر ایشان و آنسور فرموده که اگر چیل دختر میداشتم  
یکه را بعد از دیگر بستانم میدادم و نام شریف عثمان و هو ابن عفان بن ابی العاص  
بن امیه بن عبد شمس بن عبد مناف و نام مادر ایشان بهیفا عمه آنسور است صلعم که با عبد الله  
توانان بوده بنسب ایشان از جانب پدر و مادر به نسب پیغمبر صلعم در عبد مناف که چهارم آنحضرت  
و جد پنجم ایشان بوده میرسد و ولادت ایشان بعد از گذشتن شش سال از عام فیل  
واقع شده و در سال اول بعثت بد لالت صدیق اکبر ایمان آورده اند و عمره محرم سال  
بست و چهارم هجری بر مسند خلافت نشستند و مدت خلافت ایشان و از ده سال  
بوده دو از ده روز کم و یا زده سال و یا زده ماه و بست و دو روز نیز گفته اند مدت عمر شریف  
ایشان هشتاد و هشت سال بوده و بعضی گویند نود سال و هفتاد و پنج سال و هشتاد و  
دو هشتاد و شش نیز گفته اند و در سال سی و پنجم و یا سی و ششم از هجرت روز جمعه سیزدهم  
یا هیزدهم ذی حجه در مدینه منوره شربت شهادت چشیده اند و نقش نگین ایشان

بیداری را نشاند که  
 خفایان بخیرینید و  
 باشد که اندر برادران  
 در سال اول این  
 مدتی که این  
 ۱۱۰



انتصرن الله بوده و قبر ایشان در بقیع است قال رسول الله صلعم لكل نبي ميقات و رفيق في الجنة  
 عثمان يعني گفت پیغمبر صلعم هر پیغمبر را رفيق است و رفيق من در بهشت عثمان است و قال رسول الله  
 صلعم ليدخلن بشفاعت عثمان سبعون الفا كلهم قد استوجبوا النار يعني گفت رسول الله صلعم هر آئینه  
 داخل میشوند از شفاعت عثمان هفتاد هزار کس که همه مستحق عذاب و نرغ شده باشند در بهشت

### حضرت امیر المومنین علی مرتضی کرم الله وجهه

کنیت ایشان ابو الحسن ابو تراب است و لقب مرتضی و اسم الله و نام شریف ایشان علی است  
 و هو ابن ابی طالب بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف و نام مادر ایشان فاطمه بنت اسد بن  
 هاشم بن عبد مناف است و ولادت ایشان در مکه معظمه بوده است در درون خانه مبارک  
 روز جمعه سیزدهم رجب بعد از واقعه فیل به سی سال و بعضی گفته اند که ولادت ایشان در خانه  
 کعبه بوده در سال بعثت رسالت پناه صلعم یازده ساله بوده اند بعضی سیزده گفته اند و اول  
 سیکه از صبیان ایمان آورده ایشان بودند و در سال سی و پنجم یاسی و ششم از هجرت بر مسند  
 خلافت نشستند و مدت خلافت ایشان پنج سال و سه ماه بوده و بقول چهار و سه ماه بوده  
 شش ماه و ت ایشان شب و شنبه بست و یکم ماه رمضان سال حشم هجری و بقول روز جمعه هفدهم  
 ماه مذکور می نموده و بعضی بست و سوم گفته اند و مدت عمر شریف ایشان شصت سه سال  
 یا شصت و پنج سال بوده و نقش نگین حضرت امیر الملک الله بوده گویند که حق سبحانه تعالی برای حضرت  
 امیر کرم الله وجهه دو بار در شمس کرد و آفتاب از مغرب باز گردانید یکی در عهد رسول الله صلعم  
 و یکبار بعد از وفات آنحضرت و قبر ایشان در نجف است چنانچه در شواهد النبوت مسطور است که  
 امیر المومنین علی امام حسن حسین را رضی الله عنهما وصیت کرده بودند که چون بمیرم مرا بر سر پیر  
 بنهید و بیرون برید و بفرزین که الحال به نجف شهرت دارد برسانید و آنجا شگس سفید خواهد رسید  
 یافت که از آن نور درخشان است آنرا بکنید در آنجا کشادگی خواهید یافت مرا در آنجا دفن کنید  
 ملا عبد الغفور لاری رحمه الله آورده اند که قبر حضرت امیر المومنین علی کرم الله وجهه در  
 نجف است موضعی که باستانه امیر مشهور است و در این باب مجتهدان آورده اند و الله اعلم  
 قال رسول الله صلعم انت منی بمنزله هارون من موسی الا انه لا نبي بعدي تنق علی مشکوٰۃ



گفت رسول الله صلعم علی را که نسبت تو بمن همچو نسبت مارون است بوسی غیر انکه نیست بعد از  
 من پیغمبری قال رسول الله صلعم من كنت مولاه فلی مولاه اللهم وال من الاء وعاد من عاواه  
 صواعق یعنی گفت رسول صلعم روز غدیر خم هر کس از من مولا می او پس علی مولا می او است  
 خدا یاد دوست دار کسی را که دوست دارد علی را و دشمن در اگر کسی را که دشمن دارد او را حضرت امیر امام  
 اول انداز ائمه اثنا عشر رضی الله عنهم و سلسله با جمیع اولیا با ایشان منتهی میشود و ترتیب فضیلت  
 چهار یا حضرت سید ابرار به ترتیب خلافت است چنانچه در کلام الله در آفر سوره فتح اشاره بآن  
 شده محمد رسول الله والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم تراهم رکعا سجدا یتنبون فضلا من  
 الله و رضوانا باید دانست و هر چهار یار را بهترین جمیع خلق خدا بعد از انبیا باید شناخت که علماء  
 اسلام برین اتفاق اند و این حقیر در جواب سبعودت ملازمت خلفای اشدین رضی الله عنهم جمعین  
 مشرف گشته چنانچه شبی در خواب می بیند که چهار کس بلباس سفید نیر گانه متعاقب یکدیگر میروند  
 فقیر از شخصی پرسید که اینها چه کسانی گفت چهار یار پیغمبر صلعم فقیر از عقب ایشان و آن گشت  
 ایشان از دور یا گزشت بر کوهری که بسیار بلند بود و بر آوند و برابر هم ایستادند فقیر پیشتر رفته اول  
 بخدمت جدیق اکبر رسیده گفت السلام علیکم یا صدیق اکبر در جواب فرمودند علیکم السلام  
 گفتتم التماس فاتحه دارم فاتحه خوانند و بعد از آن بهمین دش بخدمت حضرت فاروق اعظم رفتم و  
 سلام گفته فاتحه التماس نمودم ایشان نیز خوانند و باز بهمین طور بخدمت عثمان ذوالنورین  
 حضرت امیر المومنین علی رضی الله عنهم سلام گفته و جواب شنیده التماس فاتحه کردم ایشان  
 نیز در باره این فقیر جدا جدا فاتحه خوانند و فرمودند بجهت یادگاری ما مور شده ایم و فقیر را  
 با عنایت قاصی رخصت فرمودند و این خواب از بیداری بخت و سعادت مندی کونین  
 خود میداند که چنین عطیه عظمی مشرف گشته الحمد لله علی کل

### حضرت امیر المومنین حسن رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو محمد است و لقب نقی و نیز نام حسن بن علی بن ابی طالب رضی الله عنهما و ایشان  
 امام دوم از ائمه اثنا عشر اند و ولادت ایشان بهدین منوره است در نیمه رمضان سال سوم از  
 هجرت و جبرئیل علیه السلام نام ایشان را بهدین پیش رسول صلعم بر قطعه حریر نوشته آورده

در خواب ابوالبقره است  
 که مشرف گشت از دور  
 خاتون شاد و خنده و  
 دلا و است بکفن  
 بنشیند و دعا گوید



گویند که ایشان شبیه ترین مردمان بودند رسول صلعم از سینه تا به فرق سر و مدت عمر شریف ایشان چهل و هشت سال بوده و مدت خلافت ششماه و شهادت ایشان یازدهم ربیع الاول سال پنجاه هجری بود و مشهور است که ایشان را خاتون ایشان زهر داده و قبر ایشان در بقیع است

امیر المومنین حسین رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو عبد الله و لقب شهید و نام حسین بن علی بن ابی طالب رضی الله عنه و نام ایشان امام سوم و ابو الائمہ اند و ولادت ایشان در مدینه بود و روز شنبه چهارم شعبان سال چهارم از هجرت و گویند مدت حمل ایشان ششماه بوده است و هیچ فرزندی ششماه نمانده است مگر ایشان و حضرت یحیی بن زکریا علیهما السلام و میان ولادت امیر المومنین حسن رضی الله عنه و علوق حضرت فاطمه زهرا رضی الله عنها با امام حسین رضی الله عنه پنجاه روز بوده است در رسول صلعم ایشان را حسین نام نهاد و اند و ایشان را جمالی بود و چون در تاریکی می نشستند از نوچین مبین و رخساره رخسار بر ایشان راه می بردند و گویند حسن و حسین رضی الله عنهما پیش رسول صلعم گشتی میکردند رسول صلعم هرگز از فرموده که بگیرم حسین را حضرت فاطمه رضی الله عنها گفتند یا رسول الله بزرگ را میگوئی که خود را بگیرم رسول علیه السلام فرمودند که اینک جبرئیل حسین را میگوید که حسن بگیر و مدت عمر شریف ایشان پنجاه و هفت سال و پنج ماه بوده و شهادت ایشان در کربلا روز شنبه عاشوره وقت نماز پیشین و بقول روز جمعه وقت نماز جمعه سال شصت و یک هجری روداده آورده اند که روز شهادت امام حسین رضی الله عنه در بیت المقدس سیج شکی را نبوده و شتند که در زیر آن خون تازه نیافتند و بعضی گویند در آن روز خون از آسمان باریده و قبر ایشان در کربلا است

حضرت امام زین العابدین رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو محمد است و ابو الحسن ابو بکر نیز گفته اند و لقب سجاد و زین العابدین و نام علی و هو ابن حسین بن علی مرتضی رضی الله عنهما ایشان امام چهارم اند و ولادت ایشان بمدینه منوره بود است در سال سی و سه از هجرت و بقول سی و هشت بقول سی و شش و نام مادر ایشان شهر بانو است و فرزند جد که از اولاد نو شیردان عادل بود با چارم غزاله نام و مدت عمر شریف ایشان شصت و یک سال با شصت و دو سال و پنجاه و شش سال و وفات ایشان در شب هجدهم محرم

یک شب در نماز بود  
ایشان بصورت از لباس  
شکل شد تا در عبادت  
مشغول ماند و لباس القاد  
نزد ایشان آمد و گفت  
پایه و بایگ بر میان نیز  
القاد نزد یکی از  
گرفت که در میان  
آن نماز بود و در پیش  
عاشق کار با شفا و انوار  
نیکو شایان است امام و  
و شام داد و در پیشرفت  
در شادی خون چون در شد  
در شادی که در خود تمام  
نور خنده و خال اندید  
که گفت که ای عابدین  
عاشق از آن حضرت که در  
نور خنده و خال اندید  
نور خنده و خال اندید



سال بود و چهار هجری یا نو و پنج هجری رو نموده گفته اند که هرگاه ایشان وضو میساختند لون مبارک ایشان زرد میشد و لرزه بر اندام ایشان می افتاد چون ایشان را ازان پرسیدند فرمودند پیش که خواهم ایستاد و قبر ایشان نزد یک به قبر حضرت امام حسن است رضی الله عنه

### امیر المومنین امام محمد باقر رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو جعفر است و لقب باقر و نام محمد و هو ابن علی بن حسین رضی الله عنهم و ایشان با هم پنجم اند و ولادت ایشان در مدینه مطهره پیش از قتل امیر المومنین حسین رضی الله عنه به سه سال بود روز جمعه سوم ماه صفر سال پنجاه و هفت هجری و نام مادر ایشان فاطمه بود و نبوت امیر المومنین حسن بن علی الرضی رضی الله عنهم و پیغمبر صلعم با ایشان سلام رسانیده اند چنانچه گویند جابر رضی الله عنه گفت روزی یا رسول معلم بودم مرا فرمود که ای جابر شاید که تو بانی تا آنوقت که ملاقات کنی یا سبکی از فرزندان من که ویرا محمد بن علی بن حسین گویند خدای تعالی ویرا نور حکمت خواهد داد و در اذن سلام رسان و مدت عمر شریف ایشان پنجاه و هشت سال و بقولی شصت و سه و بقولی و اقدی هفتاد و سه و در تاریخ نجاری از امام جعفر صادق منقول است که عمر شریف ایشان پنجاه و هشت سال بود و وفات ایشان در سال یک صد و چهارده هجری بود و بقولی محیی بن معین در سال یکصد و هشتاد و بقولی در سال یک صد و هفتاد بود و قبر ایشان در بقیع است نزد یک قبر امام زین العابدین رضی الله عنه

### امام جعفر صادق رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو عبد الله است یا ابو امییل و لقب صادق جعفر نام و هو ابن محمد بن علی بن حسین بن علی مرتضی رضی الله عنهم ایشان امام ششم اند و نام مادر ایشان فزده نبوت القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی الله عنهم و مادر امام فزده اسما و نبوت عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق است رضی الله عنه و نسبت فرقه حضرت امام جعفر صادق رضی الله عنه از دو جانب است یکی از جانب حضرت امام محمد باقر حضرت امیر المومنین علی کرم الله وجهه میرسد و دیگر از پدر و والد خود قاسم بن محمد بن ابی بکر است و ایشان را از سلمان فارس ایشان را از صدیق اکبر رضی الله عنه ولادت ایشان بمدینه و در سال هشتاد و هجرت و بقولی هشتاد و سه در روز دوشنبه هفدهم ربیع الاول بوده است و مدت عمر شریف ایشان شصت و هشت سال و بقولی شصت



پنج سال بوده وفات ایشان نیز در مدینه بوده است روز دوشنبه یازدهم رجب سال یکصد و چهل و هشت هجری و قبر ایشان در بقیع است و آن گنبد است که در آن امام محمد باقر و امام زین العابدین و امام حسن نیز آسوده اند رضی الله عنهم و در کشف المحجوب آورده اند که امام جعفر صادق رضی الله عنه روزی با مولی خویش نشسته بودند و میگفتند بیا سید تا بیعت کنیم و عمو گفتم که هر که از میان ما دستگیری یابد اندر قیامت همه را شفاعت کند گفتند یا ابن رسول الله صلعم ترا به شفاعت ما چه حاجت است که بدو تشفیج جمله خلائق است ایشان فرمودند که باین افعال خود شرم ندارم که اندر قیامت بروی بدو خود بگویم

### حضرت امام موسی کاظم رضی الله عنه

کنیت ایشان ابوالحسن است و ابوابراهم و لقب کاظم نام موسی و هو ابن جعفر الصادق رضی الله عنه و ایشان امام هشتم اند از آنکه شصت و دو ولادت ایشان به ابوالجوده میان مکه و مدینه روز یکشنبه هفتم صفر در سال یکصد و بیست و هفت هجری و مادر ایشان ام ولد بود و حمیه بر بریه نام که امام محمد باقر رضی الله عنه ویرا خریده با امام جعفر صادق او را داده بودند و از و خیر اهل الارض امام موسی بن امام جعفر رضی الله عنه متولد شدند مدت عمر شریف ایشان پنجاه و چهار سال و بقول پنجاه و پنج سال بوده و وفات ایشان روز جمعه ششم و بقول هفتم و بقول در نصف رجب سال یکصد و هشتاد و سه هجری و در حبس مارون الرشید جزای الله واقع شد و قبر ایشان در بغداد است و مقبره که مشهور است بمقبره قریش

### امام موسی علی رضا رضی الله عنه

کنیت ایشان ابوالحسن است چون کنیت پدر و از امام موسی کاظم رضی الله عنه آرند که فرموده اند ویرا عطا کردم کنیت خود و لقب رضا است و نام علی و هو ابن موسی بن جعفر رضی الله عنه و ایشان امام هشتم اند و ولادت ایشان بدینه بوده روز پنجشنبه یازدهم ربیع الآخر در سال یکصد و پنجاه و سه هجری بوده بعد از وفات جد ایشان حضرت امام جعفر صادق رضی الله عنه پنج سال و بقول هفتم شوال و بقول هفتم و بقول ششم در سال مذکوره نیز و بعضی در سال یکصد و پنجاه و شش هجری بوده و مادر ایشان ام ولد بوده اند کنس نام و اردوی



و نجمه و شانه و ام البنین نیز گفته اند و ایشان کنیزک حضرت حمیده مادر امام موسی کاظم بوده اند  
 رضی الله عنه و آورده اند که شبی حمیده حضرت پیغمبر مسلم را در خواب دید که فرمودند نجمه را  
 به موسی سپرد خود بخواب و زود باشد پس بوی بود و آید که بهترین اهل زمین باشد و از امام  
 رضا رضی الله عنه روایت کند که گفت چون برضا حامله شدم هرگز در خود نقل حمل نیاوردم و در خواب  
 از شکم خود آواز تسبیح و تهلیل می شنیدم در زمانی که بوی بود آمد و دستها بر زمین نهاد و رو  
 بر آسمان کرد و لبها به مبارک می جنبانید چنانکه کسی سخن گوید و مناجات کند و مدت عمر شریف  
 ایشان چهل و نه سال بوده و بقول چهل و چهار و بقولی چهل و پنج و بقولی پنجاه سال است  
 وفات ایشان در ولایت طوس واقع شده در قریه سنه باد از روستای نوقان روز جمعه  
 سبت و یکم یا نهم ماه رمضان سال و صد و هشت هجری گویند مامون ولد مارون جزاء الله  
 ایشان را طلب داشت و پیش وی طبقاتی میوه نهاده بودند و خوشه انگور در دست داشت  
 و میخورد چون ایشان را بدید از جای بر جست و با ایشان معانقه کرد و ایشان را بنشانند و  
 آن خوشه انگور را با ایشان داد و گفت یا ابن رسول الله ازین انگور خوبرو دیده ایشان  
 فرمودند که انگور نیکو از هشت باشد پس مامون گفت ازین انگور بخور امام رضا رضی الله عنه  
 فرمودند مرا معاف دار مامون مبالغه کرد و گفت مانع چیست مگر ما را مستم میاری و از دست ما  
 آن خوشه را گرفت و بعضی را از آن انگور بخورد و دیگر بار انگور برضا رضی الله عنه داد و ایشان  
 دهنه دانه بخوردند و بیندافتند و بر خاستند مامون گفت بجا میروی گفت بدانجا که فرمودی  
 و چینی بر سر مبارک خود پوشیده بیرون آمدند و بفرمودند تا در سر لایه بنزدند و بر فراش خود  
 بنفتند و در آنوقت امام محمد تقی رضی الله عنه فرزند ایشان از مدینه بطریق طای ارض در یک ساعت  
 نزد یک پدر حاضر شدند رضا رضی الله عنه ایشان را بسینه مبارک خود کشیده میان دو چشم  
 ایشان را بوسیدند و بر بستر خود بردند و ایشان نیز بر روی پدر خود نهادند و با ایشان  
 سخنان پنهان گفتند و در آنوقت رحلت فرمودند و قبر ایشان در قبه قبر مارون الرشید است  
 بقبه که در سرای حمید بن القحطیه الطامی است و آن قریه امروز منوره کلافی است  
 و بمشهد اشتهار دارد



## حضرت امام محمد تقی رضی اللہ عنہ

کنیت الشیطان ابو جعفر است الشیطان را ابو جعفر ثانی نیز گفته اند و لقب تقی و جواد و نام محمد و هو ابن علی بن موسی بن جعفر صادق رضی اللہ عنہ الشیطان امام هفتم اند و ولادت الشیطان بمدینه بوده روز جمعه و هجری در سال یکصد و نود و پنج هجری بوده و نام مادر الشیطان خیران یار یکنام و ام ولد بوده و بعضی گویند که از اهل ماری قطیف است و مدت عمر شریف سبست و پنج سال بوده وفات الشیطان روز سه شنبه ششم و بیست سال و دو صد و سبست هجری در ایام خلافت معتمد زوی داد و قبر الشیطان در بغداد است در قفای قبر جد الشیطان امام موسی کاظم رضی اللہ عنہ گویند امام محمد تقی در سن یازده سالگی در بعضی از کوچه های بغداد با جمعی از کودکان استاده بودند اتفاقاً مامون بقصد شکار بیرون رفت گذشت بر آنجا اتفاقاً همه کودکان از سر راه بگریختند و جواد رضی اللہ عنہ بر جای استاده بودند چون مامون نزد یک رسید الشیطان را دید و الشیطان از خدای تعالی در دلها قبولی عظیم داده بود و اسب خود را نگاه داشت پرسید که ای کودک تو چرا با دیگر کودکان از سر راه زرفتی فی الجمله جواب دادند که ای امیر المومنین راه تنگ نیست که برفتن آن راه بر تو کشاده گردانم و ما جریمه نبود که از ترس بگریزم حسن ظن تو آنست که بی جریمه از راه بگریسم ز سانی مامون را کظم در صورت الشیطان نهایت خوش آمد پرسید که نام تو چیست فرمود که محمد پرسید که فرزند کیستی فرمودند رضای اللہ عنہ سیرام افضل منتر خود را بکاخ الشیطان در آورد

## حضرت امام محمد تقی رضی اللہ عنہ

کنیت الشیطان ابو الحسن است و الشیطان را ابی الحسن ثالث گفته اند و لقب لمادی و زکی و عسکری و به تقی مشهور اند و نام علی ابن محمد بن موسی بن جعفر صادق رضی اللہ عنہ و الشیطان امام دهم اند و ولادت الشیطان در مدینه بوده سیزدهم ماه رجب و لقب تقی روز عرفه در سال دو صد و چهار هجری و لقب له و دو صد و سیزده و مادر الشیطان ام ولد بوده شانم نام و لقب تقی ام افضل بنت مامون و مدت عمر شریف الشیطان چهل و یک سال بوده است وفات الشیطان در سرمن رای که از نوای بغداد و بساطه مشهور است روی داده روز و سه شنبه آخر ماه جمادی الاول و لقب تقی سیزدهم جمادی الآخر و دو صد و پنجاه و چهار هجری در زمان خلافت مستنصر بالله واقع شده و قبر الشیطان هم در سرای الشیطان است که در سرمن رای داشته اند گویند که متوکل را خانه بود و روی خانه مرغان بسیار که هر کس با آنجا در آمد



اختلاف آواز با شور آن خانه سخن کسی را توانستی شنود و نه کس سخن وی هر وقت که هادی رضی الله عنه بآن خانه در آمد همه مرغان خاموش گشتندی و چون بیرون شدی آواز و شور آغاز کردند

### امام حسن عسکری رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو محمد است و لقب زکی و خاص و سراج و عسکری مشهور اند و نام حسن و هوبن علی بن محمد بن علی رضا رضی الله عنه و ایشان امام یازدهم از ائمه اثنا عشر و ولادت ایشان بدین بود در سال دوهصد و سی و یک بقولی دوهصد و سی و دو و هجری و ما در ایشان ام ولد بوده سوسن نام و بقولی هادی رضی الله عنه ویرا حدیث نام نهادند و مدت عمر شریف ایشان سبست نه سال بقولی سبست و نه سال بوده و فوات ایشان روز پنجشنبه یا ششم رجب الاول سال دوهصد و شصت و در سرمن رای اتفاق افتاد و قبر ایشان بمقبره ایشان است در سرمن امی شخصی گفته که در زندان بودم از تنگی زندان و گران قید بزرگی رضی الله عنه شکایتی نوشتم و میخواستم که از تنگدستی چیزی بنویسم اما شرم داشتم و نوشتم در جواب من نوشت که امروز نماز پیشین را در خانه خود خواهی گذارد و نماز پیشین مرا از زندان بیرون آوردند نماز در خانه خود گذاردم ناگاه دیدم که قاصدی آمد و برای من صد و نیا آورد و در میرا و آن کتابی و در آن نوشته که هر وقت ترا حاجتی باشد آنرا طلب شرم مدار که آنچه طلب کنی بآن ای رسید

### حضرت امام محمد رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو القاسم است و نام محمد و هوبن حسن بن علی بن محمد بن علی رضا رضی الله عنه و ایشان دوازدهم از ائمه اثنا عشر بقول اهل سنت و جماعت ولادت ایشان در سرمن رای بوده است و سبست و سوم رمضان سال دوهصد و پنجاه و هشت هجری و ما در ایشان ام ولد بوده عقیق و بقولی سوسن و بقولی زکریا و روایت کرده اند که چون ایشان متولد شدند به دوزانو در آمده انگشت سبابه بچنان آسمان برواشتند پس عطسه زده گفتند الحمد لله رب العالمین سال دوهصد و شصت و پنج و بقولی دوهصد و شصت و شش که این را امامیه تاریخ اختلاف ایشان میدانند و اهل سنت و جماعت همین را تاریخ وفات بشمارند و میگویند که امام مدعی آخر الزمان بعد ازین نزد یک بنزول حضرت عیسی علیه السلام متولد خواهند شد و هر اهل حق این است و الله اعلم بالصواب بدانکه اگر چه کرامات و فضیلت و خوارق عادات ائمه اثنا عشر رضی الله عنهم



زیاده از آن است که بقید تخریر و آید هر یک از ایشان را حالات و مقامات عالیه بوده چنانچه  
تفصیل آن در بعضی کتب مذکور است و سلسله اکثر مشایخ کبار به بعضی از ایشان میرسد لیکن  
بجبت اختصار مجلی از آن شبت گردانید و از آنکه آنجا عشر رضی الله عنهم پس بزرگ و فرزندان  
خلیف رسول الله صلعم باید دانست و رضای سرور کائنات صلعم و نجات خویش را در دوستی و  
محبت اهل بیت باید شناخت اما فضیلت و کمال و ولایت و کرامت اهل بیت را منحصر درین زوده  
تن نه دانی اگر چه ایشان بزرگ فیضیلت و کمال اختصاص شتار یافته اند زیرا که اهل فضیلت و کمال  
از اهل بیت بسیار بوده اند چه در طبقات آنکه آنجا عشر و چه متاخر از ایشان

### حضرت سلمان فارسی رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو عبد الله است و ایشان سلمان بن اسلام میگفتند از کبار صحابه اند و پیغمبر صلعم  
شان ایشان فرمودند که سلمان رطل من اهل البیت یعنی سلمان از اهل بیت است و انشاب ایشان  
در علم باطن بصدری اکبر است رضی الله عنه وفات ایشان بمکین بوده و در سال سی و سه هجری  
و مدت عمر شریف ایشان بقولی یک هزار پانصد و بقولی سه صد و پنجاه و بقولی دو صد  
و پنجاه سال است و این قول صحیح است

### حضرت اولیس رضی الله عنه

نام شریف ایشان اولیس است از اهل نجد بوده اند قرن قبله است که ایشان منسوب اند  
بدان آنحضرت رسول صلعم ایشان را ذخیر الابعین ستایش فرمودند و ایشان در زمان پیغمبر  
علیه السلام بوده اند لیکن از دو سبب ملازمت آنسر و صلعم سیرت شد یکی بسبب خدمت مادر  
پیری که داشتند و دیگر از کمال غلبه حال و ایشان شتر بانی کرده و فرزند انبقات خود و والد  
صرف مینمودند بحجت موافقت آنسر و صلعم که در جنگ دندان مبارک شهید شده بود چون معلوم  
نمود که کدام دندان شهید شده و دندانهای خود را تمام شکسته بودند چون پیغمبر صلعم وصیت  
کرده بودند که خرقه مرا با اولیس رسانیده بگوئید که است مرا و عاکنده امیر المومنین عمر در ایام  
خلافت یا امیر المومنین علی رضی الله عنهما خرقه مبارک را نزد اولیس برده و در خواست  
و عا بحجت است نمودند گویند که بدعا می ایشان حق تعالی بخیر و موی گو سفند ان قبیلہ رجبیه و لفر



که در عرب هیچ قبیلۀ انقدر گوسفندان نداشت از امت پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم کیفیت وفات الشیطان در شواهد النبوة چنین مسلم است که در آذربایجان که بغیر از فتنه بود رحلت نمود اصحاب دی خواستند که قبر نکند بسنگ رسیدند که قبر وی در آن کنده بودند و محدود می ساختند غیبتی است که کفن سازند و جادان وی جا می یافتند که دست بابت بنی آدم نبود و بر اثر آن کفن ساختند در آن قبر دفن کردند و صاحب کشف المحجوب و تذکره الاولیا چنین آورده اند که اولیس نزد امیر المومنین علی رضی الله عنه آمد بموافقت الشیطان و صفین حرب میگردید تا شهید شد و تاریخ وفات الشیطان بقول اولی رسوم رب سال است و دو هجری و بقول ثانی در سال سی و هفت هجری بود و امام عبد الله یافعی رحمه الله در روضه الریاحین هر دو قول را مذکور ساخته

### حضرت حسن بصری رحمه الله

کنیت الشیطان ابو سعید است الشیطان گوهر فروش بودند ازین جهت حسن لولوی نیز میگفتند و از کبار تابعین اند امیر المومنین عمر را با صدوسی کس از صحابه رضی الله و دیده اند گویند مادر الشیطان از موالی ام سلمه بوده رضی الله عنها نقل است که از الشیطان سوال کردند که مسلمانی چیست و مسلمانی چیست گفتند مسلمانی در کتاب است و مسلمانان در زیر خاک و مگر رسیدند که ای شیخ و لهامای ما خفته است که سخن تو در آنها اثر نمیکند چه کنیم فرمودند کاش که خفته بودی که چون خفته را بجنبه بیدار شود و لهامای شما مرده است که هر چند بجنبه بیدار نمیشود و ولادت الشیطان در سال است یک هجری بوده و مدت عمر شریف الشیطان هشتاد و نه سال وفات در پنجم ربیع سال یکصد و ده هجری و قبر الشیطان در بصره که سابق آباد بودند و یک به بصره که الحال آباد است واقع شده

### قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی الله عنه

از کبار تابعین اند و یکی از فقهای سبعة مدینه و در خانه عمه خویش حضرت عائشه صدیق رضی الله عنه تربیت یافته اند یحیی بن معاذ فرموده اند که در مدینه هیچ کی را افضل تر از قاسم ندیدیم و از زیارت مرویست که هیچ کی را عالم تر از وی ندیدیم و از عمر عبد العزیز رحمه الله منقول است که اگر عالمی فایده یافتن با اختیار من می بود بقاسم می گذاشتم وفات الشیطان در سال یکصد و هفت هجری بوده و بقول کس که صد و هشت و بقول کس که صد و نوزده و صد و دویست و نیز گفته اند



حضرت امام اعظم ابو حنیفه کوفی رضی اللہ عنہ

کنیت الشیطان ابو حنیفه است ولقب امام اعظم و نام نغان و دین ثابت و الشیطان از تابعین اند و  
 امام اول اند از ائمہ اربعہ و با امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ صحبت داشتند و هفت کس از صحابہ کبار  
 دیده اند و از الشیطان حدیث روایت کرده اند انس بن مالک جابر بن عبد اللہ عبد اللہ بن  
 انس عبد اللہ بن ابی اوفی عبد اللہ بن حرث بن حر بن عبدی معقل بن بسیار و اثمہ بن اسقع  
 رضی اللہ عنہم و استاد علم فضیل و عیاض و ابرہہ اسم او هم و لشبر حافی و داؤد طائی بوده  
 رحمہم اللہ و صاحبین نیز شاگرد الشیطانند کہ امام ابو یوسف و امام محمد باشند صاحب کشف المحجوب  
 و تعرف الشیطان امام امامان و مقتدا می سنیان شرف نقاد و غر علمان نوشته اند گویند سرگاہ  
 بطواف روضہ رسول صلعم میرفتند می گفتند السلام علیک یا سید المرسلین جواب می آید  
 و علیک السلام یا امام المسلمین و یکی بن معاذ رازی رحمہ اللہ گوید کہ پیغمبر صلعم را بخواب دیدم  
 گفتم یا رسول اللہ این اطلبیک یعنی کجا جویم ترا قال عند علم ابو حنیفه فرمودہ کہ نزد علم ابو حنیفه و  
 خواجہ محمد یار ساد و فصول سنہ نوشته اند کہ وجود امام اعظم رضی اللہ عنہ بزرگ ترین منجزات  
 پیغمبر است صلعم بعد از قرآن مجید مذہب او مذہبی است کہ عیسی علیہ السلام بعد از نزول حمل  
 سال موافق آن مذہب حکم خواهند کرد و گویند کہ در آخر بار بطواف خانه کعبہ رفتند شبی برپا ایستادہ  
 نصف قرآن را بر یک پای و نصف دیگر را بر پای دیگر ختم نمودند و گفتند کہ ما عرفناک حق معرفتک  
 و لکن عبدناک حق عبادتک بالتفی آواز داد کہ ای ابو حنیفه شناسنی مرا انچه حق شناسنی بود  
 عبادت کردی مرا انچه حق عبادت کردن بود پس آمرزیدم ترا تا با جان تو آورده اند کہ رسول  
 صلعم آب و مہن مبارک خود را با انس بن مالک با بابت سپردہ بودند کہ این را با ابو حنیفہ  
 خواہی رسانند و آن در لب انس رضی اللہ عنہ آبله شدہ بود تا در ایام طفولیت با امام اعظم  
 رضی اللہ عنہ رسانیدند نقل است کہ امام سنیان رضی اللہ عنہ ہر شب ہزار رکعت نماز میکرد  
 و تاسی سال نماز بابد اورا بطہارت نماز خفتن گزاردہ بودند آورده اند کہ تا امام اعظم رضی اللہ عنہ  
 در حالت حیات بودند با آنکہ مدت حل حضرت امام شناسنی رضی اللہ تعالیٰ چہار سال گذشتہ بود  
 و از مادر متولد نہ شدند و در همان شب کہ حضرت امام شناسنی تولد نمودند و لا ذات حضرت امام اعظم

مقادری  
 اینهاست کہ پیروان  
 نقشہ سال از صاحب  
 نظام دیانت  
 و از ابی ہریرہ  
 رضی اللہ عنہ آمدہ  
 کہ پیغمبر صلعم  
 علیہ السلام آن فی  
 انی و فی رایتون  
 فی انی و فی رایتون  
 کہ بیت ابو حنیفہ  
 این شبہ سواد  
 ذرات امام ابو حنیفہ  
 یعنی اللہ عنہ و جب  
 و تعبہ در شبان  
 و تعبہ و رنفت  
 شوی و تعبہ و شب  
 شوی و تعبہ و شب  
 فی انی و فی رایتون  
 فنت اوی ہریرہ



رضی اللہ عنہ در سال ہشتاد و ہجری و مدت عمر شریف ہفتاد سال بودہ و قبر ایشان متصل شہر  
بند او کمنہ است

### حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ

کنیت ایشان ابو عبد اللہ است و نام مالک و ہوبن النس بن مالک رضی اللہ عنہ و ایشان  
در جمیع علوم دینی امام دوم از ائمہ اربعہ و استاد امام شافعی اند رحمہم اللہ ولادت ایشان  
در سال نو و پنج و بقولے نو و چہارم و بقولے نو و ہفت ہجری بودہ و وفات در ربیع الآخر  
سال یک صد و ہفتاد و نہ ہجری روئے دادہ و قبر ایشان در بقیع غرقہ است

### حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ

کنیت ایشان ابو عبد اللہ است و لقب شافعی و نام محمد و ہوبن ادریس اقبلیہ قریش اند  
و نسب ایشان بہشت واسطہ از جانب پدر عبد المطلب بن ہاشم کہ جد رسول صلعم اند  
میرسد و نام مادر امام شافعی ام الحسن است و ہی نبت ہمزہ بن القاسم بن نزیہ بن حسن بن  
علی ابن ابی طالب ایشان قرشی ہاشمی علوی فاطمی اند و امام سوم اند از ائمہ اربعہ تا در  
مدینہ بودند پیش امام مالک کسب علوم می نمودند بعد از انکہ بعراق آمدند با امام محمد بن حسن  
شاگرد امام عظیم صحبت داشتند استفادہ نمودند ولادت ایشان بفرہ و بقولے و عسقلان  
و بقولے در مناسا یکصد و پنجاہ ہجری واقع شدہ و وفات روز جمعہ سلح ماہ رجب سال دو صد  
و چہار و روئے دادہ و قبر ایشان در قرافہ مصر است گویند در ہفت سالگی حفظ قرآن نمودند و در  
پانزدہ سالگی فتوی میدادند سفیان ثوری رحمہ اللہ فرمودند کہ اگر عقل شافعی وزن  
کردندی با عقل یک نیمہ خلق عقل او راجع آمدے

### حضرت امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ

کنیت ایشان ابو محمد یا ابو عبد اللہ است و نام محمد و ہوبن محمد بن حنبل امام چہارم اند از ائمہ  
اربعہ و شاگرد امام شافعی اند ولادت ایشان بہ بغداد است در سال یکصد و ہفت و چہار ہجری  
و مدت عمر ہفتاد و نہ سال وفات ہم بہ بغداد وقت چاشت روز جمعہ دوازدهم ربیع الاول  
در سال دو صد و چہل و یک ہجری روئے دادہ و قبر ایشان نیز در بغداد است گویند چون



ورنگند و معتزله علیه بنمودند و امام را کنار شط تکلیف کردند که قرآن را مخلوق گوید پس بسرای خلیفه  
بروند و سرشنگ بر دوش سراسر خلیفه بود و گفت ای امام زنه را که مردانه باشی که وقتی من دزدی کردم  
نهرا را چه بجزوند اقرار نه نمودم تا عاقبت ربائی یا قسم منکه در باطل چنین صبر کردم تو که بر حقیقه  
اولی تر باشی امام احمد فرمودند که این سخن باری بود مرا و ایشان را با وجود که بر سن بعقاب بین  
کشیدند و نهرا تا زنیانه زدند که قرآن را مخلوق بگوئی گفتند و دران میان تنبذ از ایشان  
کشاده شد و دستهای ایشان بسته شده بودند و دست از غیب پدید آمد معتزله  
چون این برهان بدیدند را که کردند و هم از ان آزار بر حمت حق پیوستند در حالت نزع بدست  
اشاره میکردند و نهرا بان میگفتند که نه هنوز نه هنوز پس ایشان گفت پدر اینچه حالت است فرمودند  
و وقتی با خطر است چه جای سوال است بدعا میدکن که از حاضرانی که بر بالین اندکی ابلیس است  
که در برابر ایستاده و خاک او بار بر سر میزند و میگوید که ای احمد جان و ایمان بردی از دست من  
و من میگویم نه هنوز نه هنوز تا یک نفس ماره است جای خطر است نه جای امن و چون وفات  
کردند جنازه ایشان را برگرفتند مرغان می آمدند و خود را بر جنازه میزدند تا چهل هزار که در جمود و سرد  
مسلمان شدند و زمار می انداختند و نعره میزدند و لا اله الا الله محمد رسول الله میگفتند

### حضرت امام ابو یوسف قدس سره

نام ایشان یعقوب بن ابراهیم اصل ایشان از کوفه است شاگرد امام مسلمین حضرت ابو حنیفه  
کوفی اندر منی الله عنه و حضرت امام اعظم ایشان راستایش میفرمودند و اول ایشان را قاضی القضاة  
خواندند با وجود آنکه بقضا اشتغال داشتند هر روز و صد رکعت نماز نافله میگذارند و منقول است  
که در وقت رحلت میفرمودند که بهر چه فتوی دادم برگشتم الا آنچه موافق کتاب و سنت  
رسول خدا است صلی الله علیه و سلم وفات ایشان در سبت و هفتم رجب سال یک صد  
و هشتاد و دو هجری و مدت عمر نفا و سال و قبر در بغداد است

### حضرت امام محمد شیبانی قدس سره

نام پدر ایشان حسن است از ولایت شام بعراق آمدند و در واسطه متوطن گشتند و در اینجا  
امام محمد متولد شدند و در کوفه نشو و نمایافته اند پدر ایشان از اهل بود و حضرت امام محمد شاگرد رشید



حضرت امام اعظم اندر رضی اللہ عنہ و علم حضرت امام اعظم را ایشان در عالم تشکر کردند امام ابو یوسف  
و ایشان را صاحبین و امامین میگویند صاحب تصانیف معتبره بودند امام شافعی رحمه الله شاکر و  
ایشان از سلطان المشایخ و مقلوب حضرت گنج شکر بنو لیسند که امام شافعی در رکاب امام محمد میرفتند  
و میگفتند که اگر بگویم قرآن بخت محمد بن حسن نازل شده است رواست هر آنی می توانم گفت  
بواسطه فصاحت وی و وفات ایشان چهاردهم جمادی الاخری در سال یکصد و هشتاد و نه هجری  
بوده و قبر در ری است چون ذکر ائمه اربعه رضی اللہ عنہم که بمنزله چهار عنصر دین اند و استقامت  
مذهب حق اهل سنت و جماعت بسبب وجود شریف ایشان است و ذکر امامین تمام شد شریعت  
و روزگرا و لیامی کبار کرد اگر چه در تفحات الانس و کشف المحجوب و تذکرة الاولیا و دیگر کتب احوال  
ایشان تفصیل مذکور است لیکن سلسله سلسله ظاهر نمی شد بنا بر آن این فقیر هر سلسله را  
جدا جدا بیان نمی نماید و بعضی از مشایخ تقدیم که سلسله ایشان مسموع نه شد و در فصل علمی ذکر  
خواهد نمود و انتساب مریدان بمشایخ بسطه طریق است یکی بخرقه دوم بنو مالین سوم بصحبت و  
خدمت و نادب بآن و خرقه و دست خرقه را دوت و آنرا جز یک شیخ روا نباشد و دوم خرقه  
تبرک و آن از مشایخ بسیار بحجت برکت گرفتن روا باشد

بیان سلسله تبرکه علیه عالیله قادریه که منسوب است بحضرت غوث الثقلین شاه عبدالقادر بر  
و این سلسله علیه را بعد از آنحضرت قادریه می نامند و بالاتر ایشان تا حضرت سید الطائفه جنید می خوانند

### حضرت شیخ معروف کرخی قدس سره

کنیت ایشان ابو محفوظ است و نام پدر ایشان فیروز و بقول فیروزان و بعضی گفته اند معروف  
ابن علی الکرخنی و با والدین در دین ترسا بودند بر دست امام علی بن موسی الرضا رضی اللہ عنہ  
مسلمان شدند و در مذهب امام اعظم بوده اند و حضرت امام علی بن موسی را با ایشان کمال  
عنایت و محبت بوده و آنچه یافته اند از تربیت و برکت خدمت امام رضی اللہ عنہ بوده و در باب  
امام میگردند اند صاحب تذکرة الاولیا گوید اگر عارف نبوده معروف نبودی و با و او طائی  
که در علمش اگر د ابو حنیفه رضی اللہ عنہ و در طریقت مرید حبیب راعی است محبت داشته اند  
و حبیب راعی مرید سلمان فارسی رضی اللہ عنہم نقل است که یک روز طهارت ایشان شکست



در حال تیمم کردند گفتند انیک و طبعه تیمم چرا میکنند فرمودند که تواند بود که تا آنجا برسم بے وضو  
 بمیرم گویند برادر امام رضا رضی اللہ عنہ روزی مردم از دحام کردند و پیلوے معروف  
 قدس سره شکستند بپار شدند سری سقطی گفت مراد صیغه کن گفتند پیش از آنکه بمیرم  
 پیراهن مرا بصدقه ده که میخواهم از دنیا بیرون روم برهنه چنانکه آمده بودم لاجرم در تجربه پیر  
 داشتند صاحب کشف المحجوب گفته اند که معروف مناقب و فضائل بسیار است و اندر  
 فنون علم مقتداے قوم بوده است و حضرت شیخ معروف فرمودند علامت جواهر و ان  
 سه چیز بود یکی وفای بخلاف دیگر ستایش بچو و دیگر عطای بی سوال وفات ایشان  
 دوم محرم سال دوصد و هجری بوده و قبر در بغداد است بدعا کردن و زیارت بدانجا رون  
 محراب است هر که دعا کند مستجاب شود

حضرت شیخ سری بن المفلس سقطی قدس سره

کنیت ایشان ابوالحسن است و مرید حضرت شیخ معروف کرخی و مقتداے زمان و شیخ وقت  
 و امام اهل تقوی و در اصناف علم کامل بوده اند ایشان فرمودند مردانست که در میان بازار  
 بحق مشغول باشد و خرید و فروخت نماید و یک لحظه از اللہ تعالی غافل نباشد و نیز فرمودند  
 قوی ترین تو تمام آنست که بر نفس خود غالب آئی و فرمودند ادب تر همان دل است و فرمودند  
 هر که عاجز آید از ادب نفس خویش از ادب غیر عاجز تر بود و فرمودند که پنج چیز است که قرار  
 نگیرد در دل اگر در آن چیز دیگر بود خوف خداے در جا بجاے و دوستی بجاے و حب  
 از خداے و انس بجا می و فرموده اند که خلق آنست که خلق را از نجانی و بی فرمودند که هر روز خدایا  
 در آئینه می نگرم از بیم آنکه مباد از شوی گناه رویم سیاه شده باشد سید الطائفه شیخ  
 جعید فرمودند که سیکس را در عبادت کامل تر از سری سقطی ندیدم که نو و هشت سال  
 بگذشت که پیلو بر زمین نه نهاد و مگر در بیماری مرگ و بهم فرموده اند که وقت رحلت گفتم  
 مراد صیغه کن فرمود ای جعید مشغول مشو بسبب خلق از صحبت خداے تعالی گفتم این سخن  
 اگر پیشتر میگفتی با تو صحبت نمیداشتم وفات ایشان با دوا سه شنبه سوم ماه رمضان  
 سال دوصد و پنجاه هجری بوده و قبر در شوش نیز به بغداد است -



## حضرت شاه سید الطائفة شیخ جنید بغدادی رحمه الله

کیفیت ایشان ابوالقاسم است و لقب سید الطائفة و طاووس العلماء و قواریری و خراج و خرازو  
 قواریری و خراج از آن گویند که پدر ایشان محمد بن جنید باشد آنگینه فروختی و الد سید الطائفة  
 از نهادند بوده اند و مولد منشاه سید الطائفة به بغداد بوده مذہب سفیان ثوری داشتند  
 مرید کامل و خواهرزاده شیخ سمری سقلی اند مرجع مشائخ کبار مطلع سعاوات و انوار بحر حقائق  
 و اسرار سلطان طریقت پیشوای اہل حقیقت مقتداے زمان او تا دجہان و از ائمہ و سادات  
 این قوم بوده اند و با حارث حماسی محمد قصاب صحبت داشتند و در ویم و ابوالحسن نورے  
 و شبلی و خراز و غیره و مشائخ جمع سلسلہ نسبت بالشیان و رست گفتند و منسوبان الشیان را  
 جنید یہ خوانند و ازین حجت الشیان را سید الطائفة امام ائمہ گویند سخن الشیان در طریقت حجت  
 و بیکیس از مشائخ متقدمین و متاخرین بر ظاہر و باطن الشیان انگشت توانست نهاد و مقبول ہمہ بود  
 و بناے طریقه الشیان بر صحت و معنی صحت و سکر صاحب کشف المحجوب تفصیل بیان کرده اند  
 روزے از سمری سقلی پرسیدند کہ هیچ مرید را در جہ بلندتر از پیر باشد گفتند بی برہان این  
 ظاہر است جنید را در جہ فوق در جہ من است خلیفہ بغداد و در ویم را گفت ای بی ادب رویم گفت  
 من بی ادب نباشم کہ نیم روز با جنید صحبت داشته باشد از وی ادبی نیاید و شیخ ابو جعفر حداد  
 گفته اند اگر عقل مردی بودی بصورت جنید بودی گویند کہ حضرت جنید سی سال نماز خفتن  
 گذارده بر پائی با ستادی و تا صبح اللہ گفتی پس ہم بدان و من نماز با دعا و گنبدار دی میفرمودند  
 خدای تعالی سی سال بزبان جنید با جنید سخن گفت و جنید در میان نہ خلق را خبر نہ تیر میفرموده اند  
 کہ یک روز و لم شدہ بود گفتہ امی و لم باز نہ شدے شنیدم کہ با جنید مادل بدان رہوده ایم تا با ما باشد  
 تو باز بنواہی تا با غیر ما بانی نقل است کہ یکی از بزرگان رسول صلعم را بنحو ابی یزید شستہ و شیخ جنید  
 حاضر شخصے فتویٰ در آورد و رسول صلعم فرمودند بجنید فتویٰ دہ گفت یا رسول اللہ تو حاضر می فتویٰ  
 بدیگری چون بد ہم فرمودند کہ چند انکہ انبیاء را ہمہ امت خود مباہات بود مرا با جنید  
 مباہات است حضرت شیخ ابو شماع و جد ہرگز مبنی فرمودند و ظاہر و باطن بہ شرع شریف  
 آراستہ بودند نقل است کہ روزے سخن میگفتند مریدے نعرہ بزد اورا از ان منع کردند



و برنجایند و فرمودند اگر بار دیگر نرفته زنی ترا بهر گره و انتم پیش ایشان باز میبرخن شدند و آن  
 جوان خود را نگاه میداشت تا حال بجای رسید که طاقش نماند پلاک شد چون رفته او را دیدند  
 در میان خلق خاکستر شده بود نقل است که در بعد از روزی و زوی را آونخته بودند دیدند و بر رفتند  
 و پاسبان و زورابو رسیدند مردم ازین سوال کردند گفتند هر از رحمت بروی باد که در کار خود مرد  
 بوده است و چنان آن کار را کمال رسانید که سر در سر آن کار کرد نقل است که در مجلس حضرت  
 شیخ کی برخواست و گفت دل کدام وقت خوش بود فرمودند آنوقت که او در دل بود و در  
 حضرت شیخ جنید فرمودند که مرد و بسیرت مرد آید به صورت و هم فرموده اند که هر که  
 نشناخت خدا را هرگز نشا و نبود و فرموده اند که وقت چون فوت شود آنرا هرگز نتوان  
 یافت هیچ چیز غریب تر از وقت نیست و فرموده اند جو انحر و آنت که بار خویش بر خلق  
 نهی و هر چه داری بدی و فرمودند خلق چهار چیز است سعاد و آلف و نصیحت و شفقت  
 شفق است که بطوع ایشان دهم و آنچه طلب میکنند و منت بر ایشان نهی که ایشان  
 آن ندارند و سخن گوئی که ایشان ندانند از حضرت شیخ پرسیدند که صحبت با که دارم فرمود  
 با کسی که هر گوی که با تو کرده باشد بروی فراموش بود پرسیدند هیچ چیز نیست فاضل  
 از لیست فرمودند اگر لیست برگر لیست پرسیدند بندگان کیست فرمودند آنکه از بندگی کسان آزاد  
 بود پرسیدند راه بنی اسه چگونه است فرمودند دنیا را ترک گیری یافتی و خلاص گردی چون  
 پیوستی نقل است که فرمودند شبی به نماز مشغول بودم هر چند جسد گرم نفس من مراد یک  
 سیده به افقت نمیکرد و هیچ تفکر دیگر تو انستم که در دل تنگ شدم خواستم از خانه بیرون آیم چون  
 در کلباوم جوانی دیدم خود را در گلیم پیچیده و بر در سراسر در کشیده چون مرا دید  
 گفت تا ازین زمان در انتظار تو بودم گفتم تو بودی که مرا بقرار ساختی گفت آری مسئله  
 جواب ده چگونگی در نفس که هرگز در داود او دانی نگردد او گفتم آری چون مخالف  
 به او خود کند در داود او ای او گردد چون این گفتم سر مگر بیان برد و گفت  
 نفس چندین بار از من همین جواب شنیدی اکنون از جنید بشنو برخواست و بر رفت  
 من ندانستم که از کجا آمد و کجا رفت و فوات ایشان روز شنبه است و سفرتم رجب







گفت ای پسر طریقت و حقیقت این معانی را با مو حجب هدایت مجع گرد و فرمودند این طالع را  
لازم است که هر نفس را نفس آخر شمارند و با تفاق در نفس آخر مشغول بلفظ الله افضل است  
تلفظ بکلمه لا اله الا الله چه که تواند بود که در نفس و پیش از تلفظ لفظ الله نفس منقطع شود چون گفت  
ارید اعلی من ذالعینی و جی ازین بهتر نخواهم فرمودند که لازمه برای نفس غیر است و من غیر  
نمی بینم با تفسیر کنم چون گفت ارید اعلی من ذالعینی فرمودند که درین طریق متابعت صدیق  
اکبر کرده ام رضی الله عنه چنانچه گویند که رسول صلعم بحجت خدا سه مرتبه اصحاب را بدادن بول  
و فرمودند و صدیق رضی الله عنه در هر مرتبه جمیع اموال خود را در راه حق و در رسول صلعم  
در هر بار می پرسیدند که چه گذاشتی برای عیال خود صدیق رضی الله عنه در مرتبه  
اول گفت اولاد من از دو حال بیرون نیست صالح اند یا طالح اگر صالح اند حق تعالی بنده را  
صالح را ضایع نخواهد گذاشت و اگر طالح اند مرا بایشان چه کار و در مرتبه دوم گفت گذاشتم  
برای ایشان سوره واقعه را که بعد از مغرب بخوانند و در مرتبه سوم گفت عمر رضی الله  
عنه اگر روزی بر ابوبکر سبقت توانم کرد امروزی خواهد بود و در آن روز عمر را بدر بود  
و ابوبکر رضی الله عنه فقیر عمر رضی الله عنه نصف اموال خود را داد و صدیق رضی الله عنه  
تمام را چنانچه گویند که آنحضرت صلعم در آن روز جبرئیل را بصورت شخصی دیدند که لیف خرما  
پوشیده بود چون از سببان پرسیدند گفت یا رسول الله صلعم امروز جمیع ملائکه متابعت  
ابوبکر صدیق لیف خرما پوشیده نماندند گمان دیدند که ابوبکر رضی الله عنه پیاشد جامه لیف  
خرما پوشیده بوریای کند و دستاری و پیراهنی که در برش بود بر سر برداشته می آید و در این روز  
غیر ازین در بساط صدیق چیزی نبود و رسول صلعم پرسیدند یا ابوبکر برای عیال چه گذاشتی  
درین بار که مرتبه آخر بود گفت الله جان گفت ارید اعلی من ذالعینی آنحضرت شیخ مشبلی  
گفتند ای جوان و جهای خوب گفتسم اما امت تو بس عالی است بهتر ازین بگویم فرمود  
که اختیار این طریق بموجب امر الهی است که در قرآن مجید آمده قل الله ثم فرسهم فی  
خوضهم یعیون یعنی بگو ای محمد الله بس بگذارد آنها را در شغل آنها که بازی میگردانند  
باشند چون گفت جسی جسی یعنی بس است بس است بمن و نمره نزد جان بداد



مدعیان از مشاهده این حال شبلی و عوی خون نموندن شیخ شبلی گفتند روحی شش کرد پس  
تبا لید و مشتاق شد فریاد کرد و خوانده شد پس اجابت کرد پس چسبست گناه من مدعیان از  
و عوی گزشتند و ایشانرا مغدور داشتند نقل است که حضرت شیخ پرسیدند که اگر ماکرمین که  
بود فرمودند آن بود که وقتی گناه کسی را آمرزیده باشند هرگز کسی را تان گناه عذاب نکند که گناه  
که من فلان دوست و بنده خود را بیا مرزیدم

### شیخ عبد الواحد شمس قدس الله سره

کنیت ایشان ابو الفضل است و نام پدر ایشان عبد الغزیز بن حرث بن اسد از بزرگان این  
طائفه علیه و اکمل مریدان حضرت شیخ ابو بکر شبلی اند قدس الله تعالی سره و فاته ایشان رجادی لآخری  
سال چهارصد و بیست و پنج هجری بوده و قبر ایشان در مقبره حضرت امام غنبل است رحمه الله

### شیخ ابو الفرح طرسوسی قدس الله سره

اصل ایشان از طرسوس است مرید شیخ عبد الواحد شمس اند و قدوه اولیای زمان فریده  
مشائخ جهان و صاحب مقامات بلند و کرامات ارجمند بوده اند

### حضرت شیخ ابو الحسن نیکاری قدس سره

نام ایشان علی بن محمد بن جعفر انقرشی النکاری است مرید شیخ ابو الفرح طرسوسی اند و از بزرگان  
مشائخ وقت و مقتدای اهل زمان و صاحب خوارق و کرامات بوده اند و فاته ایشان در محرم  
سال چهارصد و بیشتاد و شش واقع شد

### حضرت شیخ ابو سعید مبارک قدس سره

نام ایشان مبارک بن علی بن حسین المنجرونی است سلطان الاولیا و برهان الاقنیا و قدوه  
عارفان و قبله سالکان پیر طریقت و اقطاف اسرار حقیقت جامع علوم ظاهر و باطن و صحبت و ار  
حضرت علیه السلام و شبلی الذریب و مرید شیخ ابو الحسن نیکاری و پیر خرقه حضرت قطب ربانی محبوب  
سجانی شاه محی الدین عبد القادر جیلانی اند رضی الله عنه از حضرت غوث الثقلین منقول  
است که در ابتدا ای حال با خدای تعالی عهد کرده بودم که نخورم تا نخورانند و نیا شامم  
تا نیا شامانند چون چهل روز بگذشت شخصی آمد و قدری طعام بگذاشت و برفت نزدیک بود که نفس



از گزینگی بالای طعام افتد گفتم والله از عمدی که با خدا می نمودم برنگزیدم ناگاه از باطن خود  
آوازی شنیدم که کسی به آواز بلند میگفت الجوع الجوع حضرت شیخ ابوسعید مخزومی بر من گذشت  
آن آواز بشنیده گفتم عبد القادر این چیست گفتم این اضطراب نفس است اما روح  
برقرار خود است در مشاهده خداوند خود گفت بخانه ما بیا و برنت من گفتم بیرون  
نخواهم رفت ناگاه ابوالعباس خضر علیه السلام در آمد گفت بر خیز و پیش ابوسعید برو و قسم  
بدهم که ابوسعید بر در خانه ایستاده انتظار من میکشد گفتم ای شاه عبد القادر آنچه من  
ترا گفتم پس نبود که خضر را نیز بالیستی گفت پس مرا بجا نه و آورد و طعامی که میا کرده بود تقدیم  
در دهان من می نهاد تا سیر شدم و بعد از آن مرا خرقه پوشانید و صحبت او را لازم گفتم  
بنامی مدرسه باب الانزخ که بحضرت غوث الثقلین است ایشان کرده اند و در حیات بحضرت  
غوث اعظم داده بودند چنانچه قبر مبارک حضرت غوث اعظم در همان مدرسه است وفات حضرت  
شیخ ابوسعید مخزومی در سنه پانصد و سیزده هجری واقع شد

### حضرت شیخ حماد و دیاس قدس سره

کنیت ایشان ابوعبد الله است و نام حماد بن مسلم و دیاس و دو شاب فروش را گویند  
پیر محبت حضرت غوث الثقلین شیخ عبد القادر رضی الله عنه از مشایخ کبار و عارف اسرار و  
مقتدای وقت و صاحب کرامات عالیه بوده اند و با وجود آنکه امی اند حق تعالی علم لدنی را بایشان  
کرامت فرموده بود و دوازده هزار مرید کامل داشتند بهتر و مترجمه مرید شیخ عبد القادر  
جیلی اند رضی الله عنه نقل است که روزی شیخ حماد میفرمودند ما دوازده هزار مرید است و هر یک  
ایشان را یادمیکنم و حاجات ایشان را از خدا می تقاضا می نمودیم و هر که از ایشان بگناهی مبتلاست  
درخواست میکنم یا در آن ماه توفیق توبه دهد یا از جهان ببرد و تا دیر در گناه نماند  
حضرت شیخ عبد القادر رضی الله عنه در اینجا حاضر بوده گفتند اگر حق سبحانه تعالی مرا منزلتی بدهد  
از تو درخواست کنم که مریدان من تا قیام قیامت بی توبه نمانند و من بدین ضمان ایشان  
شیخ حماد گفتند که حق سبحانه تعالی مرا مشاهده نمود آنچه او از خداوند خود است حق تعالی  
قبول کرد و نقل است که حضرت غوث اعظم جوان بودند و در محبت حضرت شیخ حماد میفرمودند



روزی بادب تمام در مجلس شیخ نشسته بودند چون بر ناسته بیرون رفتند شیخ حماد فرمودند  
این عجبی را قدمی است که در وقت ادبر گردن همه اولیا خواهد بود هر آئینه مامور شود بانکه بگوید  
قدمی نده علی رقبته کل ولی الله هر آئینه آنرا بگوید همه اولیا گردن نهند وفات شیخ حماد  
در ماه رمضان پانصد و سبست پنج هجری واقع شده

حضرت غوث الثقلین شاه محی الدین سید عبدالقادر احسنی الحسینی رضی الله عنه  
کفایت ایشان با شاه مشایخ اندر طریقت و امامان اندر شریعت و محبوب ربانی ابو محمد است و نام ثقلین  
آن پیر زمانه سرور عارفان یگانه شرف ز باد و خضر عباد قطب صمدانی عبدالقادر و سهوا بن ابی صالح  
سنوسی جنبلی دوست بن ابی عبداللہ بن یحیی زاهد بن محمد بن داؤد بن موسی الجون بن عبداللہ  
محض بن حسن ثنی بن حسن بن علی مرتضی رضی اللہ عنہم و حسینی و حسینی از ان حبت گویند که پدر عبداللہ  
محض حسن ثنی بن حسن بن علی مرتضی است رضی اللہ عنہم و مادر عبداللہ محض فاطمہ بنت حسین  
بن علی مرتضی است رضی اللہ عنہم دیگر آنکه والده ماجدا حضرت نیز حسینی بوده اند و لقب  
محی الدین است سبب لقب آنحضرت محی الدین آنست که فرموده اند روز جمعه از بعضی سیاحت  
به بغداد می آمدیم ناگاه به بیماری نحیف البدن متغیر اللون بگذاشتم مرا گفت السلام علیک یا عبدالقادر  
جواب سلام باز دادم گفت نزدیک من آئی نزدیک او رفتم گفت مرا به نشان او را بنشانم حیدر او  
تازه شد صورت او خوب گشت و رنگ او صاف گردید از و ترسیدم گفت مرا می شناسی گفتم  
گفت من دین جد تو ام ضعیف شده بودم چنانکه دیدی مرا خدا می تعالی بتوزنده گردانید است  
محی الدین او را بگذاشتم و بمسجد جامع رفتم شخصی ثقلین پیش پای من نهاد و گفت یا شیخ محی الدین  
نماز بگذار و دم خلق از هر طرف بر من هجوم کردند و دست پای مرا می بوسیدند و می گفتند یا محی الدین  
و لقب آنحضرت در آسمان باز اشیب است چنانکه فرمودند شعرنا بلبل الافراح الملاحه و دوحا  
فنی العلیاء باز اشیب و غوث الثقلین میگویند که تصرف آنحضرت بر جن و انس بوده چنانچه  
آدمیان و مجلس آن غوث اعظم حاضری شدند و اسلام می آوردند و نائبی گشتند و افاده میکردند  
جنیان نیز صف صف در مجلس حاضر میگشتند و اسلام می آوردند و فائده حاصل می نمودند  
و آنحضرت میفرمودند که من انس را مشایخ است مرجن را مشایخ است و مر ملک و من شیخ کل شیخ ابو سعید



عبداللہ بغدادی رحمہ اللہ گفتہ اند کہ عاجزہ داشتیم فاطمہ نام شانزدہ سالہ بالای بام برآمد و بود  
غائب شد بخیمت حضرت غوث اقلین رفتم و آن قضیہ را گفتم فرمودند امشب در خوابہ کریخ  
کہ ملک الیست از بغداد بر و بر زمین وائرہ کش و وقت کشیدن ائرہ گوی بسم اللہ و علی نبی اللہ  
و در آن شبین چون شب تاریک شود طوائف جن بر تو خواہند گذشت بطور مختلفہ پیچ خوف نمکن و  
وقت سحر بادشاہ ایشان باشکریہ پیدا و از تو پرسد گوی شیخ عبدالقادر مرا بر تو فرستاده است  
و قضیہ دختر با و گوی راوی گوید چنان کردم جنیان صف نصف بصورت مختلفہ میگذشتند و هیچ  
یکی نمیتوانست کہ نزدیک وائرہ آید تا آنکہ بادشاہ ایشان براسی سوار با جماعہ از جنیان پیدا شد  
و مقابل وائرہ بالیتاد و مرا پرسید کہ حاجت تو چیست گفتم شیخ مرا بر تو فرستاده است در حال  
از اسب فرو و آمد و زمین بوسید و بیرون وائرہ نشست و گفت چرا فرستاده است دختر غائب  
شدن دختر با و گفتم فرمود تا آن دیو کہ دختر را برده بود حاضر کنند در حال آن دیو را با دختر  
حاضر کردند گفتند از دیوان چنین است آن دیو را گفت ترا چه باعث شد کہ این دختر را از رکاب  
غوث ربودمی گفت مرا خوش آمد و در دل جای کرد و فرمود آنرا گردن زنند دختر را بمن داد  
گفتم مثل تو فرمان بردار مر شیخ را ندیدیم گفت ما چگونه مطلع او نباشیم کہ چون او از خانه بجمع اجنبہ  
اقتضای عالم نظر میکنند از ہیبت او همه در فرار میشوند و چون حق تعالی اقامت قطب میکند  
او را تمکن بگیرد اند بر جن و انس و جلی آنحضرت را بحبت آن گویند کہ اهل آن غوث آفاق  
از ولایت جیل است و ولادت با سعادت آن نیز در آنجا واقع شدہ و آن ملکی است  
و رای طبرستان کہ آنرا جیلان و گیلان و گیل نیز گویند و بعضی گفتہ اند جیل موضعی است  
بر کنار دجلہ یکروزہ راہ از بغداد بطرف واسطہ و نیز موضعی است جیل نام نزدیک مدائن  
بحسب نسبت این دو موضع ہم گیل و گیلانی و جیلانی میگویند اما جامعہ کہ نسبت آنحضرت  
باین دو موضع کردہ اند صاحب روضۃ النواظر کہ از کاربرد وقت بودند و قول ایشان  
سند است نوشتہ اند کہ قول آنها غلط است و گفتہ اند میتوان بود کہ آنحضرت درین موضع  
چند روز اقامت نمودہ باشند چنانچہ در برج عجمی اما اصل آنحضرت از ولایت گیلانست  
و صاحب تہم البلدان آنحضرت را بموضع بشتیزار کہ از مضافات ولایت گیلان است نسبت کردہ



نسبت ارادت آنحضرت بدانکه ترتیب حضرت غوث الثقلین بواسطه از روحانیت حضرت رسالت  
 پناه محمدی ملهم است و پیر خرقه آنحضرت شیخ ابوسعید مخزومی و از شیخ ابوسعید اسامی که بالاتباع تربیت  
 مذکور شده نسبت خرقه بشیخ معروف کبرخی رسیده بحضرت امام رضا رضی الله عنه میرسد و از آنجا  
 از آباء ای که امام حضرت گذشته بسید امام صلعم میرسد و پیر محبت آنحضرت شیخ حماد و باس اند  
 رحمه الله و با خضر علیه السلام بسیار صحبت داشته اند و عنلی مذموب بوده اند و فتویٰ برینند  
 امام شافعی و امام احمد حنبل میدادند شیخ بقای بن بطو گفته اند روزی حضرت غوث اعظم  
 بزیارت قبر امام احمد حنبل رفتند پس دیدم که امام از قبر خود بیرون آمد و آنحضرت را در کنار  
 گرفت و گفت ای شیخ عبدالقادر محتاجم من بتو در علم شریعت و علم حقیقت و علم طریقت  
 کنیت والدۀ مکرمه معطره آنحضرت ام الحیر و لقب و نام آمنه الجبار فاطمه بنت شیخ عبداللہ  
 صوملی است که از کبار مشایخ گیلان و مقتداے اولیای زمان و مستجاب الدعوات بوده اند  
 حضرت مولانا عبدالرحمن جامی نوشته اند که شیخ عبداللہ صوملی از روسان زیاد بوده و مراد را  
 احوال عالی و کرامات ظاہر بوده و تقی که در غضب شدی حق سبحانه و تعالی از برای  
 وی زود انتقام کشیدی و هر چه خواستی خدا می چنان کردی و هر چیز که پیش از تو رخ  
 آن خبر کردی چنان واقع شدی و والدۀ ماجدہ حضرت غوث الثقلین را بہرہ وافر بود از خیر  
 صلاح شیخ عبدالرزاق ولد حضرت غوث اعظم فرمودند وقتی کہ غوث صدائی از صلیب شریف  
 پدر برحم طیف ما در حلول نمودند والدۀ مکرمه معطره الشیخ در سن شصت سالگی کہ زبان یاس است  
 بوده اند و این کرامات آنحضرت است والدہ آنحضرت از کبار رنساء عارفات صاحبات و  
 اصلمات و صاحب مکاشفات بوده اند و ولادت با سعادت غوث اعظم در میلان اول شب  
 ماه رمضان سال چهارصد و ہفتاد و لبقولی ہفتاد و یک ہجری بوده والدہ آنحضرت فرمودہ اند  
 کہ چون فرزندم عبدالقادر متولد شد ہرگز در ماه رمضان روز بستان نگزفتمی و شیر نخوردم  
 یکبار ہلال رمضان بحبت ابر پوشیدہ شدہ بود و مردم از من پرسیدند کہ غوث فرزندم از  
 شیر نخورده است آخر معلوم شد کہ آنروز از ماہ رمضان بودہ است و آنحضرت فرمودند  
 کہ در او اہل جوانی چون چشم من بخواب گرم شدی آواز می شنیدم کہ امی عبدالقادر تر آید



خواب نیا فریدیم و چون بکتاب میرسیم آواز ملائکه می شنیدیم که می گفتند بر خیزید و جای دهید لی  
 خدای را و آنحضرت هر شروه ساله بودند که از جیلان بغداد آمدند و در سال چهار صد و هشتاد و هشت  
 به بغداد رسید به تحصیل علوم مشغول گشتند اول بقرات قرآن بعد ازین بفقہ و حدیث و دیگر علوم  
 دینی و در اندک زمانی بر اقران خود فائق شدند و از همه ممتاز گشتند و در همین سفر اول  
 شصت کس از قطاع الطرق بر دست آنحضرت توبه کرده مرید شدند و در سال پانصد  
 و سبت و یک بمفرموده پیغمبر صلعم و حضرت علی کرم الله وجهه که آب دهن مبارک در دهن  
 آنحضرت انداختند بر منبر بر آمده مجلس وعظ نهادند و تا چهل سال در جمیع علوم دینی تکلم میفرمودند  
 وقت وعظ می فرمودند که ای اهل آسمان و زمین بیا سید و بشنوید سخن مراد از من چیزی بیا نواز  
 که نائب و وارث پیغمبر صلعم در زمین و درین مجلس خلعتها عطا میشود حتی تعالی بر دل من  
 تجلی میکند و قریب نهادن هر انفر در مجلس وعظ آنحضرت حاضر می شدند و چهار صد نفر کلام  
 آنحضرت را می نوشتند و هر گاه مجلس می شد از اثر آن کلام حقیقت اتظام وجد و ذوق  
 و وسوسه کس نمی کردند و شیخ ابوسعید قلیومی رحمه الله گفته اند که در مجلس شیخ عبدالقادر بار  
 پیغمبر صلعم و پیغمبران و دیگر اهل صلوات الله علیهم و ملائکه واجبه را صف صفت مشاهده میکردم  
 کتاب غنیة الطالبین و فتوح الغیب تصنیف آنحضرت است علیه مبارک آنحضرت را در کتب  
 معتبره چنین نوشته اند بحیف البدن میانه بالا عرض الصدر کشاده پیشانی گندمگون  
 پیوسته ابرو و آواز آنحضرت بلند بوده و لباس بطریق علمای می پوشیدند گاهی طلیسان  
 و گاهی جامه و دیگر وند که تمیت یک گز آن بیک دنیار بودند یک حبه زیاده و می فرمودند  
 که نمی پوشم تا نمی پوشانند و نمیخورم تا نمی خورانند و نمیگویم تا نمی گویند و اگر کسی بدید  
 آنحضرت می آورد قبول می نمودند اما غیر از سلاطین و همان نحوه بجا خزان مجلس نعمت میفرمودند  
 روزی امام المستجد بالله خلیفه بغداد بنی مدت آنحضرت آمده بدیده زر پیش نهاد فرمودند  
 حاجت نیست الحاج بسیار نمود آنحضرت یک بدیده ابدست راست و یک را بدست چپ  
 برداشته با هم بشلیدند از آن خون روان شد فرمودند ای ابوالمظفر از خدای شرم نداری  
 که خونهای مردم میخوری و بر خود گری میکنی و بدان با من برابر می شوی در حال خلیفه



بیوش شد فرمودند بغزت معبود اگر حرمت القفال او بنوعی صلح نمودی میکند آشتی که آن خون  
 تا خانه او بر نیت و حضرت غوث اعظم هرگز نجانه هیچ کی از خلفا و صاحب شمشتی نه رفتند اند  
 و بر بساط آسمانه نشسته اند و بحبت الشیخان تعظیم فرمودند و چون خلیفه نجانه آنحضرت آمدی  
 اندرون میرفتند و بازنی آمدند تا قیام از برای او نباشد در تکلم بخلیفه مبالغه بسیار می نمودند  
 و خلیفه دست می بوسید و بآداب می نشست و می گفت هر چه شیخ فرماید بسیر و چشمه باد چون رقم  
 می نوشتند باین طریق که عبدالقادر بنو چنین میفرماید و فرمان او بر تو نافذ است و حکم او مرا  
 سودمند و بر تو حجت چون رقم بر خلیفه رسیدی بوسیدی و بر سر گذاشتی گویند که هیچکس  
 خوش خلق و شریکین و کریم و مهربان تر از آنحضرت نبوده چنانچه هر یکی از منشیان آنحضرت  
 گمان بر روی که از نزد آنحضرت عزیزتر نیست و هیچگاه جواب سائل را در نفرمودی و دهر بسیاری  
 که اطباء از علاج او عاجز می آمدند او را بخدمت آنحضرت می آوردند و بجز در سیدن دست مبارک  
 شفای یافت نقل است که وزوی نجانه آنحضرت در آمدن بنیاشد و هیچ نتوانست بر درین اثنا  
 خضر علیه السلام در رسید و گفت یا ولی الله کی از ابدال فوت شده بهر که حکم فرماید بجای او  
 نصب کرده شود فرمودند که در خانه ما شخصی لشکستگی افتاده است بر دوار بیرون آرد و بگوید  
 آن ابدال نصب کن خضر علیه السلام او را از آن خانه پیش آن یگانه عصر آورد و بیک نظر  
 گیمیا اثر آنحضرت بنیاد کرده و دیده بمرتبه ابدالیت رسید چون در آن بقعه شریفین بغیر از معرفت  
 و محبت الهی چیزی دیگر نبود پس در حقیقت آن شخص که بدزدی این متاع آمده بود ازین بود  
 که آنحضرت او را بمطلب رسانیده اند و محروم و ساخته اند و بمرتبه ابدالیت فائز گردانید  
 گویند که غزل و نصب اقطاب و ابدال و اوتاد و سلب حال اولیاد بست ایشان بود  
 هر که را میخواهند غزل نموده بجای او دیگر بر نصب میفرمودند چنانچه یکی از ابدال وفات  
 یافته بود و کافر می را از قسط ظنیه آورده موی بروت او را گرفته محمد نام گذاشتند و طاق  
 مبارک خود را بر سر او نهاده داخل آن جماعه نمودند و روزی یکی از مردان غیب در هوا میرفت  
 چون بر سمت الراس بغداد رسید و در دل گذرانید که در شهر بغداد هیچ مردی نیست  
 حضرت غوث اعظم در یافته حال او را از دوسلب نمودند و آن جوان از هوا بدرگاه آنحضرت افتاد



و با تاس شیخ علی سیتی از تقصیر او در گذشتند تو به کرد باز در پیر و از نموده برفت و طریقه انحصار  
 تمام شریع بوده و اگر کسی را میدیدند که برخلاف شریع شریف عمل میکند حال او را سلب میکردند  
 و ایضا نمودند که اسی مردم اگر ادب شریعت نمی بود و هر آینه خبر میکردم شمار آنچه میخورد و ذخیره  
 میکنند شامش من هیچ شیشه ایدی بنیم آنچه در ظاهر و باطن شناسست یکی از اکابر بحضر علیه السلام  
 در باب حضرت غوث اعظم سوال نمود فرمود که حق تعالی هیچ ولی را بقای نه رسانید مگر آنکه  
 شیخ را مقامی برتر از ان داد و کاس محبت خود بخشانید هیچکس را مگر آنکه شیخ را بهتر و گوارا تر  
 از ان داد و عطا فرمود و گفت شیخ عبدالقادر فردا جالبست و غوث و قطب اولیای عالم  
 خویش و گویند که آن غوث صدانی روزی در باب خولش مجلس فرموده بودند عام شایخ  
 تربیب صمد بن حاضر بودند از جمله شیخ علی سیتی بود و شیخ بقای بن بطوطه شیخ ابوسعید قلیوی  
 و شیخ ابوالنجیب سهروردی عم شیخ شهاب الدین سهروردی و شیخ جاکیر و قصب البان  
 موصلی و شیخ ابوالمسعود و شیخ غراز بطاحی و شیخ منصور بطاحی و شیخ حماد بن مسلم و باس  
 و خواجہ یوسف بن ایوب مهدانی که میر سلسله خواجگان نقشبندانند و شیخ عقیل بن مسیحی  
 و شیخ ابونور او مغربی و شیخ عیدی بن مسافر و شیخ علی بن وهب سنجاری و شیخ موسی بن باینی  
 و شیخ احمد بن ابوالحسن رفاغی و شیخ عبدالرحمن طفسونجی و شیخ علی مطرب و شیخ ماحد کردی  
 و شیخ ابو محمد قاسم بن عبد منصور بصری و شیخ ابو عمر عثمان بن مرزوق و شیخ سدید سنجاری  
 و شیخ حیات بن فیس حرانی و شیخ مرسلان و شقی و شیخ عبدالکریم الاکبر العمر و شیخ ابوالعباس  
 الجوسقی الصهری و شیخ ابوعلم ابراهیم بن دینار و شیخ مکارم اکبری و شیخ صدقه بغدادی  
 و شیخ یحیی دوری و شمس و شیخ ضیاء الدین ابراهیم بن ابی عبداللہ بن علی جوینی و شیخ ابوعبداللہ  
 و شیخ ابوبکر الحامی الزین و شیخ جمیل و شیخ ابو محمد عبدالحق حریمی و شیخ ابوعمر الکلمانی و شیخ ابو حفص  
 عمر بن ابی النصر انزال و شیخ مظفر الحال محمد بن درمائی انصرونی و شیخ ابوالعباس احمد  
 یمانی و شیخ ابوالعباس احمد بن العربی و شیخ ابوعبداللہ محمد المعروف الخاص و شیخ ابوعمر  
 و عثمان بن احمد شوکی که از رجال الغیب بودند سیاره و شیخ سلطان بن احمد الزین و شیخ  
 ابوبکر بن عبدالمجید شیبانی و شیخ ابوالعباس احمد بن الماساد و شیخ ابومحمد بن عیسی المعروف بالکونج



و شیخ مبارک بن علی الحلی و شیخ ابوالبرکات بن معدان العراقی و شیخ عبدالقادر بن حسن  
 بغدادی و شیخ ابوالسعود احمد بن ابی بکر عطار و شیخ ابوعبدالله محمد الادانی و شیخ ابوالاعلی  
 و شیخ شهاب الدین سهروردی و شیخ ابوالقاسم عمر بن مسعود الزاز و شیخ ابوالمناء محمود  
 بن عثمان البقال و شیخ عباد البواب و شیخ عبدالرحیم قنادی مغربی و شیخ ابوعمر  
 و عثمان بن مروزه و شیخ مکارم بن خالصی و شیخ خلیفه بن موسی بن ملک و شیخ ابوالحسن جوینی  
 و شیخ عبداللہ قریشی و شیخ ابوالبرکات بن صراموی و شیخ ابوالفتح ابراهیم بن علی اغلب  
 و شیخ غوث رضی اللہ عنہم جمعین و غیر الشیخان نیز جمیع از مشایخ کبار و راجا بودند و آنحضرت  
 بالائمه منبر سخن میگفت و در اثنای سخن فرمودند قدی بده علی رقبه کل ولی اللہ شیخ علی بن  
 بر منبر برآمده و قدم مبارک آنحضرت را گرفته برگردان نهاد و بپیر و امن آنحضرت درآمد و  
 سائر اولیا گرد نهاد و پیش داشتند شیخ ابوسعید قلیومی گفته اند که چون حضرت شیخ عبدالقادر  
 فرمود که قدمی بده علی رقبه کل ولی اللہ حضرت حق سبحانه و تعالی بر دل آنحضرت تجلی کرد و رسول  
 صلعم بر دست طائفه از ملائکه مقربین بمحض اولیای تقدسین و متاخرین که در اینجا حاضر بودند احیا  
 با حجاب و خود داموات بار و لوح خود خلعتی در آنحضرت پوشانیدند و ملائکه در حال اغیاب مجلس  
 آنحضرت را در میان گرفته بودند و صفها در هوا ایستاده و بر روی زمین پیچ و لی نمائند  
 مگر که گردون خود را پست کرد و گویند که یک کس از عجم تو اضح نگر حالی ویرا سلب نمودند  
 و ظاهراست که این قسم دعوی از کمال عنایت بی نهایت اله و فرزندی و حمایت حضرت  
 رسالت پناه صلعم بود که همه اولیاء اللہ تواضع نمودند و فرمان الشیخان را قبول کردند و  
 پیچ و لی با تمام نه رسیده و ذلک فضل اللہ یؤتیه من یشاء واللہ ذو الفضل العظمی  
 و در او اکل حال آن غوث اعظم بعضی از مشایخ گفته اند که این جوان عجمی را قدمی است که  
 برگردان جمیع اولیاء اللہ خواهد بود و از مشایخ کبار اکثری صد سال پیشتر نیز از احوال آنحضرت  
 خبر داده بودند چنانچه شیخ ابوبکر بن مرار الطایفی قدس اللہ سره که از کبار متقدمان مشایخ  
 غزاة اند و صاحب کرامات ظاهره و مقامات فاخره بوده اند و در خواب مرید حضرت  
 صدیق اکبر شده بیواسطه خرقه از حضرت صدیق رضی اللہ عنہ گرفته و فرمودند که



از حق سبحانه و تعالی عهده گرفتیم که جسیدی که در روضه من در آید آتش آنرا نشود و قبر ایشان  
در بطایح است و گوشت یا ماهی که از نزد یک قبر ایشان می بردند هرگز نجسه نمی شدی گفته اند که  
اوتاد عساق هفت کس اند معروف کرخی و امام حنبل و تشرحانی و ابن عمار و عبید بن ریحان  
و سهیل بن عبد الله تستری و شیخ عبد القادر جیلانی قدس اسرارهم از ایشان پرسیدند که شیخ عبد القادر  
کیست فرمودند عجمی است شریف که در بغداد خواهد بود ظهور او در قرن پنجم است و شیخ ابو محمد اسحاق  
که مرید شیخ ابو بکر طائفی و از اعیان مشایخ عراق و صاحب خوارق بلند و مقامات ارجمند بوده اند  
و قبر ایشان در بغدادیه است که از رویه های بطایح است می فرمودند که شیخ عبد القادر  
کسی است که اقتدار کرده شود با فعال او و اقوال او و حق تعالی جمع کثیری را به برکت  
او بر مرتبه های عالی رساند و مباهات کند روز قیامت با همه سابق و حضرت غوث الثقلین  
میرمودند که هر دلی بر قدم نبی می باشد و من بر قدم جد خود صلعم و هر قدری که جد من بر دوش  
من برانجا نهادم مگر در قدم نبوت که راه نیست و ران غیر نبی را و این اشارت بر کمال مرتبه  
ولایت و متابعت و پیروی آن سرور است صلعم نقل است از شیخ شریف بن خضر حسن موصلی  
که گفت شنیدم از پدر خود که می گفت سیزده سال خدمت حضرت شیخ عبد القادر  
رضی الله عنه کردم هرگز ندیدم که مگس بر ایشان نشسته باشد یا خفا و خوسه بیرون  
انداخته باشند جمیع مشایخ وقت را روی ارادت با آنحضرت بوده و امام یافعی گفته اند  
که اکثری از مشایخ یمن بحضرت غوث اعظم نسبت درست کرده اند خواجہ معین الدین چشتی  
و شیخ شهاب الدین سهروردی قدس سرهما ملازمت آنحضرت رسیده فیض و جمعیت باطن  
حاصل نموده اند نقل است که پیش شیخ عقیل ذکر کردند که جوان عجمی عبد القادر تمام در بغداد  
مشهور شده است فرمودند او در آسمان مشهورتر است از آنکه در زمین از شیخ ابو بکر ارمی  
مغربی که از اجله مشایخ مغرب بوده اند بعضی از اصحاب گفتند به بغداد میرویم فرمودند  
چون با نجابر رسیدید زنها را که ترک ملازمت شیخ عبد القادر نه نمایند بخدا سوگند  
که در تمام عجم مثل او آفریده نه شده در عراق مثل او دیده نه شده و مشرق  
زمین مباهات میکند با او بر مغرب و علم و کمال او برتر است از علم و کمالات اولیای دیگر



و چون ایشان را به بنید سلام من برسانید و بگوئید که مرا فراموش نکنید گویند که آنحضرت فرموده اند  
 که نسبت پنج سال در بنایانما کے بقدم تجرید در سیاحت بودم و چهل سال بوضوے عشا  
 نماز با مداو گذارده ام و پانزده سال بعد از ادا کے نماز عشا بیک پاے ایستاده ختم قرآن  
 میکردم تا سحر شبے نفس من آرزوے خواب کرد و گفت چه شود اگر یک ساعتی بخوابی  
 گفته او شنیدم و بهانجا بیکپای ایستاده ختم قرآن کردم و خواب بصورتے پیش من  
 تشکل شدہ می آمد و من غضب بانگ بردی میزد و وقع فی شدوی فرمودند چهل چهل  
 روز روزہ میداشتم در بیان عراق یازده سال در ترویج عجمی اقامت میکردم و بسبب قیامت  
 من از ترویج عجمی گونید نقل است از شیخ عبدالرزاق در زند آنحضرت که غوث اعظم  
 میفرموده اند که مراد بست کاغذے داده شد بمقدار درازے ابتدا نظر دیدم که نام اصحاب  
 و مریدان من که تاقیام قیامت نسبت خود بمن درست خواهند کرد و در انجا ثبت نموده اند  
 و حکم شد که این همه را بتو بخشیدم نقل است که آنحضرت میفرمودند که قسم بغیرت و طہالت  
 او که قدم بر ندارم از پیش پروردگار خود تار و آن نکنند مریدان مرا با من بسوے شہت  
 و آنحضرت فرموده اند که اگر مرید من در مشرق باشد و من در مغرب باشم و  
 برہنہ شود عورت او را هر آئینہ ہوشم از مغرب در مشرق او را نقل است از شیخ  
 عثمان کہ وقتے با آنحضرت عرض کردم کہ اگر شخصی خود را مرید حضرت بگوید و دست بیعت  
 بہ شما نداده باشد و خرقة از شما نپوشیده باشد ما او را از اصحاب حضرت شماریم  
 یا نہ فرمودند بلے ہر کہ خود را بمن نسبت کند قبول کند او را حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ و پیامبر  
 گناہان او را و او از جملہ اصحاب من است نقل است از شیخ عمر بن زکریا کہ آنحضرت می فرمودند  
 کہ نفیرید حسین بن منصور طاج و کسے نبود در زمان او کہ دستگیری او کند اگر من بے بودم  
 دستگیری او میکردم ہر کسی کہ از مریدان من باشد و بفرمودم کب او را تاقیام قیامت  
 دستگیری میکنم بشارت باد بر کسانیکہ پیر الشیخان شیخ عبدالقادر و امام الشیخان ابو یوسف  
 و پیغمبر الشیخان محمد رسول اللہ صلعم و خوشحال آن سعادت مند ان و نیک بخوانی  
 کہ باین سعادت غلمی مشرف شدہ اند و درین درگاہ نسبت ارادت و بندگی را درست



کرده اند امید که این فقیر نیز که از کمترین بندگان دنیا زندان این درگاه است بوجه  
 آنحضرت پیروستگیر در دنیا و آخرت نجات یابد و داخل منسوبان آن درگاه والا جا به  
 باشد نقل است که آنحضرت میفرموده اند هر مسلمانی که بر مدرسه من گذشته است یا روی مرا  
 دیده است عذاب گور و قیامت از او تخفیف کرده شود آوی گوید که مردی از سیدان بر آنحضرت  
 آمد و گفت پدر من وفات یافته است او را در خواب دیدم گفت مرا در گور عذاب میکنند  
 خدمت شیخ عبدالقادر بر و التماس دعا کن شیخ گفت او وقتی بر مدرسه من گذشته است  
 گفت آری شیخ ساکت شدند روز دیگر آن مرد بیاید و گفت پدر خود را در خواب دیدم  
 بنایت خوش و خرم و خلعت سبز و در بر پوشیده میگفت که عذاب از من برداشتنده  
 و این خلعت ببرکت شیخ عبدالقادر بمن دادند بر تو یاد که همیشه در خدمت حضرت شیخ باشی  
 سعادتمند شوی چنانکه آن جمال را دیده باشد و دولت مند آن گوش که آن آواز شنیده باشد  
 و طالع مند شخصی که بر آن مدرسه گذشته باشد شیخ علی بن سہتی گفته که پیچ خر قه را با برکت تر  
 و پیچ طائفه را سرفراز تر از خر قه و طائفه شیخ عبدالقادر ندیده ام و پیچ روزی را مبارک تر  
 از آن روز که آن جمال را میدیدم ندیدم یکی از اہل یمن گوید که غریمیت اسلام کردم و در  
 خاطر داشتم که پیش بهترین اہل یمن باین سعادت مشرف گردم در خواب دیدم که حضرت  
 عیسیٰ علیہ السلام می فرمودند بہ بغداد برو و بدست شیخ عبدالقادر اسلام آر  
 که بهترین اہل زمین است و شیخ ابو عمرو بن مزروق رح گفته اند شیخ عبدالقادر شیخ و  
 امام ماست هر که درین زمان براه الہی میرود و عالمی بر مقامی باو میدہند پس شیخ عبدالقادر  
 امام اوست و حق تعالیٰ عہد گرفته است از اولیایے وقت که امر او را قبول کنند و ہر فیضی  
 کہ از رسول مسلم باصواب میرسد درین زمان از شیخ عبدالقادر باو لیایے وقت میرسد  
 و بہ مراتب جمیع اولیاء اللہ اطلاع دارد و ہیکس را بر مرتبہ شیخ اطلاع نیست و درین طریقہ  
 پیچ کی را بخر خدا و رسول بروستے نیست و آنحضرت میفرمودند کہ میخواستم در صحابہ انما باسم  
 لیکن حق سبحانہ و تعالیٰ نفع خلق را بمن باز بسته است و اما حال صد ہزار کس بدست من  
 توبہ کردہ نقل است از شیخ ابو محمد علی کہ گفته اند روزی رفقا دینہ پاڑست حضرت شیخ عبدالقادر



رضی اللہ عنہ در آمد و مدتی در خدمت ایشان ماند چون غزیت مراجعت مصر کرد و آنجا  
 دستوری خواستم مرا وصیت کردند که از هیچ کس چیزی نخواهی و انگشت مبارک خود را در  
 دهن من انداختند و فرمودند که این را بیک دیوار که در بهمنان کردم از بغداد تا مصر آب و  
 طعام احتیاج نه شد و قوت در زیارتی بود نقل است از شیخ ابوالمظفر اسمعیل که وقتی شیخ علی  
 بن هبیتی بیمار شد و حضرت غوث اعظم بعیادت شیخ رفتند و در آن موضع و درخت خسرو  
 خشک شده بود و از مدت چهار سال اصلا بار و رطوبتی نشد پس غوث الثقلین در زیر یک درخت  
 و صومناختند و در زیر درخت دیگر و در کعبه نماز گزار و ندیدند که باران بفتد هر دو درخت سبز  
 شدند و باران گرفتند نقل است که وقتی شخصی خدمت آن قبله حاجات آمد و گفت که عورت من حامله  
 و مرا از روی لیسپر است فرمودند خواهد شد چون وضع حمل شد زن آن مرد را دختر بزا و او آنرا  
 بر داشته خدمت آنحضرت آورد و گفت که این دختر است فرمودند در خانه در آئی و این را  
 به هیچ وجه بین که چه میشود چون بموجب فرموده عمل کرد و همان لحظه آن دختر لیسپر شد نقل است  
 از شیخ ابوسعید که حضرت غوث صدیقی میفرمودند که آفتاب و ماهتاب بر من آیند تا بر من  
 سلام کنند و سال و ماه و هفته در روز بر من آمده سلام میگویند و آنچه از خیر و شر در ایشان  
 مقدر شده خبر میدهند و شیخ سعید الدین عبد الوهاب ولد غوث اعظم فرموده اند که هیچ باری  
 از ماه بانودی مگر که پیش از آن که نوشیدی بیامدی پیش والدین اگر نیانچه در آن ماه بدی  
 و سختی مقدر شده بودی در صورت تا خوش آمدی و اگر نعمت و خیر مقدر شده بودی بصورت  
 نیکو بیامدی آخر روز جمعه سلخ جمادی الاخری سال بالصد و شصت جمعی از مشایخ و صحبت  
 آنحضرت نشستند بودند که جوانی خود پرده در آمد و گفت السلام علیک یا ولی اللہ  
 من ماه رجبیم آمده ام تا ترا تنیبت گویم و در من هیچ بدی و سختی مقدر نه شده است  
 در آن ماه رجب هیچ ندیدند مردم مگر خیر و نیکویی چون یکشنبه سلخ رجب بود شخصی که میظر آمد  
 و گفت السلام علیک یا ولی اللہ من شهر شعبانم آمده ام که ترا تنیبت گویم مقدر شده است  
 در من موت و فناء خلق و رفعا و دیگرانی در حجاز و قتل و کشتن در خراسان چون ماه  
 شعبان آمد هر چه مبر جا گفته بود و واقع شد و آنحضرت در ماه رمضان چند روز بیمار شدند



روز دوشنبه سبت و نهم رمضان جمعی از مشایخ پیش آنحضرت حاضر بودند چون شیخ علی هبتی و  
 شیخ نجیب الدین سهروردی و غیره شخصه با هم و قار تمام در آمد و گفت السلام علیک یا ولی الله  
 من ماه رمضان آمده ام که اعتذار کنم از آنچه بر تو مقدر شده بود و من دعا کنم ترا که این آخر اجتماع  
 نیست با تو پس باز گشت و آنحضرت در ربیع الآخر سال نهم هجرت حق پیوستند در رمضان و یکروز  
 نیاقتند وفات آنحضرت بعد از نماز غشاء شب شنبه ششم یا نهم ماه ربیع الآخر سال با صد و شصت یک  
 هجری رومی داده و بعضی یازدهم ربیع الآخر گفته اند و بقولی سیزدهم و بقولی هفدهم ماه مذکور بوده  
 اصح قول نهم ماه است و مدت عمر شریف آنحضرت بقول اول سال ولادت نو و سال هفتم ماه  
 و نه روز است و بقول ثانی هشتاد و نه سال و هفت ماه و نه روز بوده و عرس آنحضرت در هندوستان  
 یازدهم و بعضی هفدهم میکنند اما در بعد او هفدهم است و این فقیر عرس را شب نهم میکنند  
 که صحیح ترین اقوال قول نهم است آورده اند روز وفات آنحضرت اکثر از مشایخ حاضر بودند  
 شیخ عبدالوهاب ولد آنحضرت طلب وصیت نمودند فرمودند که علیک بتقوی الله و طاعت  
 یعنی لازم گیر پیغمبر گرامی را که خالص از برای خدای تعالی باشد و لازم گیر طاعت او را  
 و لا تحفف احد او لا تتج یعنی بیم و امید بغیر از حق تعالی از هیچکس مدار و کل الحوائج الی الله  
 و بپای همه حاجت را بحق تعالی و لطلب حاجت را از اولاد و اتق با حد سوی الله و اعتماد کن  
 بهیچکس مگر بخداوند خدای توحید التوحید التوحید اجمع الکل یعنی لازم گیر توحید را و مگر از برای  
 تاکید است که بر توحید اجتماع کل است و جمیع مشایخ و سادات این قوم را بر توحید  
 اتفاق است و بعد از آن با ولاد امجاد خود که در گرد آنحضرت نشسته بودند میفرمودند خیر  
 و جای و هدیه و ادب الشیان بجا آرید که اینجا رحمت عظیم در شمار است و جامی تنگ ندارید  
 بر ایشان و می فرمودند علیک علیه السلام و رحمۃ الله و یک شبانه روز این کلمات بسیار  
 می فرمودند انا ابائی بشئی و لا ملک الموت یعنی من از هیچ چیز باک ندارم و از ملک الموت  
 هم باک ندارم قبر آنحضرت در مدرسه باب المازن واقع شده که در شهر بغداد است و شیخ  
 ابوسعید خدری در حیات خود با آنحضرت داده بودند نیز از و تبرک حق سبحانه و تعالی چنانچه  
 آنحضرت را در ایام حیات بر تمام عالم تشریف داده بود و بعد از وفات در قبر نیز همان تشریف



داده است چنانچه امام عبداللہ یافعی رحمہ اللہ گفته اند کسی کہ صاحب حال باشد در بغداد داخل  
 شود و زیارت محبوب سبحانی شاہ عبدالقادر گیلانی رضی اللہ عنہ ن کند حال او سلب شود  
 نقل است از شیخ عبدالوہاب و شیخ عبدالرزاق رحمہما اللہ کہ روزے حضرت والد بزرگوار  
 در مدرسہ باب الارخ شیر تناول میکردند شیر خوردن ترک دادند تا ویرے غائب بودند  
 بعد ازان فرمودند فتح شد بر دل من بفتاد و در از در ہای لدنی کہ وسعت ہر دری برابر وسعت  
 آسمان در زمین است و روزے فرمودند کہ شرق و غرب و بحر و بر و جیل مرا تسلیم کردند و پیچ  
 ولی نمایند کہ در آنوقت بمن تسلیم نکردند و شیخ عمر بن ارحمہ اللہ گفته اند کہ غوث اعظم فرمودند  
 ہر کہ در کرتبہ بمن استعانت کند و در گردانم آن کریم را از دو ہر کہ در شدتے بنام من  
 نداند خلاصی بخشم اورا ازان شدت شیخ ابو عمر و صبر لقیہ و شیخ ابو محمد عبدالحق گفته اند کہ  
 وقتی روزہ شنبہ سوم ماہ سفر در خدمت حضرت غوث الثقلین در مدرسہ بودیم پس آنحضرت  
 برخاستہ و منوکر و دو رکعت نماز گزار و ند چون از نماز فارغ شد ند فرہ بلند باہمیت  
 بر آوردہ یکے از ثقلین چو بی کہ در پاسے مبارک آنحضرت بود در ہوا انداختند و آن از  
 نظر غائب شد و بعد ازان ثقلین و دیگر در ہوا بنیداختند آن نیز از نظر ناپدید گشت  
 و آنحضرت نبشستند و یکس را مجال آن نشد کہ ازین معنی سوال کند بعد از نسبت و سر رو  
 قافلہ از باد عجم بیامد و گفتند ما را تدریسیت برائے حضرت شیخ غوث اعظم فرمودند  
 بستانید ایشان یک من حریر و جامہ از خز و مقداری زر و ثقلین آنحضرت را آوردہ بنہا و ند  
 غوث اعظم فرمودند این ثقلین را از کجا یافتید گفتند روزہ شنبہ سوم ماہ صفر  
 در راہ بودیم ناگاہ از زنان بیرون آمدند و قافلہ ما را غارت کردند و بعضے را بکشتند  
 و تمام اموال را برودہ در یک دادی فرو دادند و قسمت میکردند ما گفتیم حضرت شیخ عبدالقادر  
 را در نیوقت یاد آریم در حال برائے حضرت شیخ نذر کردیم و در ہمین اثنا و دفرہ عظیم  
 شنیدیم کہ بہیت آن تمام دادی را در گرفت و دیدیم راہ زنان سخت مضطرب و عاجز بر ما آمدند  
 گمان بردیم کہ مگر طاقتہ و گیر از راہ زنان بر ایشان تاختند ما را گفتند بیامید و مال  
 خود را گرد آورید و ببینید بر ما چه مصیبت رسیدہ است رفتیم و دیدیم







نقیب اولیا ام و این را شناسم ندانی شنیدم که امی ابو العباس تو نقیب اولیا هستی لیکن  
 کسانیکه ایشان مرادوست میدارند و این ازان طائفه است که من ایشان را دوست میدارم  
 آن مرد روی بمن کرد و گفت امی ابو العباس شنیدی گفتم آری مرادو عاکن گفت از تو دعا  
 میخواهم گفتم چاره نیست گفت و فرک الله نصیبک منه گفتم زیاده کن در حال از نظر من  
 غائب شد و هیچ ولی نمکن نبود که از نظر من غائب شود و از اینجا پیش رفتم بر توده ریگی که  
 بغایت بلند بود بالا ای آن نور و دیدم که چشم را خیره میکرد دیدم آنجا عورتی عجمی نو  
 پیچیده خفته است بمشابه کلیم آن مرد خواستم که بیایم میدارم پس ساعتی نشستم تا بیدار شد گفت  
 باش با آن کسانیکه ما ایشان را دوست میداریم پس ساعتی نشستم تا بیدار شد گفت  
 الحمد لله الذی احیانی بعد ما امانتی والیه المنشور و الحمد لله الذی انستی و اوتشتی عن خلقه بعد از آن  
 بمن گفت ابو العباس اگر پیش از منع باد بی بودی بهتری بود و گفتسم بالله علیک  
 تو زوجه آن مرد باشی گفت بلی و از اینجا عورتی از ابدال نقل کرده بود حق تعالی بحجت غسل  
 و تکفین او مرا اینجا آورده چون ازان فارغ شدم او را برداشتم و لبومی آسمان بروند  
 گفتسم مرادو عاکن گفت امی ابو العباس دعا از دست گفتم چاره نیست گفت و فرک الله  
 نصیبک منه گفتم زیاده کن گفت ملامت نمکنی اگر از نظر تو غائب شوم در حال نگاه کردم  
 او را ندیدم راوی گوید از خضر علیه السلام پرسیدم مثل این طائفه احباب را سر قومی یا شد  
 که رجوع ایشان بدو بود و گفت آری گفتسم در عهد ما کیست گفت شیخ عبدالقادر رضی الله  
 عنه واد از افراد است و درین باب این فقیه گفته بیت عاشق یار خویش حلیه جهان  
 امی خوش آنکس که یار عاشق اوست و صاحب فتوحات میگوید که مفردان جماعتی اند  
 که از دایره قطب خارج اند و خضر علیه السلام از ایشان است و رسول ماصلم  
 پیش از بعثت از ایشان بودند و این احوال و کرامات حضرت غوث اعظم که مرقوم گشته  
 از سبب ارکیده و از بسیار اند کیست که حضرت مولانا عبدالرحمن جامی از تاریخ امام عبدالله  
 یافعی در نفحات الانس نوشته اند که کرامات شیخ عبدالقادر رضی الله عنه بیرون  
 از حد و نهایت است و خیر کرده اند مرادو عاکن آنکه که کرامات حضرت ایشان بتو افرا

خفت از  
 شنیدم که امی ابو  
 نورش شنیدم بعد از آن  
 مفردان  
 شرف الدین و لغت  
 ناب و نقیب که در چاه  
 زود از راجع به شام  
 وقت گذشت و وقت بودی  
 یک ساعت شود تا به  
 زودان نوشته بود

نام غائب شد یک  
 اندر از وقت شرف الدین  
 این که او نام غائب  
 شد حضرت فرمود که او  
 اندر نیست او فرزند  
 گنج است از مافوق  
 باطن بخواند و دستار  
 شاهان پیدا و در خواج  
 قطب الدین بنیان راکی  
 فایده نشناخت



نزدیک تواتر رسیده و بالتفاق ثابت شده که کرامات که از ایشان بطور رسیده از دیگر  
مشایخ ظاهر نشده و اگر انچه از آنحضرت در ایام حیات بطور رسیده و انچه الحال نیز مشاهده  
نموده میشود جمع کنم کتاب کفای میشود ازین جهت بهمین قدر اختصار نمود و خوارق که از آنحضرت  
ظاهر گردیده و میگردد و در حقیقت معجزه رسول است صلعم چنانچه حضرت ملا عبدالرحمن جامی قدس سره  
فرمودند بدیت از ولی خارق که مسموع است و معجزه آن بنی مسموع است و اول شبی که  
این کمترین میدان شروع در نوشتن ذکر حضرت پیر و تسکین غوث اعظم نموده در واقع خود را  
بنفاد یافت و رگبند مبارک آنحضرت و بطوان حضرت امام موسی کاظم و حضرت غوث اعظم  
رضی الله عنهما مشغول و از سعادت مندی خود باین شرف غنی مشرف گشت و یقین این  
فقیر باشد که تحریر این کتاب مقبول گشت الحمد لله علی ذلک

حضرت غوث الثقلین را ده پسر است اول شیخ سیف الدین  
عبدالوهاب قدس الله سره

ایشان بزرگترین فرزندان حضرت غوث اند و علوم ظاهری و باطنی از والد بزرگوار  
خود کسب نموده اند و از جمیع علوم بهره تمام داشتند و بعد از غوث اعظم در مدرسه  
آنحضرت و عظم میفرمودند و از فیض صحبت ایشان خلق بهره مند میگشتند نقل است از  
شیخ عبدالوهاب که می گفتند وقتی در بلاد مجسم مسافر شدم و از انواع علوم و فنون حکم حاصل  
کرده بمقداد آمدم و از والد بزرگوار اذن خواستم که در حضور ایشان و عظم گویم نخست آوند  
بالای منبر برآمده انواع علوم و مواظبت بیان کردم و بیکس را در اول اثر نکرد و آب از دیده  
نیامد ازل مجلس از والد در خواست کردند که و عظم فرمایند من فرود آمدم و حضرت ایشان  
بر منبر برآمده فرمودند که شجاعت صبر کیاست است بمجرب و استماع این کلام از ازل مجلس فریاد و فغان  
برخواست من از بیغنی پرسیدم فرمودند تو متکلم هستی بخود و من متکلم هستم بغير ولادت  
ایشان در ماه شعبان سال پانصد و دو و از ده بود و وفات شب بخت و خپسم ماه شوال  
سال ششصد و سه هجری بوده و قبر ایشان در بغداد است و ایشان را دو مسیر بوده  
شیخ ابو منصور عبد السلام و شیخ ابو الفتح سلیمان عالم و عامل کامل بوده اند رحمها الله



## حضرت شیخ شرف الدین عیسیٰ رحمہ اللہ

کنیت المیشان ابو عبد الرحمن است فرزند حضرت غوث اعظم اندوچین علوم را در خدمت والد خود کسب نموده بعد از آن حضرت درس حدیث وقفہ و وعظ میفرمودند و کتاب جواهر الاسرار و علم صوفیہ که مشتمل بر حقائق و معارف است تصنیف المیشان است و حضرت غوث صدانی کتاب فتوح الغیب را بحبت المیشان تصنیف کرده اند و فات المیشان در مصر سال یا نقد و نقد دو تہ ہجری بود

## شیخ شمس الدین عبد الغفر رحمہ اللہ

کنیت المیشان ابو بکر است فرزند حضرت غوث اعظم اندو المیشان نیز کسب علوم ظاہری و باطنی از والد بزرگوار خود نموده اند و بسیاری از بہکت صحبت المیشان فیض حاصل کرده اند و المیشان جانب سنجار غریمیت نموده ہما بنجامت وطن گشتند

## حضرت شیخ تاج الدین ابو بکر عبد الرزاق قدس سرہ

کنیت المیشان عبد الرحمن و ابو فرح است فرزند حضرت غوث اعظم اندو المیشان نیز تحصیل علوم از خدمت والد شریف خود نموده اند و مفتی عواقب بوده اند و المیشان از علوم قدرت تمام بوده و رسالہ جلاء الخاطر کہ مکتوبہ والد بزرگوار المیشان است بخط المیشان این مرید با اخلاص دارد و در آن نوشتہ اند کہ حضرت غوث اعظم میفرمودند کہ ظلم خالی است

چون حروف طبع قبدا المیشان در بغداد است

## حضرت شیخ ابو اسحق ابراہیم قدس اللہ سرہ

فرزند حضرت اعظم اندو قدوہ اولیاء و اکمل اتقیا بوده اند علوم ظاہر و باطن را آنحضرت بر وجه کمال کسب نموده و خلق بسیاری از فیض و صحبت المیشان بدرجہ کمال رسیدہ اند و فکر و سکوت بر المیشان غالب بودہ و زہد و ورع را بر مرتبہ کمال داشتند و از حیا کے پروردگار خود نسی سال سر بالانہ کردند و ولادت المیشان در سال یا نقد و بست و بہشت ہجری وفات در ششم ماہ شوال سال ششصد و بست و سہ بود و قبر المیشان نزدیک قبر والد بزرگوار است و از المیشان منقول است کہ روز کے والدین بر اسے نماز جمعہ بیرون آمدند و من با و و برادر در خدمت المیشان بودم ناگاہ دیدم کہ سہ بار خمر بر اسے



سلطان می برند و از ایشان بوسیله می آید و سر نهنگان همراه اند حضرت غوث اعظم فرمودند که بالیتید آنها ایستادند و دو آب را به نجیل می رانند آنحضرت فرمودند که بالیتید در حال همه فریاد بر آورند و بر جاسه نمانند هر چند آن سر نهنگان میزدند و دو آب از جای حرکت نمی کردند در حال سر نهنگان را قویج گرفت و بر زمین افتادند و می طپیدند پس همه سر را بر آورند که ما توبه کردیم فی الحال قویج بر طرف شد و عمر سیر که مبدل گشت آنحضرت بسجده رفتند و این خبر به سلطان رسید و بخدمت آنحضرت آمده از جمیع محرمات توبه کرد و گویند که روزی شیخ عبدالرزاق مردان غیب را در مجلس والد ماجد خود در بر او دیده تبر سیدند حضرت غوث اعظم فرمودند مردان غیب اند مگر س که تونیر ازین جماعه ایشانرا پنج لیسر بوده شیخ ابوصالح نصر شیخ ابوالقاسم عبد الرحیم شیخ ابو محمد اسمعیل شیخ ابوالحسن فضل الله و شیخ جمال الله که ایشان در صورت با غوث صدائی بسیار مشابه بودند و همگی در خدمت عم بزرگوار خود شیخ عبدالوهاب کسب علوم صوری و معنوی نموده هر یک کامل و مکمل گشته اند

### حضرت شیخ ابوالفضل محمد قدس سره

اول حضرت غوث اعظم اند و علوم ظاهری و باطن را در خدمت والد بزرگوار خود کسب نمودند و کامل گشته اند و وفات ایشان در بغداد است و پنجم ذیقعد سال ششصد هجری بوده

### حضرت شیخ ابو عبد الرحمن عبد الله

فرزند حضرت غوث الثقلین اند و اکتساب علوم صوری و معنوی از خدمت والد بزرگوار خود کرده اند و محدث و فقیه گشته اند و وفات ایشان است و هفتم ماه صفر سال پانصد و هشتاد و هفت هجری بوده و قبر در بغداد است ایشان را دو لیسر بود شیخ ابو محمد عبد الرحمن و شیخ ابو محمد عبد القادر که کنیت و نام ایشان موافق جد بزرگوار است جمیع علوم را از والد ماجد و علم خود شیخ عبدالرزاق کسب نموده عالم و کامل گشته بودند

### حضرت شیخ ابوبکر یحیی رحمه الله

اول حضرت قطب ربانی اند و اکتساب علوم فقه و حدیث از والد بزرگوار خود نموده اند



وفاضل و کامل گشته اند و ولادت ایشان در ششم ربیع الاول سال پانصد و پنجاه هجری بود  
و وفات در شب برات سال ششصد هجری است و قبر ایشان در بغداد متصل قبر برادر ایشان  
شیخ عبد الوهاب است

### حضرت شیخ ابوالنضر موسی قدس ستمه

آخرین فرزند حضرت غوث اعظم ایشانند و تحصیل علوم در خدمت والد شریف خود نموده فقیه  
محدث و عارف و کامل گشته بودند و ولادت ایشان در سلیم ربیع الاول سال پانصد و سی و نهم  
بوده و به دمشق رفته و متوطن شده و در همانجا شب غره جمادی الاخری سال ششصد و شصت و  
هجری بوده و وفات نموده اند و قبر ایشان نیز در دمشق است و اگر مریدان بی واسطه و با واسطه  
غوث اعظم اگر چه مریدان آنحضرت زیاده از آنند که در شمار آئینده خصوصاً در ولایت هندوستان  
که مسلمانان اکثر مریدان این سلسله علیه اند و کافران نیز مقصد خیاچی متعارف شده که مسلمانان  
و کافران مشبه چونند آنحضرت بفقرا بخش می کنند

### حضرت شیخ علی بن هبیتی

از کبار مشایخ بطایع اند و مرید شیخ تاج العارفین ابوالوفا و ایشان مرید شیخ ابومحمد شبنکی و  
ایشان مرید شیخ ابوبکر بن مراد و ایشان اویسی صدیق اکبر رضی الله عنه پیوسته در خدمت  
حضرت غوث اعظم می بودند و فائده بسیار می گرفتند و فقیه آنحضرت فرمودند قد می نده علی زندقه کل  
ولی الله اول کسی که بالاسه منبر رفت و قدم آنحضرت را بر گردن خویش نهاد و نیز من مبارک  
و آمده باین سعادوت مشرف شد ایشان بودند گویند روزی غوث اعظم و عظم میفرمودند و شیخ  
علی هبیتی و برابر آنحضرت نشستند بودند شیخ را خواب گرفت غوث اعظم اهل مجلس گفتند  
خاموش باشید از منبر فرو آمده در پیش شیخ باب و ایستادند و جانب وی می نگرستند  
چون شیخ علی بیدار شد آنحضرت گفتند که رسول صلعم را در خواب دیدی گفت آری  
غوث اعظم فرمودند من برای او باب ایستاده بودم بچه چهره صیت کردند تر گفت علامه  
بعد از آن از شیخ علی پرسیدند معنی آنچه غوث اعظم فرمودند که من از برای آن باب  
ایستاده بودم شیخ گفت آنچه خواب میدیدم آنحضرت به بیداری میدید و حضرت غوث الثقلین



ایشان را بسیار تالیش میکردند و می فرمودند که هر کس از اولیا علی از عالم غیب شهادت  
داخل بغداد میشود او همان نیست و من همان شیخ علی بن هبیتی و چون شیخ از زیر آن  
که محل اقامت ایشان بود بهلازمت حضرت غوث اعظم میرفتند بر میدان خود می گفتند که  
غسل بکنید و خود نیز غسل میکرد و با آنها میگفتند که خبردار باشید و خاطرهای خود را نگذارید  
که پیش سلطان میسر و میم و چون بخدمت حضرت غوث اعظم میر رسیدند آنحضرت میفرمودند  
برای چه ملاحظه میکنید شما را که بر عراق ای شیخ میگفتند که با و شاه عراق توفی از تو ملاحظه میکنم  
و هرگاه امان و بی ایمن میشود حضرت غوث اعظم میفرمودند لا خوف علیکم منقول است  
که روزی شیخ به نرملک میرفتند دیدند که میان اهل دودیه بر سر مرده نزاع است ایشان  
بر سر آن ایستاده گفتند ای بنده خدا که آن مرد بر خاست و چشم کشاده بشیخ گفت  
چنانچه حاضران شنیدند که فلان بن فلان مرا کشته و بنیتا و و بمرد و از کرامات شیخ  
علی هبیتی نقل کرده اند که اگر شیر رو بروی شخصی بیاید و او نام ایشان را بگیرد او  
برگرده و دو فوات ایشان در سال یا نصف و شصت هجری بوده و مدت عمر صد و سبست سال  
و قبر در زیر آن است

### حضرت شیخ ابو عمر و صیرفی قدس سره

نام ایشان عثمان است و مرید حضرت غوث الثقلین است گفته اند که بدایت کار من آن بود  
که شبی در صرغین روی در آسمان کرده به پشت افتاده بودم و دیدم که در هوا پنج کبوتر  
میگذرد یکی میگفت سبحان من عنده خزائن کل شیء ما نزل الا بقدر معلوم و دیگری  
میگفت سبحان من اهل کل شیء خلقه ثم بدی و دیگری میگفت سبحان من بعث الانبیاء  
حجة علی خلقه و فضل علیهم محمد اصلی الله علیه و سلم و دیگری میگفت کل ما فی الدنیا باطل الا  
ما کان الله و رسوله و دیگری میگفت یا اهل الغفلة عن مولاکم تو موالی ربکم رب کریم بعلی  
الجزیل و فیض الزنب العظیم چون آنرا شنیدم بخود شدم و قتی که بخود آمدم دوستی و نیا و آنچه  
دنیا است از دل من رفته بود چون با ما شد با فدای تعالی نمودم که خود را تسلیم شخصی بکنم که  
مرا بخدای تعالی رسد و ان کند و ان شدم و منی دانستم که کجا میروم ناگاه پیری نیکو دیدار بیهیت



و وقار پیش آمد و گفت السلام علیک یا عثمان جواب سلام گفتم و سوگند بوی دادم که تو گویی که نام مرا  
 دانستی گفت من خضر پیش شیخ عبدالقادر بودم گفت یا ابوالعباس خوش مروی بود و طیفین جذبه  
 رسیده و قبولی یافته و از بالای هفت آسمان ویران آمده که مریدان یک عبدی با خدای خود عهد کرده است  
 که خود را تسلیم شخصی کند بر و در پیش من آر پس مرا گفت یا عثمان عبدالقادر سید العارفین و قلی  
 ابوالقین درین وقت است پس لازم بگیر ملازمت و خدمت و تنظیم و احترام او را من خود حاضر نشدم  
 مگر خود را در بعد او دیدم و خضر علیه السلام غائب شد پیش شیخ عبدالقادر در آمدم گفت مریدا  
 امی عثمان زود باشد که خدای تعالی ترا میدی و بدنام وی عبدالمعنی بن اقطه که مرتبه وی بلندتر  
 باشد از او یای بسیار و خدای تعالی بوی مفاخرت کند بر ملا که عبد از ان طایفه بر سر من نهاد  
 خوشی و خنکی آن بدماغ من رسید و از دماغ بدل و ملکوت بر من کشت گشت شنیدم که عالم  
 و آنچه در عالم است تشبیح حق سبحانه و تعالی میگویند با اختلاف نجات نزدیک بود که عقل من اهل گرفت  
 و در دست حضرت شیخ پاره پنبه بود بر من زد و عقل برقرار ماند بعد از ان چند ماه در خلوت  
 نشانده و الله که مرا هیچ امر ظاهری و باطنی واقع نشد پیش از آنکه من بگویم با من گفت و مرا از  
 چیز باخبر داد که بعد از سی سال واقع شد و میان خرقة پوشیدن من از وی و خضر  
 پوشیدن ابن نقطه از من بست پنج سال شد و ابن نقطه چنان بود که شیخ فرموده بودند

### حضرت شیخ ابوسعید قلیوسی قدس سره

از سادات حسی و کبار مشایخ عراق بودند که امارت و مقامات عالیه داشتند و خرقة ارادت  
 از حضرت غوث الثقلین شاه عبدالقادر جیلانی رضی الله عنه پوشیده اند و می فرمودند که  
 شیخ عبدالقادر نزو و یکترین اهل زمین است بحق تعالی درین عصر روزی بحجت طهارت میرفتند  
 و ابریقی پر از آب بدست یکی از مریدان الشیخان بود و ابریق بقیاد و لب گشت شیخ دست خود  
 را بر آن ابریق کشیدند فی الحال چنانکه بود و درست شد و پر آب شد و از ان آب طهارت کردند  
 وفات الشیخان در سال پانصد و پنجاه و هفت هجری بوده و قبر الشیخان در قلیویه است

### حضرت شیخ قصب البان موصلی

کنیت الشیخان ابو عبد الله است از مریدان کامل حضرت غوث الثقلین اند و خوارق و کرامات عجیب



از ایشان بسیار ظاهر شده قاضی موصل را نسبت بایشان انکار تمام بود روزی دید که در یکی از کوچه های موصل از مقابل وی می آیند با خود گفت این را می باید گرفت و بجایم سپرد تا بیاست برساند ناگاه دید که بصورت گردی برآمدند چون مقداری پیش آمد بصورت اعرابی برآمدند چون نزدیکتر شد بصورت یکی از قضاها ظاهر شدند چون بقاضی رسیدند گفتند ای قاضی کدام قصب البان را بجایم می بری و سیاست میکنی قاضی انکار خود توبه کرد و مردید شد پیش حضرت غوث اعظم گفتند که قصب البان نماز نمی گزارد و فرمودند بگوئید که همیشه سر او بر در خانه کعبه در سجود است و قات ایشان در سال پانصد و هفتاد و هجری بوده و

قبر در موصل است

### حضرت شیخ احمد بن مبارک رحمه الله

صاحب کشف و کرامات بود و خادم حضرت قطب ربانی غوث صدانی سید محمد الدین شاه عبدالقادر گیلانی رضی الله عنه دلیل بزرگی ایشان همین است که سعادت خدمت آنحضرت را دریافته اند بگویند چون حضرت غوث اعظم بجهت و غطر بر کرسی جلوس می فرمودند ایشان مرقع خود را بر آستین آنحضرت بر آن کرسی فرش میکردند و وفات ایشان در سال پانصد و هفتاد و هجری بوده است

### حضرت شیخ صدوق بغدادی قدس سره

کینیت ایشان ابو الفرج و نام پدر ایشان حسین است مقیم بغداد بودند همیشه در مجلس غوث اعظم حاضر میشدند و استفاده می نمودند روزی شیخ صدوق بر بابا حضرت غوث اعظم درآمدند و آنحضرت بالای منبر رفتند و هیچ سخن نگفتند قاری را هم نه فرمودند که چیزی بخواند اما مردم را وجدی عظیم و حالتی قوی فرو گرفت شیخ صدوق با خود گفتند که غوث اعظم چیزی نگفتند و قاری هیچ نخوانده این وجد از چیست حضرت غوث اعظم روی بشیخ صدوق کرده فرمودند یا نه ای که از میدان من از بیت المقدس با نیل یک گام آمده است و بر دست من توبه کرده امروز حاضران ده مغانی اویند شیخ صدوق با خود گفتند کیسکه از بیت المقدس یک گام بعباد آید ویران از چه توبه باید کرد و بشیخ چه حاجت دارد



آنحضرت روی بایشان کرده فرمودند یا بنده اوی تو به میکنی از آنکه دیگر در هوا نرود و حاجت او بمن آنست که او را محبت حق سبحانه و تعالی راه نمایم وفات ایشان در سال پانصد و هشتاد و سه هجری بوده

### حضرت شیخ بقای بن بطور رحمہ اللہ

صاحب کرامات و مقامات عالیہ و در زهد و ورع کامل بوده اند و مرید شیخ تاج العارفین ابو الفوارس و دائم در مجلس حضرت غوث اقلین حاضر می بودند و فیض می ربودند و ایشان گفته اند که روزی در مجلس غوث اعظم حضرت شیخ عبد القادر حاضر بودم در اثنای آنکه در پای اول منبر و عظمی فرود ناگاه قطع سخن کردند ساخته خاموش بوده بر زمین فرود آمدند و بعد از آن بمنبر بالا رفتند و بر پایه دوم نشستند پس من مشاهده کردم که پایه اول کشاده شد چند آنکه چشم کار میکرد و در پیش از سندانش اخضر انداختند و رسول صلعم با مصحاب بر آنجا نشستند و حضرت حق سبحانه و تعالی بر دل شیخ عبد القادر تجلی کرد و چنانچه شیخ سیل کردند که بقتند رسول صلعم ایشان را بگریختند و نگاہداشتند بعد از این خورد و لا غرض شدند چون گنجشک بعد از آن ببالیدند و بزرگ شدند بر صورتی با کل سملین بعد از آن آن همه از من پوشیده شد حاضران از شیخ بقا کیفیت رویت آنحضرت رسول صلعم و اصحاب را پرسیدند گفتند حذای ایشان را نمایند کرده است بقوتی که ارواح مطهره ایشان شکل میشود بصور اجساد و صفات اعیان و می بیند ایشان را کسایکه حذای تعالی آنها را قوت رویت آن ارواح در صور اجساد و صفات اعیان داده است و بعد از آن از سبب سیل کردن و خدو شدن و بزرگ شدن حضرت شیخ پرسید گفتند تجلی اول بصفقه بود که بشر اقوت آن نیست مگر بتباید بنوی دلند و نزدیک بود که شیخ بقتند اگر رسول صلعم ایشان را نمی گریختند و تجلی ثانی بصفه جلال بود و ازین جهت بود ازین جهت بود که شیخ بگذاختند و خدو شدند و تجلی ثالث بصفه جمال بود ازین جهت بود که شیخ ببالیدند و بزرگ شدند ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء و الله ذو الفضل العظیم وفات ایشان قریب بسال پانصد و پنجاه و سه هجری بوده و قبر در باب نوس که از دیه با نهر ملک است واقع شده



شیخ محمد الاوانی المعروف بابن القائد قدس سره

از کمال مریدان قطب ربانی محبوب سبحانی حضرت شاه عبدالقادر جیلانی اندک امانت و مقامات عالیه و از بزرگان صوفیه بوده اند در فتوحات کئی تذکره است که غوث اعظم رضی الله عنه ایشان را معصوم المحض می گفتند و میفرمودند که محمد بن قائم از صفیائست این قائم فرموده اند که همه چیز را باز پس کند اینست ام و روی محضرت آورد و من ناگاه پیش روی خود نشان پادشاه خود دیدم مرا غیرت گرفت گفتم این نشان قدم کسیت زیرا که اعتقاد داشتم که هیچکس بر من سابق نیست گفتند این نشان قدم نبی است صلعم خاطر من تسکین یافت

حضرت شیخ ابوالسعود بن الشبل قدس سره

از کبار شایخ و مقتدای زمان و صاحب کرامات حلیه و مقامات عالیه بوده اند و مرید حضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی اند رضی الله عنه در خصوص تذکره است که شیخ ابوالسعود با مریدان خود گفت که پانزده سال است که خدای تعالی مرا در ملک تصرف داده است اما من تصرف نکردم این قائم روزی از روی پرسیدند که چرا تصرف نمیکنی گفت من تصرف را بحضرت حق سجا ندانسته ام چنانکه خواهد تصرف کند

حضرت شیخ ابومحمد قرشی قدس سره

نام ایشان عثمان بن مرقوق بن حمید بن سلامه است حنبلی المذهب بوده اند مرید و شاگرد حضرت غوث صمدانی محبوب ربانی سید عبدالقادر جیلانی رضی الله عنه و از کبار شایخ مصر و صاحب خوارق و جامع علوم ظاهر و باطن بودند سالی رود نیل طغیان نمود اهل مصر بخدمت ایشان رفته کمی آناس کردند شیخ برکنار رود نیل آمده از آب آن مهارت نمودند فی الحال آب کم شد و در سال دیگر کمی کرده باز بخدمت ایشان آمده خواش زیا رتی آب نمودند شیخ آنجا رفته باب ابرقی که همراه داشتند وضو ساختند و در حال آب زیاده شد و ببرکت ایشان زراعتها بدو عا شد و فوات شیخ در سال پانصد و شصت و چهار هجری بوده و مدت عمر زیاده بر نهد و سال و قبر در مصر است نزدیک قبر امام شافعی رحمه الله

حضرت شیخ موفق الدین المقدسی رحمه الله

ام ایشان عبداللہ بن محمد بن احمد بن قدا تمه الحنبلی است صاحب لقانین و مقامات ارجمند



و جامع علوم ظاهر و باطن مرید و شاگرد بادشاه مشایخ حضرت غوث اعظم صمدانی سید عبدالقادر  
جیلانی اندر رضی الله عنه وفات ایشان در سال ششصد و سبت صد بوده

### حضرت شیخ محمد بن احمد الجوینی قدس سره

مرید شیخ عبدالقادر لاجپاتی اند و شیخ عبداللہ مرید حضرت غوث الثقلین اند و بجز اولاد  
نوشته که ایشان بنایت خوش روی و خوش خوی بودند بابت روی خوش خوئے نکو  
چون دوست سید اردخدا سے بد خرم کسی کو را بود خوی خوش و روی نکو و وفات ایشان  
در سال ششصد و پنجاه و هشت هجری بوده است

### حضرت شیخ ابومدین مغربی قدس سره

نام ایشان شعیب بن سین یا حسن است مرید شیخ ابوبکر ای مغربی و پیر شیخ محی الدین  
ابن العزنی اند و از بزرگان مشایخ زمین مغرب و صاحب کشف و خوارق بوده اند و در  
شیخ ابومدین در بعضی از دیار مغرب گردن خود را پست کردند و گفتند اللهم انی اشدک  
و اشدک ملائکتک انی سمعت و اطعت اصحاب ایشان بر سیدند که سبب این چه بودند فرمودند  
حضرت شیخ عبدالقادر و رنجید و گفت قدیمی بنده علی رقبه کمل ولی الله بعد از ان بعضی از اصحاب  
اعظم در رنجید و آمدند و خبر دادند که حضرت غوث الثقلین همان وقت آنرا فرموده بودند و وفات  
ایشان در سال پانصد و نود هجری بوده

### حضرت شیخ محی الدین عربی قدس سره

نام ایشان محمد و هو این علی بن عربی است و نسبت حرقه ایشان بیک واسطه حضرت  
غوث الثقلین میرسد و این نسبت از شیخ ابومحمد یونس القصار الهاسنی است بعضی گفته اند  
که علی واسطه مرید حضرت غوث اعظم اند اما قول اول اصح است و نسبت دیگر ایشان از حرقه  
حضرت خضر علیہ السلام میرسد بیک واسطه و نسبت دیگر حضرت خضر میرسد بیا واسطه  
و در اصطلاحات کاشانی نوشته اند که شیخ محی الدین عربی در کتاب الملا بس خود ذکر کرده اند  
که حرقه تصوف را از دست ابوالحسن علی بن عبد الله بن جامع پوشیدم و او از خضر علیہ السلام  
و نفحات الانس مذکور است که تصانیف شیخ از پانصد زیاده است گفته اند که شیخ محی الدین



با حضرت شیخ شهاب الدین سهروردی قدس الشرائع احما اتفاق ملاقات و اجتماع افتاده هر یک از ایشان در دیگری نظر کرده بے آنکه در میان کلامی واقع شود از یکدیگر مفارقت ننمودند ایشان را از حال شیخ شهاب الدین سهروردی پرسیدند فرمودند که وی در یابی حقائق است و ملاقات ایشان در مرسیه از بلاد اندلس شب دوشنبه سیزدهم رمضان سال پانصد و شصت هجری وفات در شب جمعه است و دوم ربیع الآخر سال ششصد و سی و هشت در دمشق بوده و قبر ایشان در جبل فاسون است که الحال لصال محله شهرت دارد

### حضرت شیخ صدر الدین محمد بن ابیحق قونیومی رحمه الله

کنیت ایشان ابوالمعالی است و بهترین مریدان شیخ محی الدین عزیزی اند مولانا قطب الدین علامه در حدیث شاگرد ایشان است و مرتبه تصوف و تشریع هر دو بدرجه کمال داشتند و میان مولانا جلال الدین رومی و ایشان اختصاص و محبت بسیار بوده و مولانا جلال الدین پیشتر از ایشان وفات نموده اند و وصیت نماز خود با ایشان کرده اند

### حضرت امام عبد الله یافعی بن سعد یافعی قدس سره

کنیت ایشان ابو السعادت است و لقب غنیف الدین اصل ایشان از مین است و همیشه در حریم شریفین بوده اند شافعی مذهب و صاحب خوارق و تصانیف و جامع علوم ظاهری و باطنی و از کبار مشایخ وقت بوده اند نسبت ارادت ایشان بچند واسطه حضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی الله عنه میرسد و اکثر تصانیف خود مثل تاریخ یافعی و تکرر روضه الریاضین و نشر المحاسن احوال و خوارق حضرت غوث الثقلین را نوشته اند و کمال اخلاص و اعتقاد و ارادت بنجد است آنحضرت داشته اند وفات ایشان در شب کیشنبه است و یکم جمادی الاخری سال ششصد و شصت هجری بوده و قبر ایشان در مزار معلی بکده سعظمه در جوار قبر حضرت فضیل عیاض واقع است

### حضرت مخدوم شیخ عبدالقادر قدس سره

ایشان را شیخ عبدالقادر ثنائی می گفتند نسبت ایشان بهفت واسطه حضرت غوث اتفاق رسید محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی الله عنه میرسد باین طریق که والد بزرگوار ایشان



که شیخ محمد بن سید شاه میر بن سید علی بن سید سعید بن سید احمد بن سید صفی الدین بن سید سیف الدین  
عبد الوهاب بن سید السادات سید عبد القادر جیلانی رضی الله عنه باشند صاحب کرامات و  
خوارق عایسه و جامع علوم معقول و منقول بوده اند و از بغداد و خراسان و از انجا بجه ملتان  
شریف آورده و متوطن گشتند و سیاحت گشت معمره عالم را بقدم تجرید پیچیده بود و قس  
ایشان و راجه است و شیخ عبد القادر ثانی از اکل مشایخ هند وستان بوده اند و جمع  
کثیری از کفار و عصات بردست ایشان بشرف اسلام و توبه مشرف شدند شیخ عبد الحق  
دلهوی قادری و راخبار الاخبار نوشته اند که شیخ عبد القادر در ولایت و ارث حقیقی حضرت  
غوث الثقلین بودند و فات ایشان هشتاد و سه ربيع الاول سال پنجم و چهل و چهار هجری بوده  
و مدت عمر فیشتر و هفتاد و هشت سال و ایشان را دو پسر بود یکی شیخ زمان شیخ  
عبد الرزاق که عارف و کامل بوده اند و فات ایشان در پنجم جمادی الآخر سال  
پنجم و چهل و دو هجری بوده و دوم سید زین العابدین که در حضور والد ماجد خود از عالم  
رفیق بودند و از سید زین العابدین پسری ماند سید محمد نام که اولاد ایشان تا حال است  
شیخ عبد الرزاق را پسری بود شیخ حامد نام که جانشین پدر بنبرگوار خود بودند و ایشان  
را پسری بود شیخ جمال الدین ابو الحسن که باذن والد ماجد خود در حیات ایشان  
بر سجاده نشستند و فات شیخ جمال الدین سبت و نهم ذیقعد سال پنجم و هفتاد و  
هشت هجری روی داده

### حضرت شیخ عبد الله بن سید سهره

نام پدر ایشان سید عمر بن سید حسن جلی است و پیر و داور و واسطه نسبت ایشان بحضرت  
غوث الثقلین سید محی الدین عبد القادر جیلانی رضی الله عنه می رسد و خرقه را دست سبت  
از پدران خود پوشیده اند با نوزده ساله بودند که بطالب الهی از بغداد برآمده به بند وستان  
آمدند و اکثر مشایخ کبار این دیار را در یافتند و در علوم فقهی و باطنی بحال رسیده اند  
و در موقعی که از تواضع دلی است سکونت ورزیده اند و جمع کثیری ایشان گشته گویند  
که همیشه با وضو و متعرق مراقبه می بودند کرامات و خوارق بسیار از ایشان ظهور رسیده و چنانچه گویند



هرگاه وزوی میخواست در خانه ایشان در آید و او را بیرون آن موضع ناپایا و مرده می یافتند بلکه در آن  
و میجی که ایشان سکونت داشتند و زود را قدرت نبود که آنجا در آید و نجات ایشان روز جمعه  
و هم بیع الاول سال می و هفت هجری بوده و مدت عمر از صد سال زیاد بود و قبر در موضع تنه است

### حضرت شیخ محمد المشور بمیان میر قدس سوره

نام و والد حضرت ایشان قاضی سائیده است از اولاد حضرت امیر المومنین عمر فاروق اند  
رضی الله عنه و حضرت میان میر پیشوا سے اہل زمان قطب جهان مشرف خواطر مقتدا می  
طریقت و اقیق اسرار تحقیق تارک کامل عارف و اصل و یگانہ در علم ظاہر و باطن بوده اند  
و فضیلت ظاہری و باطنی بمرتبه داشتند کہ هیچ کیے از فضلا را قدرت آن نبود کہ در حضور  
ایشان سخن تواند کرد و ولادت ایشان بقول برادر زاده ایشان کہ از خویشان حضرت  
شیخ نویسانیدہ آورده بود در شهر سوستان سال نہصد و پنجاه و ہفت ہجری واقع شدہ  
و والدین و ہمیشہ ایشان نیز صاحب حال و کشف و کرامات بودند چنانچہ از والدہ باچہ  
خود نقل میفرمودند کہ چون برادر کلان من تولد شدہ والدہ از کشف در یافتہ کہ این پسر  
عارف نخواہد شد مناجات کردند کہ الہی پسرے میخواستہم کہ عارف کامل و تارک  
و در یاد تو ہمیشہ متغریق باشد با تھی آواز داد کہ پسرے و دختر می حق تعالی موصوف  
با این صفات عطا خواہد فرمود بعد از آن ایشان متولد شدند و خواہر ایشان نیز کہ درین  
ایام در قید حیات اند و صاحب حال و استغراق عظیم تولد نمودہ اند حضرت ایشان زیادہ  
از نہشت سال در ملبہ فخرہ لامہور اقامت و رزیدند و خواص و عوام روی ارادت  
با ایشان داشتند در سلسلہ علیہ قادر یہ بودند مرید شیخ حضرتند کہ در تفرید و تجرید و ترک  
یگانہ و باصل از سوستان بودہ اند و کشف عالم ملکوت را پیش والدہ ماجدہ معظمہ خود  
حاصل کردہ بودند و ادبسی نیز بودند از روحانیت حضرت غوث الثقلین پیر دتگیر شاہ  
محمی الدین عبد القا در جلیانی رضی اللہ عنہ گویند ہرگز نام شریف غوث اعظم را بے وضو  
بر زبان نیاوردند و در ترک و تجرید و فقر و فنا توکل و قناعت بر سہم اہل زمان خود داشتند  
داشتہ روز شب متغریق می بودند و می فرمودند صوفی آن بود کہ نبود کی از روز را بخدمت



ایشان عرض کرد که اگر حضرت شیخ را وقتی خوش شود مرا در دل یاد آورند و دعا کنند فرمودند خان  
بر آنوقت که غیر او در دل نگذرد همیشه طریق ایشان مطابق سنت و شرع بوده و در خلا و ملائکه نیز ایشان  
سنتی که منافی ظاهر شرع باشد واقع نشد و در طریقت جنید وقت خود بودند و مریدکم میگرفتند و هر  
را مرید کردند مگر او را رسانیدند و خلق مبر تبه داشتند که هرگز لفظ مرید از زبان ایشان بر نیامده  
می فرمودند یاران ما را بطلبید و فتوح از انبیا سے ملوک قبول نمی کردند سخنان ایشان همه  
قصصیت و وعظ بود اشعار مناسب بسیار میخواندند و عاشق ترک بودند و می فرمودند  
مارک آلت که بیخ مرادی نداشت باشد چنانچه اگر کمیوی جنب تر نشده باشد جانب بایست  
چنین اگر حفظه از خطرات در دل مانده باشد همان حال دارد و این بیت میخواندند بیت  
شرط اول در طریق عاشقی دانی که محبت بد ترک کردن هر دو عالم را اوشت پاز و ن  
و این طریقه خاصه ایشان است که از نماز فجبه با مریدان خود از شهر هر روز بجانب صحرا و بانا  
می رفتند و در زیر درختها جدا جدا می نشستند و چون وقت نماز میرسد همه یکجا شده نماز جماعت  
میگزارند و باز متفرق میشدند و شب بکجه خود آمده و در رای بستند گاهی دوتنه از مریدان میمانند  
و آنکه تنها تمام شب مشغول می بودند بعضی از اصحاب ایشان گفتند که روزی حضرت  
ایشان با ملاخواجه کلان که از اکل یاران حضرت ایشان بودند بجانب قبرستان رفتند  
و مشغول گفتند ملاخواجه کلان را کشف قبور بود گفت حضرت شیخ می شنود که صاحب این قبر میگوید  
فرمودند چه میگوید گفت می گوید من در آدان جوانی از دنیا رفتم و بسبب علمای بد بغداد گرفتار  
اسال شما عزیزان بر سر قبر من آمدید عجب که من معذب باشم فرمودند که بپرس از صاحب قبر  
که عذاب تو از چه رفع شود ملاخواجه توجه نموده گفت که میگوید که اگر متقارن را بار کلمه طیبه  
لا اله الا الله خوانده ثواب آنرا بمن بخشید عذاب رفع شود حضرت ایشان بهر که ام  
از اصحاب گفتند که بخوانید و خود نیز خوانند چون با تمام رسید ملاخواجه گفت که صاحب قبر  
میگوید برکت کلمه طیبه و انفاص شمار عذاب از من برداشتند که امانات و خوارق عادات  
از ایشان و از مریدان ایشان بخندان واقع شده که آنرا در تحریر توان آور و خادم آنحضرت  
فعل کرد که حضرت شیخ در هواهای گرم شبها بر پشت بام حجره خود می گذرانیده اند شای مرا فرمودند



که کوزه آب و مروجه پیش من نهاده بمسپ راوی گوید که مروجه را بخدمت ایشان نهادم  
 کوزه آب مرا فراموش شد نیم شب بیاوم آمد که کوزه نگذاشته ام بر خاستم و کوزه را  
 بالا بردم دیدم که جانه خواب خالی است در شخص و تجسس شدم که میاید بجزه رفته باشد چنان  
 روشن نمودم بجزه فرستم آنجا نیز نیافتم متحیر و متفکر نشستم چون وقت نماز فجر شد حضرت ایشان  
 از بالا آواز دادند که آب طهارت بیار فی الحال کوزه آب بخدمت ایشان ببرد و گفتم  
 که حضرت اشب کجا بودند اول فرمودند که خواب دیدم گفتم اگر حضرت نفرینانده اند  
 این خطره از خاطر من بیرون نخواهد رفت فرمودند سگیم اما این سر را بچکس نگویی اگر گفتی ترا  
 زبانی رساند فرمودند اشب تا حال در غار حرا بودم پرسیدم غار حرا کجاست فرمودند  
 غار است که بنیبر مسلم پیش از بعثت در آن غار خداست عزوجل را عبادت میکردند  
 عجب دارم از حج کنندگان که حج گذارند و ساعتی در آن غار بسر نهند که اگر کسی را حاجتی  
 در دو اوده سال کشاکش نه شده باشد یک شب استن در آن غار رفوحات روی دهد  
 این فقیر و بار بلازمت ایشان رسیده بود و حضرت ایشان کمال مهربانی و عنایت  
 خاص بمن داشتند چنانچه در سن بیست سالگی مرا بیماری رویداد که اطباء از معالجه او درماندند  
 چون بادشاه بخانه ایشان دست مرا گرفته گفتند که این پسر کلان باست و اطباء از علاج  
 این مانده اند توجه فرمایند که حق تعالی این را به بخشد ایشان کاسه آب را طلب داشته و دعا  
 بر آن خوانده و میدند و فقیر و اوند چون آنرا آشامیدم و ران هفت صحت کامل یافت  
 و بالکل آن آزار دفع شد چون پیش ازین رساله علمی بسکینه الاولیا در احوال و اوضاع آنحضرت  
 پیروم دیدان ایشان مفصل نوشته بود درین کتاب همین قدر اکتفا نموده شد و فاست  
 ایشان روز شنبه بعد از نماز ظهر هفتم ماه ربیع الاول سال یک هزار و چهل و پنج هجری  
 بمعموره لاهور در محله خانی پوره واقع شده و جمع کثیری بر جنازه ایشان نماز گذارده اند  
 عمر شریف هشتاد و هشت سال و قبر ایشان در موضع با ششم بود که متصل شهر لاهور است  
 واقع شده هزار و تبرک و از مردمان ایشان که از مارغان کامل و اول مشهور بودند و بر  
 حق پویانند حضرت حاجی نعمت الله سر مندی است و شیخ نخواست و شیخ اسمعیل و آقا خواجگان



و میان حامد و حضرت ابوالعباس غفور و انشد و حاجی صالح و جامه دیگر در قید حیات اند و از اهل  
میران ایشان اند حضرت ملا شاه است و حضرت ملا خواجه بهاری و شیخ احمد سنائی و  
شیخ احمد دلهوی ختم نمود احوال مشایخ کبار سلسله معظّمه بهتر که قادر را به بهترین مشایخ متاخرین  
قدس الله اسرارهم و این فقیر بحکیم مثل ایشان ندیده و در همه چیز و الحال نیز در واقع بلاست  
ایشان مشرف میشوند و ملت تا ابد این سلسله گسترده باد کردن ایام بدین پست باد

سلسله شریفه خواجهای بزرگوار قدس اسرارهم حضرت شیخ ابونزید بسطامی

لقب ایشان سلطان العارفین و نام طیفور بن عیسی بن آدم بن سروشان است و جلال ایشان  
کبر بوده بسعادت اسلام مشرف شده و اصل ایشان از بسطام است صاحب رشحات نوشته  
که ایشان اولیسی حضرت امام جعفر صادق اند رضی الله عنه و صاحب تذکره الاولیا گوید که  
صد و سیزده پیر را خدمت کرده بودند یکی از آنجا امام جعفر صادق بوده اند و ابو حفص و  
یحیی معاذ و یحیی بنی را نیز دیده بودند و از مادر ایشان نقل کند که چون لقمه در دهان  
می انداختم که در آن شبه بودی بایزید و رشکم من طیبیدی تا آن لقمه دفع کردم سید الطائفه  
حضرت حبیب فرمودند که بایزید در میان ما چون جبرئیل است در ملائکه و از سخنان بلند  
که از ایشان نقل میکنند شیخ الاسلام در آن باب میفرماید که بایزید فرزان و دروغمان  
است اند و از حضرت شیخ بایزید پرسیدند که کس است و فرض کدام فرموده  
سنت ترک دنیا و فرض صحبت مولا گویند روزی بدجله رسیدند و جلوه هر دو کنار هم آورده  
فرمودند بدین عزه نشوم که مرا به نیم و انگ بگذرانند و من سی سال عمر خویش به نیکو انگ  
بریان نیارم مرا کریم باید که امت فرمودند عارفان هیچ چیز شاد نشود جز به وصال فرمودند  
صحبت نیکان به از کار نیک و صحبت بدان بدتر از کار بد نقل است که ایشان از بعد از فوت  
سحاب دیدند پرسیدند حال تو چیست فرمودند مرا گفتند ای پیر چه آوردی لقمه در دهانت که برگاه  
لک شود از دهنه پرسند که چه آوردی گویند چه خواهی و طریقه طیفوریه منسوب بایشان است  
و بنای این طریقه بر سکر و غلبه است و فات ایشان پانزدهم شعبان سال دوهصد و شصت  
و یک هجری و بقولی دوهصد و سی و چهار بوده و این دو قول تایید فوات از اکثر کتب معتبره



که در زمان قدیم نوشته اند نقل کرده شد و آنچه حضرت مولانا عبدالرحمن جامی در صدوسی چاپ  
نوشته اند احتمال دارد از طبقاتیکه این تاریخ را نقل کرده اند خالی از ستم نباشد و قبر ایشان

در بطام است

### حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی قدس سره

نام ایشان علی بن جعفر است و خرقان موصی است نزدیک بقرون که ایشان از آنجا آمد  
عنوت روزگار خود بوده اند انساب ایشان در تصوف شیخ بایزید بطامی است و ترتیب  
ایشان نیز در سلوک از روحانیت شیخ بایزید بطامی است اما ولادت ایشان بعد از وفات  
شیخ بایزید بدنی است و فاته ایشان شب رشنبه عاشوره سال چهار صد و سبت پنج هجری  
بوده فرموده اند که هرگز با کسی صحبت ندارید که شاگوید خدا و او گوید چیز دیگر شیخ بشلی قدس  
سره فرموده اند که آن خواهیم که نخواهم ایشان گفتند اینهم خواستی است روزی باصحاب  
خود گفتند که چه چیز بهتر بود گفتند شیخا هم تو بگوئی فرمودند دلی که در وی همه یاد او بود

### حضرت شیخ ابوعلی رودباری قدس سره

نام پدر ایشان محمد بن قاسم بن منصور است و از ابائی لموک بوده اند و نسبت ایشان  
کبیری میرسد و خال ابو عبد الله رودباری اند و مرید سیواسط سید الطائفة حضرت شیخ  
جنید بغدادی اند و فاته ایشان در سال سه صد و سبت دود هجری بوده و قبر ایشان در

### حضرت شیخ ابوعلی کاتب

اصل ایشان از مصر است و با اکثری از مشایخ صحبت داشتند و مرید شیخ ابوعلی رودباری  
اند ایشان فرموده اند که هرگاه مرا شکلی پیش منبر صلعم را بخواب سید یدم و آنرا می پرسیدم  
و وفاته ایشان در سال سه صد و چهل و شش و بقولی سه صد و پنجاه و شش هجری بوده  
و قبر ایشان در مصر است

### حضرت شیخ ابو عثمان مغربی قدس سره

نام ایشان سعید بن سلام است و اصل ایشان از مغرب شاگرد ابوالحسن صالح دینوری  
مرید شیخ علی کاتب بوده اند و با یعقوب نهرجوری و حبیب مغربی و ابو عمر و زجاج صحبت



داشته اند و سالها محاوره مکتوبه بوده اند شیخ الاسلام گویند که وی سه سال در مکه معظمه بود و در حرم بول نکرده و حجت حرم و وفات ایشان در نیشاپور واقع شده است و در سال سهصد و هفتاد و سه هجری و قبر ایشان نیز در نیشاپور است بهلولی ابو عثمان جری و ابو عثمان نصیبی

حضرت شیخ ابوالقاسم گرگانی رحمه الله

نام ایشان علی است و ایشانرا نسبت ارادت باطن از دو جانب است یکی از شیخ عثمان بن عمر بدو واسطه سید الطائفة شیخ جنید بغدادی میرسد و نسبت دیگر از شیخ حسن خسرو فانی به واسطه شیخ ابنزید بسطامی می پیوندد و صاحب کشف المحجوب در ادایل بصحبت ایشان رسیده و ایشان را قطب و مدار علییه وقت نوشته اند با شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس سره صحبت داشته اند و وفات ایشان در سال چهارصد و پنجاه

شیخ ابوالعلی فارندی قدس سره

نام ایشان فضیل بن محمد است و فارندی قریه است از مضافات طوس شیخ الشیوخ خراسان بوده اند و شاگرد استاد امام قشیری و مرید شیخ ابوالقاسم گرگانی اند و با شیخ ابوسعید ابوالخیر باقیات نموده اند و وفات ایشان در سال چهارصد و هفتاد و سه هجری بود و قبر در طوس است

حضرت خواجه یوسف بن ایوب همدانی رحمه الله

کنیت ایشان ابوالعقاب و اصل ایشان از همدان است و مرید شیخ ابوالعلی فارندی اند و از شیخ ابواسحاق شیرازی گردنیز استفاده نموده اند و شیخ عبداللہ جوینی و شیخ مصنف سنائی صحبت داشته اند و چون ببغداد رفتند حضرت غوث الثقلین را هم دریافتند و در مجلس حضرت غوث اعظم اکثر ماضی میشدند خفی مذہب و سلسله خواجهای بزرگوار بوده اند و ولادت ایشان در سال چهارصد و چهل هجری بوده و وفات در راه مردها پانصد و سی و پنج هجری رو ک داده و قبر ایشان در مردها است ایشان را چهار خلیفه بودند خواجه عبداللہ برقی و خواجه حسن اندانی و خواجه احمد سیوی و خواجه عبدالنقیق عجب دانی رحمه الله تعالی



## حضرت خواجہ حسن اندانی رح

کنیت ایشان ابو محمد است و نام حسن بن حسین و انداق موضع است در نواحی بخارا و ولادت ایشان در سال چهارصد و شصت و چند هجری و وفات در سال پانصد و پنجاه و دو و در قبر ایشان در بخارا پیران در وازه کلا باد در زانشیج ابو کبر

## حضرت خواجہ احمد سیوی رح

مولد ایشان سیسی است و آن شهریت مشهور از بلاد ترکستان صاحب آیات و کرامات حلیمه و مقامات رفیعہ بوده اند و طفلی منظور نظر باب ارسلان شده اند کہ از غطی مشایخ ترک بگفته اند و بشارت و بشارت حضرت سید انبیا صلی اللہ علیہ وسلم باب ارسلان ایشان را ترتیب نموده اند و بعضی ترتیبات و رخصت باب ارسلان کرده اند اما کار او رخصت خواجہ یوسف سہالی با تمام رسانیده اند و از کبار خلفای ایشان گشتند و سر حلقہ مشایخ ترک ایشانند منصور اما کہ بسیر باب ارسلان و سعید اما و سلیمان اما و حکیم اما از خلفای ایشانند و وفات خواجہ احمد سیوی در سال پانصد و شصت و دو و هجری و دو و قبر در سیسی است

## حضرت خواجہ عبدالحق عجمی رح

نام و الد ایشان امام عہد جمیل است و والدہ ایشان از اولاد ملوک روم بوده و سر حلقہ سلسلہ خواجہای بزرگان خیر گوار ایشانند و انتساب خواجہ بہار الدین نقشبند قدس سرہ بایشان است عالم بوده اند و علوم ظاہری و باطنی و طریقہ ایشان تمام متابعت شرع شریف و سنت آنسر و صلعم بوده حضرت ایشان در جوانی بفرزندگی قبول نموده فرمودہ بچو ض آب در آئی و غوطہ خور و بدل بگو لا آله الا اللہ محمد رسول اللہ و ذکر دل را بایشان آموخت و چون خواجہ یوسف سہالی بہ بخارا آمدند صحبت ایشان را در یافتند و خرقة از خواجہ یوسف پوشیدند و مرتبہ ولایت ایشان چنان شد کہ یک وقت نماز کعبہ می رفتند و می خواندند و می آمدند و ولادت ایشان در عجم دانست و آن قصہ ایست در شمس فرنگی بخارا و نشوونائی ایشان و نیز در انجاست و این کلمات از ایشان است ہوش در دم و نظر بر قدم سفر در وطن خلوت در انجمن و وفات ایشان در سال پانصد و نہاد و پنج واقع شد و قبر ایشان در عجم دانست



## حضرت خواجه عارف ریوگری قدس سره

مرید و خلیفه خواجه عبدالخالق اندموله و دقن در موضع ریوگر است و آن ده است از توابع بخارا  
وفات ایشان در سال هفتصد و پانزده هجری بوده است

## حضرت خواجه محمود الخیر فغنوی رحمہ اللہ تعالیٰ

ایشان مرید و خلیفه خواجه عارف ریوگری اند و ولادت ایشان در موضع الخیر فغنون است و آن  
دهی است از مقامات بخارا و وفات ایشان در سال هفتصد و پانزده هجری بوده و قبر ایشان نیز در بخارا

## حضرت خواجه علی رامینی قدس سره

لقب ایشان در سلسله خواجهها سید محمد گوارد قدس است اسرار هم حضرت عزیر است مرید و خلیفه خواجه  
محمود الخیر فغنونی اند ایشان را مقامات علیه و کرامات غایب بسیار بوده از ایشان منقول است  
که میفرمودند اگر در دس زمین یکی از فرزندان عبدالخالق عجمدانی بودی حسین بن منصور  
برگزیده سر دار زلفی و اینجا مراد از فرزندان مرید اند و ولادت ایشان در رامین که  
نقشه الیت از بخارا و وفات در سال هفتصد و بیست و یک هجری بوده و مدت عمر یکصد  
و سی سال و قبر در بخارا زم است

## حضرت خواجه محمد بابا ساسی قدس سره

مرید و خلیفه حضرت عزیر اند و حضرت خواجه بهار الدین نقشبند را بغیر زندی قبول کرده  
و باصحاب می گفتند که این مرد است که بوی این بار رسیده بود و زود باشد که مقتدای رزق  
شو و پس روی با سید سیر کلال که مرید و خلیفه ایشان بود و کردند و فرمودند که در حق فرزند  
بهار الدین شفقت و دریغ نداری و ترا بخل نکنم اگر تقصیر کنی و امیر برپای خاستند و دست  
برین نهاده گفتند که مرد نباشم اگر تقصیر کنم و ولادت ایشان در قریه ساسی بوده است که  
از جمله دیهای رامین است و قبر ایشان نیز در اینجا است

## حضرت سید امیر کلال قدس سره

ایشان از مریدان و خلفای خواجه محمد بابا ساسی اند و ولادت ایشان در موضع سوخارا  
وفات ایشان در وقت نماز باشد و در چهل و نهمین سال هجری اولی سال هفتصد و هشتاد



و دو هجری بوده و قبر ایشان در موضع سوخار است

### حضرت بهار الدین نقشبند قدس سره

نام ایشان محمد بن محمد ابزاری است و وجه تسمیه نقشبند در رساله بهائیه که در مقامات خواجہ است می نویسند که حضرت فرمودند من و پدر بصنعت کعبه بانی نقشبندی مشغول می بودیم و همین نقل را بخط مولانا عبد الرحمن جامی قدس سره نیز نوشته باقم سر سلسله حضرت خواجہ نقشبند اند ایشانرا نظر قبول از فرزند می خواجہ محمد بابا ساسی است و مرید سید امیر کلال اند و ادیبی نیز بعد از انداز روحانیت خواجہ عبد الحاق عجب دانی قدس سره و از خدمت قتم شیخ و خلیل آما که از مشایخ ترکستان بوده اند فائده ها گرفته غوث وقت و قبله اولیای زمان خویش بوده اند و خاص و عام روی بایشان داشته اند طریقه ایشان تمام مطابق تشریح شریف بوده و مذہب امام اعظم رضی اللہ عنہ داشتند و اکثر مشایخ این سلسله خفی بوده اند از خواجہ بزرگ پرسیدند که در طریقه شما جبر و خلوت و سماع میباشد فرمودند که نمی باشد پس گفتند که بنای طریقه شما بر چیست فرمودند که بطاہر باخلق و باطن باحق سبحانه و تعالی مبین است از درون شنو از بیرون برگزیده باش این چنین زیبا روش کم می بود اندر جهان و دائم همه جا و با همه کس در کام سیدار نفیست چشم و دل جانب یار گویند که حضرت خواجہ را هرگز غلام و کنیز نگذاری بوده است ایشانرا ازین معنی سوال کردند فرمودند که ندگی با خواجگی راست نیاید از ایشان پرسیدند که سلسله شما کجا میرسد فرمودند که از سلسله کسی بجای نمیرسد و پرسیدند که در باب سماع چه می فرمایند فرمودند که انکار نمی کنم و این کار نمی کنم و خواجہ بزرگ را خوارق و کرامات از ان بیشتر است که شمه از ان بیان توان نمود و از والدہ ماجدہ ایشان منقول است که می فرمودند فرزندم خواجہ بہار الدین چهار ساله بود که گفت این گا و ماگو ساله سفید پشانی خواهد آورد بعد از چند روز بہ همان صفت گو ساله بزرگ رسید گویند چون حضرت خواجہ بکر معظمہ رفتند در ان روز که حجاج قربان میکردند فرمودند ما ہم یک پسر داریم او را در راه خدا قربان کردیم در ویشانی که در ان سفر ہمراہ ایشان بودند آن تاریخ را نوشتند چون بہ بخارا رسیدند و تحقیق نمودند پسر خواجہ بہار فوت شده بود و چنانچہ ایشانرا در ایام حیات خود تصرف بوده است الحال نیز همان تصرف



ولادت ایشان در محرم سال هفتصد و هشتاد و هجری در قصر عارفان بوده وفات و شنب و شنبه  
سوم ماه ربیع الاول سال هفتصد و نود و یک هجری روی داده و مدت عمر شریف ایشان هفتاد  
و سه سال بوده و قبر ایشان متصل شهر نجار است در قصر عارفان فی الجمله در علیه الرحمه و میت  
کرده بودند که پیش جنازه ما این بیت بخوانند **بیت** نقل کنیم آمده **بیت** الله از جمال رب تو  
حضرت خواجه را اصحاب بسیار اند اهل ماوراءالنهر اکثری مرید ایشانند اما انهم و بهتر و بهتر خواجه  
محمد پارسا و خواجه غلام الدین عطار و ملا یعقوب جرجانی و خواجه غلام الدین محمد دانی رحمهم الله

### حضرت خواجه محمد پارسا قدس سره

نام ایشان محمد بن محمد بن محمود الحائمی النجاری است و لقب ایشان پارسا و این لقب را  
خواجه بزرگ عنایت فرموده اند از کبار اصحاب خواجه بزرگ اند و در مرض اخیر خواجه بزرگ  
در غیبت ایشان با اصحاب و احباب در حق ایشان فرمودند مقصود از ظهور ما وجود است  
و در ابرو و طریق خدیو و سلوک تربیت کرده ایم اگر مشغول میشود جهانی از و سوز میگرد و و چون  
در محرم سال هفتصد و بیست و دو هجری بطواف بیت الحرام زیارت بنی صلعم سفر کردند و همه جا  
سادات و مشایخ و علما با کرام و اعراف تمام پیش می آمدند چون بکعبه معطر رسیدند ارکان حج را  
تمام کردند ایشان را مرضی عارض شد و از آنجا متوجه مدینه شریف شدند و در روز چهارشنبه  
بیت و سوم ذی الحجه بکعبه رسیدند و در پنجشنبه بیت و چهارم ماه مذکور بجا رحمت حق  
پیوستند و شب جمعه ایشان را دفن نمودند و قبر ایشان در بقیع بجا رقبه امیر المومنین  
عباس رضی الله عنه واقع است و سن شریف ایشان هفتاد سال بوده

### حضرت خواجه ابوالنصر پارسا رحمه الله

لقب ایشان برهان الدین و حافظ الدین است فرزند خواجه محمد پارسا اند و مرید ایشان  
فاضل و عارف و کامل بوده اند در تفکات آورده اند که پایه علوم شریف و رسوم طریقت  
بودند بزرگوار خود رسانیده بودند و در نفی وجود و بطلان وجود کار را از ایشان گذرانیده  
در سفر حج زیاده خود بودند فرمودند که وقتی که والدین فوت میشوند بر سر بالین ایشان  
حاضر بنوم چون حاضر شد روی مبارک ایشان را کشادم تا نظری کنم چشم کبشاندند



و بمسم نمودند اضطراب من زیاده شد روی خود را بر کف پایی ایشان نهادم بای خود را  
بالا کشیدند و فات خواجه ابوالنصر پارسا در سال هشت صد و شصت و پنج هجری بوده و قبر ایشان  
در خط بلخ است

### حضرت خواجه علامه الدین عطار رحمة الله

نام ایشان محمد بن محمد النجاری است و اصل ایشان از خوارزم بوده از کبار مریدان خلفای  
خواجه بزرگ اند و در ایام حیات خود ترتیب بسیاری از مریدان حواله بایشان کرده اند  
و میفرمودند که علامه الدین خیلی بر ما سبک کرده است و صبیحه خواجه بزرگ در خانه خواجه حسن عطار  
فرزند خلف ایشان بوده چنانچه خدمت مولانا شیخ در جمع خود از حضرت خواجه ابوالنصر  
سره نقل کرده اند که خدمت خواجه حسن و امام حضرت خواجه بزرگ بوده اند قدس الله سرهما  
وفات ایشان بعد از نماز خفتن شب چهارشنبه سوره رجب سال هشت صد و دو بوده و قبر  
ایشان در ده توجانیان است و فات خواجه حسن عطار و شب دوشنبه عید قربان سال  
هشت صد و هشت و شصت هجری واقع شده و قبر در توجانیان است

### مولانا یعقوب چرکی رحمه الله

اصل ایشان از موضع چرخ است و چرخ دبی است از تیه لوه که از توابع غزنین واقع شده  
تغیر در آنجا رسیده و قبور اجداد ایشان در آنجا است و ایشان مرید بیواسطه خواجه بزرگ اند  
و اولی بابر که خدمت شریف ایشان رسیده فرمودند که از خود کاری نیکم امشب بیستم  
اگر ترا قبول کنند باینتر قبول کنیم مولانا یعقوب چرکی فرمودند که هرگز شبی سخت تر از آن بر من  
نگذشته است که آیا چه شود چون بامداد خدمت ایشان رفتم فرمودند قبول کردند ایشان را  
خواجه علامه الدین عطار سپردند بعد از وفات خواجه بزرگ در صحبت علامه الدین عطار بمرتبگی  
رسیدند و جامع گشتند و در علوم فقهی و باطنی ولادت ایشان در غزنین است و قبر ایشان  
در موضع منفذ که کی از موضع نصار شادان است واقع شده

### حضرت خواجه عمید القدر سهره

قبر ایشان ناصر الدین احرار است و نام پدر ایشان خواجه محمود بن شهاب الدین است



وجود ایشان بسیار بزرگ بوده اند و حضرت خواجه بهترین و کامل ترین مریدان مولانا علی  
چرخ می اند و سرسلسله خواجه احراری اند و مقتدای طریقت و رهنمای حقیقت بوده اند و اهل  
ماوراءالنهر و خراسان ایشان را بجای بزرگ سیدانست و احوال و احوالات  
بی نهایت از ایشان ظهور رسیده حضرت مولانا عبدالرحمن بابی قدس سره اخص  
و اعتقاد بسیار داشته اند چنانچه بعضی کتاها بنام ایشان تصنیف کرده اند و ایشان را  
بجای پیر خود سیدالشیخ اند حضرت خواجه را هم کمال محبت و یگانگی با ایشان بوده و ترتیب  
حضرت مولانا با ایشان ملاقاتها کرده اند چون بار آخر حضرت خواجه مولانا عبدالرحمن حاجی  
را دیدند فرمودند محاسن سفید گردید ایشان در بدیهه این بیت را گفتند بیت پیرانه سر  
کشیدم سر در ره سگانت با سویی سفید کردم جبار و بآستان با گویند که حضرت خواجه  
احرار را مال و زراعت بی نهایت بوده همه را در راه الهی صرف می نمودند و چون سال  
آخر رسیده انبارهای ر بوده و این از کرامات حضرت خواجه است و درین باب حضرت  
مولانا فرموده اند بسیار است انباران مرزعه در زیر کشت است که زراعت رهن راه بهشت  
است و درین مرزعه فشانند تخم دانند در انعام هند انبار خانه و ولادت ایشان در ماه  
رمضان سال هشت صد و شش هجری در قریه پادغتان که از توابع تاشکندست بوده  
وفات ایشان شب شنبه بیست و نهم سلخ ربیع الاول سال هشت صد و نو و پنج  
واقع شده مدت عمر شریف نو و سال است چند ماه کم و قریب ایشان در قریه پادغتان

### حضرت مولانا نظام خاموش رحمه الله

ایشان فاضل ترو کامل ترین مریدان و خلفای مولانا نظام الدین خاموش اند و از علوم  
ظاهری و باطنی بهره تمام داشته اند و بر جاده شریع و سنت مستقیم بوده اند چون خراسان  
تشریف برده اند به سید قاسم تبریزی و مولانا ابوزید بورانی و شیخ زید الدین خانی  
و شیخ بهار الدین عمر صحبت داشته اند حضرت مولانا عبدالرحمن حاجی قدس سره را  
در لغات مذکور ساخته اند که روزی میگفتند بعضی از درد ایشان فرق میان خواب  
و بیداری جز آن غیو اند که در خود خفتی که بعد از خواب می باشد می بیند و الا کیفیت



شفوی ایشان در خواب و بیداری بر یک طریق است بلکه در حالت خواب که بعضی هوانع مرتفع  
 میشود و مرگمان چنان است که آنچه میگفتند اشارت بحال خود میکردند و فوات ایشان در اثنای  
 نماز پیشین روز چهارشنبه نهم جمادی الاخری سال هشت صد و شصت هجری بوده و قبر ایشان  
 در خیابان هرات است

### مولانا عبد الرحمن جامی قدس سره

لقب اصلی ایشان عماد الدین است و لقب مشهور نور الدین و مخلص جامی و نام والد ایشان  
 احمد بن محمد دشتی بوده و دشت محله است از محلات صفهان خفی مذہب بوده اند و آنچه در عوام است  
 که ایشان مذہب امام شافعی نقل کرده اند خلاف است چنانچه شخصی از خدمت مولانا  
 ازین الدین قواس ازین معنی پرسید فرمودند که غیر واقع مردم فراگرفته اند کتاب چهار  
 مذہب حضرت شیخ سعید خرقانی را که از که منظم همراه آورده بودند بمسائل احوط عمل  
 مینموده اند مثل و نحو ساختن بعد از مس مراة و مس اندام نهانی و غیرها و حضرت مولانا عالم  
 عامل عارف کامل و در فنون علم ظاهری و باطنی جامع و مقبول عالم و مقتدی اهل باطن  
 و خراسان و پیشوای زمان بوده اند و سلطان حسین مرزا را کمال عقیدت و نیازمندی  
 جنود ایشان بوده و از کمال و افضل مریدان سعد الدین کاشغری اندر حمد الله تعالی  
 چون خدمت مولانا سعد الدین رسیدند فرمودند که شاهبازی بچنگ ما افتاده و البته در  
 بخواجه بزرگ میرسند و خواجہ محمد پارسا را در خراسان ایام طفولیت ملازمت کرده بودند  
 و حضرت خواجہ پاره بنانی با ایشان عنایت نمودند و خواجہ احرار قدس سره ایشان را  
 کمال تعظیم و احترام می نمود و چنانچه از نهایت محبت در مکاتیب خود لفظ عرضداشت می نوشتند  
 و میفرمودند که آفتابی در خراسان است مردم چرب و خوشانی چراغ باور انهرمی آیند با وجود  
 این بزرگی حضرت مولانا را حال برین منوال بود که هرگز اظهار در ویشی و کرامات نمی نمودند  
 و میگفتند یکشف و کرامات اعتدای نیست و خود را گاه در لباس عالم ظاهری و گاه در  
 شعر و شاعری پنهان داشتند و می فرمودند که ستر حال بشرط این طریق است اما حاشاکه  
 اندیشه و خیال ایشان پیشه شعر باشد هرگز در هیچ نفس از شغل باطنی خالی نمی بودند و در تفصیل



بحری بوده اند موج بجامیت ایشان کم کسے گذشته نفس قدسی حق تعالی بایشان داده بود اشعار  
 ایشان که بهترین شعر است تا قتل برحقائق و معارف و بر حضرت مولانا از ابتدای حالی مرتبه  
 کمال کشش عشق و جذبه محبت غالب بوده چنانچه فرموده اند بیت *عشق در دلم نهاده بودی*  
 عشق سیکویم و جان سید هم از لذت وی به گفته اند *غم عشق از دل من گم سار* بدلی بی عشق  
 در عالم سباده متاب از عشق روگرد خود مجاز است به که آن بهر حقیقت کار ساز است به اگر چه  
 بظاهر حال تعلق خاطری می بود اما از ضمن این باکی نداشته اند بیت کار جامی عشق خوبانست  
 عالمی به در پی انکار او او همچنان در کار خویش به و این محبت آن بود که میفرمودند هر چند عارف  
 کامل واصل بعد از تحقیق بجز از فی و اتصال محبوب لم یزلی در هر چه نکر و جز یک چیز نبیند و در هر چه  
 او نیز و جز یک چیز نبیند اما در او اخرا از جمیع تعلقات ترک واجبات نموده میفرمودند که محبت است  
 که از همه چیز قطع تعلق کند و خواست او خواست محبوب گردد در باغی با عشق تو ام هوایاناندا  
 و هوس به با آتش سوزنده چنان ماند خس به خواهد زد تو مقصود دل خود همه کس به جامی از تو  
 ترا این خواهد و پس به هیچ خواهش و مرادی بغیر از طلب الهی نداشته و میفرمودند بیت  
*است مرا هر کسے چیز دیگر ازین جهان به نیست* مراد غیر تو جامی نام او را به و همیشه در وجود و ذوق  
 ی بوده اند چنانچه چند نوبت سماع میفرمودند و در او آخر حال که کمال رسید نمی گفتند  
 در باغی خوشوقت کیس می درین تخمخانه به از غم بسو کشنده از پیانه به صد بار اگر نیست  
 شود عالم هست به واقف نشو که هست عالم یانه به و حضرت مولانا را فهم و طبعی که بود بالا  
 از ان نباشد و بسیار خوش خلق و تکلم و شگفته بودند و سطا بهای لطیف می فرمودند و  
 تصانیف ایشان چل و چار است بعد و لفظ جام و همه در عالم مشهور و معروف به چکس  
 را بران سخن نیست و شواهد النبوة و نفعات الالسن که سخنان لطیف و نکته های دقیق دران  
 مندرج است دو چشم از تصانیف ایشان است و در مشوی یوسف زیجا و در غزلیات  
 دیوان اول که بهترین اشعار است مثل ندارد و این فقیر همیشه تصانیف نظم و نثر ایشان را  
 سطا می نماید و از برکت آن کلام حقیقت انتظام فایده میسر باید و این کتاب را می نویسد  
 همه از متبع و شاگردی ایشان است فصاحت و بلاغت در سوز حال حضرت مولانا



از کلام ایشان است و یکی از علمای این زمان در باب حضرت مولانا طعن و انکار می نمودند و سخنان ناشایسته میگفتند و را منع میکرد و بعد از فوت آن مرد یکی از فضلا که عالم و عالم است شیخ او را خواب دید با اضطراب تمام پرسید سبب اضطراب چیست گفت بدو بهشت رفته بودم و میخواستم در آیم که مولانا عبد الرحمن جامی آمد و او من مرا گرفت و نگذاشت و چون نسبت انکار فقیر را بخدمت ایشان دانست بود نام فقیر را گرفت که بایشان بگویند که مولانا عبد الرحمن جامی بگویند مرا بگذارند و از تقصیر من در گذرند و ولادت ایشان در حرم و جام در بست و دوم شعبان سال هشت صد و هفتاد و هجری بوده و مدت عمر شریف هشتاد و یکسال و وفات ایشان بعد از حضرت خواجه احرار بستم سال است و هشت صد و نو و هشت هجری هشتاد و یک ماه محرم روز جمعه در وقت اذان سنت و قبر ایشان در خیابان بهرات است متصل قبر پیر خود و برداشت جنازه ایشان را سلطان حسین مرزا با جمیع اهالی موالی خراسان نموده است

حضرت مولانا عبد الغفور لاری قدس سره

قبر ایشان رضی الدین است و اصل ایشان از لار و از اعیان آن دیار بوده از اولاد سید عماد اند رضی الله عنه که از کبار انصار و از قبیلہ انصار و از قبیلہ خرنج است مرید کامل و شاگرد رشید حضرت مولانا عبد الرحمن جامی اند و حضرت مولانا در باب ایشان فرموده است آنجا که فهم و دانش مرغی بود و شکاری با باز است تیز رفتار عبد الغفور لاری با حضرت مولانا مرید کم میگرفته اند و می فرمودند که یک مرید کامل که باشد کافیت و این اشاره ببلای عبد الغفور است که کامل بوده اند و ایشان را در علوم ظاهری و باطنی قدرت تمام بوده و حاجتیه بر شرح ملا و نفحات الانس نوشته اند و حل مشکلات و لغات آنرا نموده اند و کمال محبت و اخلاص بخدمت پیر خود داشته اند و روز وفات حضرت مولانا قدس سره در خدمت بوده اند و وفات ایشان بعد از طلوع آفتاب روز یکشنبه پنجم شعبان سال نهمصد و اندوه هجری بوده و قبر ایشان متصل قبر حضرت مولانا در خیابان بهرات است سعادت مند مرید که بعد از مرگ هم در خدمت پیر خود باشد

حضرت خواجه عبد السمید قدس سره

نام پدر ایشان خواجه کا خواجه بن حضرت خواجه عبد الله احرار است و چون متولد شدند والد خواجه



بخدمت حضرت خواجه احرار قدس سره بردند و حضرت خواجه ایشان را در کنار گرفته فرمودند که این  
پسر عارف خواهد شد و بیکت نفس حضرت خواجه بکمالات ظاهری و باطنی و مقامات عالی رسیده اند  
و کرامات و خوارق طبعیه بسیار از ایشان بطور پیوسته و منبسط و متعارف است و آورده بودند  
اهل هند کمال اعزاز و احترام بجای آورده اکثری مرید گشتند و طریق ایشان در ملک بطریق  
حضرت خواجه بزرگ بوده و پاره سال در هندوستان بوده در سال نهصد و هشتاد و دو هجری  
و فرمودند که وقت رحلت ما نزدیک رسیده ما موریم با کمال شوق استخوان خود را در مرقم قند گورخانه  
آبای خود رساییم و متوجه مرقم قند شدند و بعد از رسیدن مرقم قند به دوستانه روز رحلت نمودند و قبر

ایشان در حواله حضرت خواجه احرار است

حضرت خواجه باقی رحمه الله

اولی حضرت خواجه بهار الدین نقشبند و بظاهر مرید مولانا خواجی ابینی اندکی از مریدان خواجه  
گفت که وقت رحلت خواجه فرزندان ایشان را حاضر ساخته پرسیدند که در باب این کو دوکان  
چه می فرمایند گفتند مصرع فرزند بنده ایت خدار غمش مخور به وفات ایشان در سال هزار  
و دوازده هجری بوده و مدت عمر شریف ایشان چهل سال و قبر در دهلی است

با ششم خواجه و صالح خواجه و مهدی قدس اسرار هم

و مهدی از مضافات مرقم قند است و هر دو برادرند و درین زمان مقتدا می ماورالنهر بودند و در  
انجرا روی ارادت بخدمت ایشان بوده با ششم خواجه برادر کلان و پسر خرد صالح  
خواجه بودند و در مرقم قندی بوده اند و مرید پدر خوانند و خواجه کلان خواجه و ایشان مرید خواجه  
کلان جو یاری و ایشان مرید خواجه محمد کاشانی و ایشان مرید مولانا محمد قاضی و ایشان  
مرید حضرت خواجه احرار قدس اسرار هم و وفات با ششم خواجه روز دوشنبه ربیع الاول  
سال هزار و چهل و شش هجری بوده و قبر در و هبید است و صالح خواجه در پنج بوده اند  
که امات و خوارق از هر دو بسیار ظاهر شده و وفات ایشان در ماه محرم سال هزار و  
چهل و هشت هجری بوده و قبر ایشان در پنج است و مدت عمر فقید و هشت سال تمام شد  
احوال مشایخ سلسله مبرکه نقشبندی قدس اشرا سر هم



بیان احوال مشایخ سلسله شریفیه شریفه قدس الله اسرارهم و سلسله ایشان  
از حضرت خواجه حسن بصری بحضرت امیر المومنین علی کرم الله وجهه میرسد

حضرت خواجه عبد الواحد زید قدس سره

اصل ایشان از بصره است مرید حسن بصری است و شاگرد حضرت امام اعظم اندر رضی الله عنهما  
ارادت از ایشان پوشیده اند چون ذکر حضرت حسن بصری بعد از صحابه رضی الله عنهم مذکور شده  
ازین جهت اول درین سلسله نوشته نشده ایشان بسبب بزرگی بودند خوارق و کرامات بسیار  
از ایشان بطور رسیده نقل است که روزی جماعه از درویشان که در خدمت ایشان بودند  
گرسنگی بر آنها غالبه کرد از روی حلو که در دهن چیزی حاضر نبود خواجه روی آسمان کردند و از حق سبحانی  
و تعالی بجهت آن جماعه درخواست فی الحال دینارهای زر از آسمان بارید خواجه  
فرمود که همان مقدار که بخواهید کفایت کند بردارید مریدان چنان کردند و حلو آوردند خواجه  
از آن تناول نفرمود سبب تناول نفرمودن این است که چهارمین دینار را از گزافان  
ایشان بودند و خواستند که از کرامات خود خوراک خویش سازند که خوراک این جماعه از کسب  
و مشقت ایشان میباشد چنانچه در رویش در بادیه نشسته شد ویرا از آسمان قدری زعفران  
گذاشتند بر آب مرد و رویش گفت بعزت تو بخورم آب مگر از دوست اعرابی که مرا سلیقه  
زند و مشرب آب دهد و گرنه بکراتم آب نیاید قادری که آب در جوف من پدید آری یعنی  
کرامات ظاهری این از کرم بود و وفات ایشان در سال یکصد و هفتاد و هفت هجری بوده

حضرت فضیل بن عیاض رحمه الله

کنیت ایشان ابوعلی است و باصل کوفه و بعضی گفته اند از خراسان از ناحیه مرو و بعضی  
گفته اند تولد ایشان در سمرقند بوده و نشو و نما در باور و نیر گفته اند که بخاری الاصل بوده اند  
و مرید خواجه عبد الواحد بن زید و شاگرد امام اعظم اندر رضی الله عنه و بابر اہم اہم و بشرفانی  
و سفیان ثوری و داؤد طائی معاصر بودند در حقائق و معارف بگانه عظم نقل است که روزی  
فرزند خرد و خود را در کنار گرفته می بوسیدند چنانچه عادت پدر آفت کودکی گفت ای پدر  
مرا دوست میداری گفت بل گفت خدای را دوست میداری گفت بل گفت بل گفت



بیکدل دو دوست توان داشت ایشان دانستند که این سخن از کجاست دست بر سر زدند  
 کودک را بیدار کردند و بحق مشغول گشتند و فرموده اند هر کس که از خدا ترسد از همه چیز ترسد و  
 نیز فرموده اند که چون حق تعالی بنده را دوست دارد اندوه بسیارش در دنیا دارد و دنیا را  
 بروی فراخ گرداند فرموده اند که هر که خود را قیمتی نهد او را از تواضع نصیبی نرسد و اگر تو اندوه  
 بجای ساکن شوی که کس شمارا نبیند و نه شما کس را که عظیم نگو بود فرموده اند چنانکه عجب بود که در  
 گریز عجب تر از آنکه در دنیا خندند و فرموده در دنیا در آمدن آسان است اما بیرون آمدن  
 و خلاص شدن دشوار فرموده اند چون ترا گویند خدا را دوست داری خاموش باش اگر  
 گویی نه کافر گردی و اگر گویی دارم فعل تو فاعل دوستان غاند وفات ایشان در ماه محرم  
 سال یکصد و هشتاد و هجری بوده و قبر ایشان در مکه معظمه در مزارات معلی

### حضرت سلطان ابراهیم اویم رحمه الله

کنیت ایشان ابوالمحاق و نام پدر اویم بن سلیمان بن منصور رنجی است و ایشان از ابناء ملک اند  
 و در اوایل حال بادشاه بلخ بوده اند و در جوانی توبه کرده اند گویند شی بر تخت خفته بودند و عجب  
 سقف خایه جنبید گفتند کستی گفت آشنا شتر کم کرده ام میجویم گفتند شتر بر بام چگونه بود گفت  
 ای غافل تو خدای را در جامه اطلس بر تخت زر می طلبی این از شتر بر بام چو تن عجب تر است  
 ازین سخن بهیچ در دل سلطان افتاد متفکر و متغیر گشتند روز دیگر بار عام دادند و ارکان دولت  
 همه بر جای خود ایستادند ناگاه مردی با همیبت از در آمد چنانکه هیچکس مانع او نتوانست شد  
 تا پیش تخت سلطان گفتند چه میخواهی گفت درین رباط فردمی آیم گفتند رباط نیست سر  
 نیست گفت این سرای پیش از تو آنکه بود گفتند از پدر من گفت پیش از وی از که بود گفتند  
 از پدر من گفت از وی از که بود گفتند از فلان همچین چند کس را شنیده اند او گفت پس این  
 رباط نبود که می میرد و دیگری می آید تا پدر شد سلطان تنها با اضطراب تمام از عقب او روان  
 شدند گفتند تو کستی گفت من خضرم در دل ایشان خونی عظیم پیدا شد و در بعضی نهادند  
 شنیدند که با تفتی میگوید بیدار شو پیش از آنکه برگت بیدار کنند و این چند نوبت بافت  
 ناگاه آهوی دیدند و خود را بد مشغول کردند آهوی سخن آمد و گفت مرا البصید تو فرستاده اند



تو مرا صید توانی کرد حال بر سلطان متغیر گشت و از جامه های که داشتند بیرون آمدند و ترک  
سلطنت نموده دست در طریقت زدند و مکمل معطر رفته با امام اعظم و سفیان ثوری و ابوبکر  
غسولی صحبت یافتند و کسب علوم از حضرت امام اعظم رضی الله عنه نمودند و حضرت امام ایشان را  
سید نامی فرمودند سید الطائفه جنید قدس الله سره فرمودند که ابراهیم او هم کلید علمهای این طائفه است  
و صحبت و از خضر علیه السلام بوده اند و خرقه ارادت از فضیل عیاض پوشیده اند و در همه عمر بجز کسب  
خود قوت ننموده اند و یگانه زمان و بادشاه بر دوجان و سید اقران بود و خوارق و کرامات و بزرگی  
حضرت سلطان زیاده از آنست که در تحریر و بیان در آید گویند چون داروی از غیب فرود  
آمدی گفتی کجا اند ملوک دنیا که ببینید که این چه کار و بار است تا از ملک خودشان تنگ و عار آید  
نقلت که وقتی که در کشتی خوانند که پیشیند و سیم ندانند و آنهارا زری میخوانند و در کعبه نماز کردند  
و گفتند آئی از من چیزی میخوانند در حال رنگ لب و ریاحتم زرشد مشتی برداشتن و بایشان  
دادند نعلت که روی برب و جلوه نشت پاره پاره خرقه مید و خند سوزن ایشان در جلوه افتاد  
بدجلای کردند نهران ماهی سر بر آوردند هر یکی را سوزنی زرین در دهان سلطان فرمودند سوزن خود  
خواهم ماهی ضعیفی آن سوزن را در دهان گرفته آورد و پیش حضرت سلطان نهاد فرمودند که گریستن  
خیر است که یا نه تم بگذاشتن ملک بلخ این بود و فات ایشان شانزدهم جمادی الاول در سال  
کیفد و شصت و دو یا شصت یک هجری بوده و قبر ایشان در جلایه شام است و بر دایه  
نقد او و قول اول اصح است

### حضرت خواجه حذیفه مرغشی رحمه الله

مرغش شهرسیت از توابع شام از کبار و مشایخ متقدم و از مریدان سلطان ابراهیم او هم  
قدس الله سره فرمودند که اخلاص آنست که افعال او در ظاهر و باطن یکسان باشد  
وفات ایشان در چهاردهم ماه شوال بوده است

### حضرت خواجه بیره لهری رحمه الله

اصل ایشان از لهره است از اکابر وقت و مرید خواجه حذیفه مرغشی اند و صاحب خوارق  
عالی و مقامات ارجمند بودند وفات ایشان هجری پنجم ماه شوال است



## حضرت شیخ علوی دینوری رحمه الله

مرید خاص خواجہ میره لهری از اجله مشایخ وقت و صاحب علوم ظاهری و باطنی بودند و خوارق و کرامات عجیبه از ایشان سرزده چنانچه گویند از روزیکه تولد نموده اند تمام عمر مصلحت بودند و در ایام طفولیت روز شیر نمیخوردند آنچه در تذکره الاصفیاء بعضی رشحات مشایخ چشت نوشته اند این است که شیخ علی دینوری و شیخ ممشاد دینوری یکی است و شیخ ممشاد علوی دینوری می نویسند اما از تفحات الانس و بعضی کتب چنین مفهوم میشود که شیخ علوی دینوری غیر شیخ ممشاد دینوری اند و ذکر شیخ ممشاد دینوری در سلسله سهروردیه نوشته خواهد شد

## حضرت شیخ ابوالسحاق شامی قدس الله سره

از آقطاب وقت بوده اند و مرید شیخ علوی دینوری اند و رحمة الله و وفات ایشان چهارم شهر ربیع الاخر است و قبر در عکه واقع است که از توابع شام است

## حضرت خواجہ احمد اید ال حشتی رحمه الله

مرحله سلسله خشتیانند و پسر سلطان فرسافه اند از شهر فارحشتی است و امیر آن ولایت بوده اند و مرید شیخ ابوالسحاق شامی اند گویند چون شیخ ابوالسحاق بقصبة چشت رسیده اند خواجہ دست ارادت بدامن شیخ زدند و گفت که روزی خواجہ ابوالحمد در سن بیست سالگی همراه پدر خود سلطان فرسافه بقصد شکار جانب کوه رفتند و در انشای شکار از پدر و اتباع جدا افتادند بکوهی رسیدند که چهل از رجال الله برنگی ایستاده بودند و شیخ ابوالسحاق شامی نیز در میان آن جماعه بود حال برایشان گشت از اسب فرود آمده در پای شیخ ابوالسحاق افتادند اسب و سلاح هر چه داشتند بگذاشتند و تشنه پوشیده با ایشان روی کردند هر چند پدر و مردم طلب کردند ایشان را نیافتند بعد از چند روز خبر آوردند که با شیخ ابوالسحاق اند در فلان موضع پدر ایشان جمعی را فرستادند تا بیابان و در هر چند پیدا کردند و بندگان باز نتوانستند آورد و سودمند نمیگفتند گویند پدر ایشان را آنجا نه بود روزی فرصت یافت با بنجا درآمدند و در اسیت خنجر انگستن گرفت پدر ایشان را خبر کردند بام بآمدند و از غایت غضب سنگی بزرگ برداشت که از روزنه بالای بام برایشان نهند روزنه فراموش



و سنگ را گرفت بانگ در بهو اعلق بایشاد چون آن حالت را مشاهده نموده بدست ایشان  
توبه کرد و امثال این کرامات و خوارق عادات از ایشان نه چند ان ظاهر شده که به تفصیل بیان  
توان کرد ولادت ایشان در سال دصد و شصت و شصت هجری بوده وفات در دهم جادی الآخر  
سال ترمصد و پنجاه و پنج روی داده و قبر ایشان در حشت است

### حضرت خواجه محمد بن قاسم

ایشان سپرو مرید خواجه ابو احمد ابدال چشتی اند و تحصیل علوم دینی و معارف یقینی کرده اند و در  
زهد و ورع کامل بوده اند گویند در غزوه سومنات همراه محمود سکنگین در سن هفتاد سالگی بدر  
گاری محمود با شارت و بشارت رفته بودند و بیکت اقدام ایشان فتح سومنات شده وفات  
ایشان در غزه رجب سال چهارصد و یازده هجری بوده و قبر ایشان در حشت است

### حضرت خواجه یوسف بن اسمعان

لقب ایشان ناصر الدین است و خواهرزاده و مرید و تربیت یافته خواجه محمد بن خواجه ابو احمد  
چشتی اند گویند که خواجه محمد همیشه داشتند که سن او بچهل رسیده بود و بجهت خدمت برادر  
ارادت تزوج نه داشتند و بطاعت و عبادت خدای تعالی مشغول بودند و خواجه محمد  
بزرگوار خود خواجه ابو احمد را در خواب دیدند که فرمودند در ولایت شام فلان مردیست  
محمد اسمعان نام تحصیل علوم کرده و صالح است خواهر خود را باده عقد کن خواجه او را طلب داشته  
همیشه را باده عقد کرد و خواجه یوسف در حشت از ایشان متولد شدند و بر ایشان در آخر عمر  
سکه و حیرت حیات چنان غلبه کرده بود که گاه بودی که خادم آب و وضو بخفتی در انشای وضو  
از خود غائب می شدند و ساعتی در آن غیبت میماندند و باز حاضر می شدند و وضو را  
باتمام میرساندند وفات ایشان در چهارم ربیع الآخر در سال چهارصد و پنجاه و نه روی داده  
و مدت عمر هشتاد و چهار سال بوده و در وقت رحلت خواجه قطب الدین مودود و سپر کلان  
خود را قائم مقام خود ساختند و قبر ایشان در حشت است

### حضرت خواجه مودود چشتی رحمه الله

لقب ایشان قطب الدین است و در سن هفت سالگی تمام قرآن را با قراة آن حفظ کرده



بجمله علوم مشغول می بودند چون بن بست و شش سالگی رسیدند والد بزرگوار ایشان خواهر  
یوسف وفات یافتند و بموجب وصیت پدر قائم مقام ایشان گشتند و کنه ال حمیده و افعال  
پسندیده موصوف و معروف بودند و مردم آن ولایت همه در مقام ارادت و محبت ایشان  
الکر چه می دیدند و خود بودند لیکن بعد از وفات پدر وقتی که حضرت شیخ الاسلام امام جماعت  
رسیدند و قضیه که در میان خواهر بودند و حضرت شیخ جام گذشتند در نفقات الانس مذکور است  
و چون خواهر بودند و التماس تربیت و اخلاص خویش بخدمت ایشان نمودند حضرت شیخ امام جام  
است ایشان را گرفتند و بر کنار چار بالش خود بنشانند و سه بار فرمودند بشرط علم بشرط علم  
بشرط علم و سه روز بخدمت حضرت شیخ جام بودند و فائده حاصل نموده و سلسله محبتیه از خواهر  
بود و حضرت شیخ جام نیز میرسد وفات ایشان در عرصة رجب در سال پانصد و هشت و هفت  
هجری بوده و قبر ایشان نیز در مزار است که حشت است

### حضرت خواهر احمد بن مودود حبشی رحمه الله

بیار بزرگ و قطب وقت بودند و مرید پدر خویش در علوم ظاهری و باطنی قدرت تمام داشته اند  
حضرت رسالت پناه صلعم را در واقعه دیدند که فرمودند ای احمد اگر تو شتاق مانسی ما شتاقی  
تو ایم چون بلند شد سه بار موافق اختیار کرده بودی که کسی ایشان را نه شناسد نه زیارت  
حرمین الشریفین متوجه شدند و چون از بشرط الطاج فارغ شدند به یمنه منوره رسیدند و شش ماه  
مجاورت کردند و گویند که در امت ایشان بر مجاوران آن حرم گران آمد خواستند که ایشان را  
برنجاند از دروغه شریفه آواز آمد که مهربانید این را که یکی از شتاقان ماست چنانچه همه  
ماضیان شنیدند و بعد از مراجعت بعباده آمدند در خانقاه شیخ شهاب الدین سهروردی فرود  
آمدند و شیخ ایشان را تعظیم و احترام بسیار کردند و ولادت ایشان در سال پانصد و هفت و هجری  
بوده وفات در سال پانصد و هفتاد و هفت رومی داده و قبر ایشان در حشت است

### حضرت شاه سبحان رحمه الله

عقب ایشان رکن الدین است و نام محمود و اصل ایشان از ده سبحان خوانده و مرید خواهر  
مودود حبشی اند و شاه لقبی است که خواهر مودود عنایت فرموده اند گویند در مدتی که بچشت



اقامت در زیند نقص طهارت در آنجا نکردند چون احتیاج میشد از حشمت بیرون رفته طهارت  
مینمودند و میفرمودند که اینجا جای ادب است و فوات ایشان در سالی نصفه و نود و هفت هجری بود

### حضرت خواجہ حاجی شریف زندی رحمہ اللہ

مرید خواجہ مودودی چشتی اند و سلسلہ خواجہ معین الدین چشتی از جانب ایشان خواجہ مودودی چشتی میرسد  
نقل است کہ شخصی سلطان بنجر را بعد از وفات خواب دید پرسید کہ خدای تعالی با تو چه کرد گفت کہ مر  
فرمان شدہ بود کہ فرشتگان عذاب بدو نرخت بر بند و در مہینہ آتشا فرمان رسید کہ فلان روز در شوق  
سعادت ملازمت حاجی شریف زندی را در یافتہ بود از برکت آن بایم زیم وفات ایشان  
ششم رجب است

### حضرت شیخ عثمان ہارونی قدس سرہ

ایشان مرید حاجی شریف زندی اند و مطلب وقت و بیکانہ عصر بودہ اند و صحبت بسیاری از اکابر و  
بندهاگان رسیدہ اند و از حضرت خواجہ معین الدین چشتی منقول است کہ روزیم شیخ عثمان ہارونی  
در ایام سیاحت بجای رسیدند کہ مسکن معان بود و در آنجا آنشدہ بود کہ روزی بہت ارا بہ سیر  
جور آنجای انداختند و آتش آن سہرگرنی مرد از بیغنی پرسیدند کہ پرسیدند این آتش چہ فائدہ دارد  
چرا خدای را نمی پرستی کہ آتش مخلوق است جواب داد کہ و گرنی آتش را بیا ر بزرگ داشتند  
فرمودند کہ توانی دست و پای خود را در آتش اندازی جواب داد کہ خاصیت آن سوختن است کہ قدرت  
باشد کہ نزدیک آن تواند رفت حضرت شیخ طفلی کہ در کنار بیغ بود گرفتند و سیم اللہ الرحمن الرحیم قلنا یا ابراہیم  
برو و سلام علی ابراہیم گفتہ در آتش درآمد و چار ساعت در میان ماندہ بر آمد چنانچہ بخرق  
ایشان و جامہ آن طفل آسیبی نرسیدہ بود از مشاہدہ این کرامات جمیع معان بر قدم شیخ سر نهادند و ہمیشہ  
اسلام مشرف شدند و آن پدر و پسر از عجلہ اولیای گشتند و ہم حضرت خواجہ معین الدین فرمودہ اند  
کہ شیخ عثمان ہارونی میفرمودند کہ حق سبحانہ تعالی را دوستانند کہ اگر یک ساعت دروینا از موجب ماندہ  
نابود کردند و ہم شیخ فرمودہ اند کہ در ہر کہ این سہ خصلت باشد تحقیق بداند کہ حق تعالی او را دوست  
دارد سخاوت بپون سخاوت و ریا شفتت چون شفتت آفتاب و تواضع چون تواضع بین  
وفات ایشان در شانزدہم ماہ شوال است و قبر و در کہ معطلہ است



## حضرت خواجہ معین الدین حسینی رحمہ اللہ

مولد و اصل ایشان بجهان است و نشو و نما در دیار خراسان نام پدر بزرگوار ایشان خواجہ  
غیاث الدین حسن است که از سادات حسینی بوده اند مرید شیخ عثمان بن ابی طالب بوده اند  
در ہندوستان مرسلہ شریفہ حضرت خشتیہ ایشانند قدس اللہ تعالیٰ عنہم عثمان بن ابی طالب  
می فرمودند کہ معین الدین ما محبوب خداست و مرا فخرست بر مریدی او و قطب وقت و صاحب  
تصرف و تیرانوار معرفت و مشرف القلوب و زبدۂ مشائخ اجل و قدوۂ اولیائے اکمل بود  
بودہ اند اہل ہند را روی ارادت بخدمت ایشان بودہ و در جمیع علوم ظاہری و باطنی بیکانہ  
زمان بودہ اند کرامات و خوارق عادات عجیب و غریب کہ از ایشان بظہور آمدہ زیادہ  
از حد و بیان است گویند کہ چون حق تعالیٰ ایشان را توفیق توبہ کرامت فرمود املاک و اسباب  
خود را صرف در وی ایشان نمودہ متوجہ سمرقند و بخارا شدند و در آنجا حفظ قرآن مجید و کتب علوم  
نمودہ اند و از آنجا بطرک عراق عرب غریت کردند چون بقصبہ ہارون کہ از نوامی ایشان پور است  
رسیدند حضرت شیخ عثمان ہارونی را ملازمت نمودہ اند و بہت سال در خدمت شیخ بودند و حضرت  
خواجہ در سیاحتی اکثری از مشائخ کبار در یافتہ اند چنانچہ بصحبت حضرت غوث الثقلین  
رضی اللہ عنہ و رحیلان رسیدہ پنج ماہ و بہت روز با ایشان بودہ انواع فوائد برودہ اند  
و شیخ الدین کبریٰ را در سجار و خواجہ یوسف ہدانی را در ہمدان و شیخ ابوسعید تبریزی را  
در تبریز و شیخ حسین زنجانی را در لاہور دیدہ اند و از بلخ ہارون آمدند و از آنجا بدلی و از  
دلی با جمہیر رفتہ متوطن شدہ اند و جمع کثری از کفار بہرکت قدم ایشان می فرستادند  
شدند و جماعہ کہ مسلمان نہ شدہ بودہ و فتوح دینار بجدت ایشان می فرستادند  
و هنوز کفاری کہ دران نوامی اند بزیا رت ایشان می آیند و مبلغا بجا دران روئے نمودہ  
سکندر اند و لاوت حضرت خواجہ در سال پانصد و سی و بہت وفات ایشان روز شنبہ  
ششم ماہ رجب سال شش صد و سی و یک ہجری بودہ و بروایتی سیم ذی الحجہ سال مذکور  
و قول اول اصح است و بعد از رحلت بر پیشانی حضرت خواجہ نوشتہ یافتند کہ حبیب اللہ  
ات فی حب اللہ و عرس ایشانرا مشائخ ہند و ستان در ششم رجب میکنند و در ہجرت ماہ



از اطراف وجواب مسلمان و کافر خواص و عوام از راه های دو جمع و کثری که عدد آن از هزار  
 بیش است هر سال بروضة متبرکه ایشان رفته حاضر میشوند مدت عمر شریف یکصد و چهار سال و  
 حضرت خواجہ دارالاسلام اجمیر است و این فقیر چندین مرتبہ زیارت آن روضہ منوره مشرف  
 گشته و اجمیر شهر سیت پر فیض و پر نور و خوش آب و هوا متصل تالابی عظیم که بحوض دریا کے محیط است  
 و تمام آن ساگر تال مناده اند واقع شد و ولادت این فقیر در خطہ اجمیر ملا کے ساگر تال کے  
 وادہ و سبیل حضرت لعل شہب روز در شبہ سال یکہزار و بہشت و چہار ہجری چون در خانہ والد  
 ماجد فقیر تہ صبیہ شدہ بود و پسر نی شد و سن مبارک آنحضرت بہشت و چہار سالگری رسیدہ  
 بود از روی عقیدہ و اخلاص کہ آنحضرت نسبت بحضرت خواجہ داشتند بہزاران نذر و نیاز و رخصت  
 پسر نمودند و ببرکت ایشان حق تعالی این کترین بندہ خود را بوجود آورد و امید کہ توفیق نیکو کاری  
 و رضامندی خود و دوستان خود نصیب گرداند آمین یا رب آمین

### حضرت شیخ حمید الدین الصوفی السعدی الناکوری رح

فیت ایشان ابو محمد است و لقب سلطان الناکین است و ناگور شہر سیت از شہر ہما کے  
 ہندوستان و سلطان الناکین از خلفای حضرت خواجہ معین الدین چشتی اند و در تجرید و تفرید  
 و یگانہ عصر و از متقدمان مشائخ ہند و جامع میان علوم ظاہری و باطنی و صاحب کرامات  
 و مقامات علیہ بودہ اند ایشان از باب شیخ بہار الدین زکریای ملتانی در باب فقر و غنا مراسلات  
 بسیار واقع شدہ در ناگو و دطاب زمین احیای داشتند و آنرا بہشت مبارک خود زراعت  
 میکردند و قوت عیال میساختند و فوات ایشان در بہشت و نعم ربیع الآخر سال شش صد و ہشتاد و  
 و تہ ہجری بودہ و قبر در قصبہ ناگور است

### حضرت خواجہ قطب الدین اوسنی کاکلی رحمہ اللہ

نام ایشان نجیب الدین احمد بن موسی و مولد و اصل ایشان از اوش فرغانہ است و آن قصبہ  
 است از توابع اند جان و کاکلی از ان جہت گویند کہ چون در دہلی متوطن شدہ اند  
 و فتوح از کس قبول نمی فرمودند و خود ہمیشہ متفرق می بودند و بر فرزند ان ایشان بعبرت  
 میگذاشت و آنہا از زن تقالی کہ در ہمایہ ایشان بود بعد از فاقما جزو کے قرض نمود



اوقات گذاری نمودی نمودند روزی زن آن بقال گفت اگر من در همه سالگی شهادتی بودم کار  
 شما بهلاکت میرسد این سخن طبیعت ایشان گران آمد و بعد کردند که از دق قرض نگیرد روزی این  
 قضیه را بعضی خواجه رسانیدند فرمودند که هرگز من از کسی قرض نمی گیرم و حاجت  
 ابطافی که در حجره است دست انداخته بقدر حاجت نان پنجه بردارند و بخت و کند و بخت  
 خواهند بدین بعد از آن هرگاه که میخواهند از آن طاق نان بگیرند و این نان را کاک  
 بگویند نقل است که حضرت قطب الدین یک نیم ساله بودند که پدر ایشان وفات یافت و خضر  
 علیه السلام ایشان را به شیخ ابو حضر سپردند که تعلیم علوم ظاهری و باطنی نماید چون حضرت خواجه  
 معین الدین چشتی بادش رسیدند در آنجا بخدمت خواجه معین الدین مرید شدند و حضرت خواجه  
 را کمال شفقت و عنایت در باره ایشان بود و محبت و از خضر علیه السلام بودند قطب زمان و کمال  
 دوران و جامع فضل و فضائل صوری و معنوی و صاحب خوارق و کرامت عالمیه بوده اند  
 گویند که در سن بساطی پیش از آنکه مرید شوند بحضرت خواجه بریافتند و مجاهدات اشتغال  
 و سیاحی بسیار کرده اند نقل است که چون به بغداد رسیدند صحبت شیخ شهاب الدین سهروردی  
 را در یافتند و چون کمال اشتیاق و اخلاص بخدمت شیخ که پیر ایشان باشند داشتند از آنجا  
 معاودت نموده بطرف هندوستان آمدند و چون به ملتان رسیدند با شیخ بهار الدین زکریا  
 ملتان قدس سوره ملاقات نمودند و در ملتان حضرت شیخ فرید شکر گنج رحمہ اللہ بخدمت  
 ایشان رسیده مرید شد و چون بدلی رسیدند عرفیه بخدمت پیر خود که در حمیر تشریف  
 داشتند رسیده مرید شد و چون بلازم برسم خواجه معین الدین در جواب نوشتند  
 که اگر چه در ظاهر بعد است اما در باطن قرب است ما بخا باید بود و بعد از چند روزی  
 در دلی توقف نموده باز با حمیر معاودت کردند چون خواجه قطب الدین میر راه گشتند که  
 با حمیر بودند مردم دلی از فراق و جدائی ایشان بغیر یاد آمدند چون حضرت خواجه این  
 معنی را مشاهده نموده خواجه قطب الدین را خبر نمودند که شهر را در پناه تو گذارستم در دلی  
 باش که دل های مردم از جدائی تو آزرده میشوند ایشان بفرموده حضرت خواجه  
 شهر مراجعت نمودند حضرت خواجه قطب الدین اکثر کسای می فرمودند و در سلسله عشقیه



سماع متعارف است و در بعضی ممنوع مثل سلسله سبزه که قادر بر دیدن الطائفه نیز سماع نمی فرمودند  
و بعضی از اکابر گروه چنانچه شیخ الاسلام گفته اند که دو النون مصری و شیخ شلی و خزار و لوزی و طایف  
همه در سماع رخصت نموده نقل است از سلطان المشایخ که در خانقاه شیخ سبستانی مجلس سماع بود  
در ویشان صاحب حال و اهل حاضر بودند درین انظار قول این بیت را که از حضرت شیخ  
احمد جام است خواند بیت کشتگان خنجر تسلیم را به هر زبان از غیب بابی و گیر است با خواجہ  
قطب الدین را حال متغیر شد و از هوش رفتند مشایخی که در آن مجلس حاضر بودند از آنجا قاضی  
حمید الدین ناگوری و شیخ بدر الدین غزنوی ایشان را بجا نماند آوردند و قوالان همان بیت را  
تکرار میکردند و حضرت خواجہ سماع میفرمودند چنانچه شبانروز هین سال داشتند تا حال برایشان اگر  
گفت روز دوشنبه چهاردهم ربیع الاول سال ششم صد و سی و سه رحلت نمود

### حضرت شیخ فرید کج شکر قدس سره

نام ایشان مسعود بن عزالدین محمود است و از اولاد حضرت امیر المومنین عمر خطاب است  
رضی اللہ عنہ از جانب پدر و مادر ایشان و خرمولانا و حید الدین خجندی است در کمال  
عصمت و عفت و صاحب کرامت اند و حضرت شیخ صائم الدهر بوده اند و عصمت و من  
افطار نمیدادند و مرید و خلیفه حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اند و کج شکر از ان گویند  
که حضرت شیخ را هفت روز گشته بود که افطار نگذرد بودند و ضعف برایشان غالب شد  
بخدمت پیر خود روانه شدند در آنرا راه از ضعف پای ایشان بلغزید چنانچه بر زمین افتادند  
و در دین مبارک ایشان پاره گل درآمد و تمام شکر شد از آنجا برخاسته بخدمت پیر خود  
رفتند و خواجہ فرمودند فرید گلی که بدینست رسید حق تعالی و جو و ترا کج شکر گردانیده است  
همواره شیرین خوابی بود چون از خدمت پیر خود بیرون آمدند هر کس که ایشانرا میدید  
کج شکر میگفت ایشان بخدمت حضرت خواجہ معین الدین حیشی نیز رسیده بودند حضرت  
خواجہ معین الدین در باب ایشان فرموده اند که بختیار شامبازی عظیم را بقید آورده است  
که خیر لب راه النبی ایشان نگردد و این سمعی است که اما خانه در ویشان را منور سازد قطب  
و غوث وقت بوده اند و خوارق عالیه از ایشان بسیار بوده و نظیر رسیده و آنقدر که گمانا



از ایشان بطور آمده که درین سلسله از کسے کم آمده باشد و حضرت خواجه قطب الدین را  
 کمال عنایت و مهری بایشان بود چنانچه گویند وفات حضرت خواجه نزدیک رسید ایشان را  
 از دانی که در فوجی حصار است طلبیداشتند و وصیت نمودند که جانشین ایشان باشند  
 بعد از وفات پیر خود در قبه اجودهن که نزدیک دیار پراگ است در آن است  
 اقامت و زیند و جمع کثری از بزرگ مقدم شریف ایشان بنشین رسیدند و حضرت  
 شیخ فرید بیعت بباری از مشایخ رسیده اندکی از آنجمله شیخ بهار الدین زکریا که لسانی اند  
 و مشهور است بعد از اینکه حضرت شیخ ریاضت و مجاهدت را بحال رسانیده اند روزی  
 فرموده اند که هر چه خدا کند میشود و باقی آواز داد که هر چه فرید میگویی میشود و فقر و فاقه  
 بر ایشان و اهل ایشان را چنان غالب بود که روزی یکی از حرمهای ایشان بخدمت  
 آمده گفت که فلان پسر ثعلبب گرسنگی بمعرض هلاکت رسیده است شیخ فرموده  
 که بنده مسعود چه کند اگر تقدیر حق در رسیده و از جهان سفر کند رستی در پای او به نهد  
 و بیرون افکند و هم شیخ فرمودند که چون فقیر حاسب پوشد چنان پندارد که کفن می پوشد  
 و ولادت ایشان در قبه که وال که از توابع ملتان است بوده وفات ایشان روز  
 شنبه پنجم ماه محرم سال ششصد و شصت و چهار هجری روی داده و مدت عمر  
 نود و پنج سال و قبر درین است امین ملتان و لاهور بزار و تبرک

### حضرت شیخ نظام الدین اولیا رحمہ اللہ

نام ایشان محمد بن احمد بن دانیال بدآونی است و بدآون قبه ایست از مضافات سنبل  
 و لقب ایشان سلطان المشایخ از جانب الهی است و مرید و خلیف شیخ فرید الدین  
 گنج شکر اند و حضرت سلطانی المشایخ کامل و عامل بوده اند و جمیع علوم را بحال داشتند  
 از مشایخ کبار و در هندوستان نامدار و عالی مقدار بوده و سلاطین وقت را با خواص  
 و عوام روی ارادت بخدمت ایشان بوده و همه کس اعزاز و اکرام ایشان را واجب  
 و لازم میدانستند و در دار السلطنت در ملی اقامت فرموده به تعلیم مریدان و تربیت  
 ایشان اشتغال داشتند و خوارق و کرامات زیاده از شمار خلق از ایشان مشاهده نمودند



گویند و تفتی تجرید و ضوکرده بودند و خوانند که محاسن مبارک را شانه کنند شانه در طاق بود  
 کسی نبود که شانه را بدست ایشان رساند شانه از طاق بکبت و خود را بدست ایشان رسانید  
 و حضرت سلطان المشائخ همه مجلس و عظم و دجود و سماع می نهادند و قوالان می خوانند و خود  
 بر خاسته سما می خوانند و اگر کسی را امید بدند که بتقلید هم سماع میکند بکبت ادب سماع  
 می آیند و تعظیم می نمودند نقل است که شخصی را برات او گم شده بود نزد سلطان  
 جیو آمده عرض نمود فرمودند علوا بروح پاک حضرت گنج شکر فاستحیده آن شخص  
 علوا پرواز رفتی قدری علوا آورد و دور کاغذ پیچیده چون کاغذ کثوده برات او  
 بیش بود نقل است که پیش از وصال پهل روز چتر می خوردن ترک کردند  
 و باقیال فرمودند آنچه در اینبار است همه را اینبار کن که چه ماند ولادت ایشان در قصبه  
 بد اذن است سال سی و شش هجری وفات وقت عیادت روز چهارشنبه هجری دهم  
 ماه ربیع الاخر سال هفتصد و سی و پنج روی داده است عمر شریف ایشان نود و چهار سال  
 و نواز جنازه ایشان را شیخ رکن الدین ابوالفتح بن صدر الدین عارف گذارده و فرمود  
 که از ملتان بر آید همین نواز آمده بود و قبر ایشان در دلی نوبه یعنی است که در آن سکونت  
 داشتند این فقیر حنین بار زیارت آن رفته نمونه رسیده بود و هر روز چهارشنبه خلق انبوه  
 زیارت ایشان جمع میشوند و آثار فیض ازان مکان متبرکه ظاهر است و الحال نذر  
 نیاز بسیار بوده شریف ایشان میرسد و در سال یکبار عرس ایشان میشود و قوالان  
 میخوانند صحبت و مجلس عظیم بر پا است اکثری از مشائخ سلسله ایشان جمع میشوند و ایشان  
 سماع و دجود میکنند و حضرت سلطان المشائخ را اگر چه مریدان بسیار اند اما چهار مرید  
 فاضل و کامل مشهور و معروف اند امیر خیر و شیخ نصیر الدین چارخ دلی و شیخ برهان الدین  
 غریب و شیخ حسن دهلوی

حضرت امیر خسرو دهلوی رحمہ اللہ

از امر از بابی هزار دلا حین اند و ترک بوده اند از ترکان نواحی پنج مولد ایشان  
 موطن آباد است که مشهور به پنجایه است از توابع سنبل است جامع انواع علوم و قلم



عناجی بوده اند مرید و معشوق و نفس ناطقه و منظور نظر سلطان المشایخ اند گویند که میر از پیر خود آتیا  
 نمودند که حسن و نام بادشان است و من در ویشم مرا نام دیگر باید شیخ فرمودند که امر و از  
 براسه تو نامی التماس خواهم نمود روز دیگر چون میر بخدمت ایشان آمدند فرمودند که بیا  
 چنین نمودند که روز قیامت ترا محمد کاسه لیس خواهند گفت سلطان المشایخ را کمال عنایت  
 و مهر بانی نسبت بهیر بوده و از جمیع مریدان خود زیاده میخواستند و میفرمودند که روز قیامت  
 از هر کس خواهند پرسید که چه آوردی از من بپرسند خواهم گفت که سوز سینه ابن ترک  
 الله و میر را سوز سینه میزد بود که پیر این مبارک ایشان نزدیک سینه همیشه سوخته بود  
 گویند میر چهل سال صائم الله میز بوده اند و همراه سلطان المشایخ بطریق طری ارض حج  
 گذارده بوده و سلطان المشایخ در باب میر فرموده اند بمیت این خسرو ماست  
 ناصر خسرو نیست و زیرا که خدا که ناصر خسرو ماست و گویند که تصانیف میر از نظم و نثر نو و  
 است و اشعار میر آنچه مشهور است از پنج لک کم و از چهار لک زیاده است سوائے  
 تصانیف هندی و از برکت آب دهن مبارک سلطان المشایخ این قدرت طبیعت  
 و شیرین سخنی حق تعالی بایشان داده بود و در شعر چنان قادر بودند که مطلع انوار را که در جوار  
 محزون اسرار است در ده دقیقه تمام کرده اند و در اشعار ایشان یک بیتهاست که کم کس  
 یان خوبی گفته باشند و این بیت از یک بیتهاست ایشان است بیت زلفت زهره  
 جانب خونریز عاشقان است و چیزی نمیتوان گفت ردی تو در میان است و مضمون  
 تازه عالی در اشعار میر آفتاب است که اگر همه را جمع کنند از تصانیف بعضی زیاده نشود  
 و همین طور در اقسام زبان و فنون علم هند بمیشل بوده اند و بجامعیت ایشان کم کس  
 گذشته چون پیر ایشان را بسماع و نظم کمال ذوق بوده و رو سن  
 قوالی که الحال در هند و سمان مشهور است و پیش از ان نبود اختراع نموده  
 و خود میخواندند و سلطان المشایخ بسماع میفرمودند و نقل است که چون شیخ سعدی  
 بهندستان آمدند در وادی میر ملاقات نمودند و یک شب با میر بودند میر کلام بخدمت شیخ  
 آوردند گفتند آنچه از مال دنیا داریم این است هر چه قرائند میبایست ازیم شیخ فرمودند روغن چراغ بخور



که امشب با تو صحبت دارم گویند که سیر از بخدمت پیر خود اخلاص و محبت بمرتبه بود که بالاتر از ان  
نباشد چنانچه نقل است که در ویشی بخدمت سلطان المشائخ بجهت گدائی رفت فرمودند که باز  
چیزی حاضر نداریم امروز آنچه فتوح آید متوجه خواهیم داد چون در آن روز پنج فتوح رسید فرمودند  
اینچنین چند روز گذشت فتوح از جانبی رسید کفش مبارک خود را بان در ویش دادند او نیز  
با عتقا و تمام گرفته از شهر دلی روان شد در اثنا سه راه حضرت امیر خسرو که با بادشاه عصر بجا  
رفته بودند و از آنجا بدلی می آمدند دو چهار شدند میر از ان در ویش پرسیدند که از سلطان المشائخ  
خبر داری گفت بصورت و عافیت اند فرمودند که نشانی از ایشان داری گفت کفش مبارک  
خود را بمن داده اند گفتند میفرستی گفت بلی پنج لک ردی و وصله قضیه که سلطان محمد با ایشان  
داده بود همه را بدان در ویش دادند و کفش پیر خود را گرفته بر سر نهاده بخدمت سلطان المشائخ  
رسیدند سلطان فرمودند ای خسرو از ان خبری چون سلطان المشائخ بر محبت حق پیوستند  
میر و دلی حاضر بودند و مردم از ایشان این قصه را پوشیده پیدا شدند چون  
بدلی رسیدند و این قضیه ناگزیر را شنیدند سر خود را تراشیدند و روی خود را برآه  
نمودند و مقابل قبر پیر خود آمده ایستادند و گفتند سبحان الله آفتابی در زیر زمین و خسرو  
زخم بر روی آن این را گفته سر را بر قبر ایشان زدند بهیوش افتادند تا شش ماه  
بعد از ایشان همیشه در غم و اندوه بودند تا هاجا روز چهارشنبه هفتم شوال در سال  
هفت صد و سیست و پنج هجری رحلت نمودند و قبر ایشان پایان قبر پیر ایشان است

### حضرت شیخ نصیر الدین جبرائیل دلی رحمه الله

نام ایشان محمود و اصل ایشان از شهر اوده است و از اکمل خلفای و مریدان سلطان المشائخ  
نظام الدین اولیا اند و سن بست و پنج سالگی ترک و مجرب اختیار نموده ربانیت عظیم  
میکشیدند و در چهل سالگی بخدمت سلطان المشائخ رسیدند و حضرت شیخ را کمال محبت و احترام  
با ایشان بوده و انقدر خوارق و کراماتی که از ایشان بظهور رسیده از هیچ یک از مریدان  
سلطان المشائخ ظاهر نشده با وجود آنکه درین سلسله سماع و وجد میکردند اما شیخ نصیر الدین  
سماع نمی فرمودند و می گفتند که خلاف سنت است و حضرت شیخ نظام الدین اولیا را



این سخن بدنی آمد می فرمودند راست میگوید نقل است که قلندر می یازده زخم بوجود مبارک ایشان زود ایشان در استغراقی که بودند از ان باز نیامدند و خون مبارک ایشان از نوا وادان شد چون میدان را از نیخال جبر شد آمده قلندر را اگر فتنه خدایا که فرمودند که بچسبم از آنم او نگردد و مبلغ با و انعام دادند که مبادا در وقت کار به او از روی بدو رسیده باشد و بعد از ان این قضیه بس سال وفات در شهر دهم رمضان وقت چاشت سال هفتصد پنجاه و هفت هجری روی داده و قبر ایشان در بیرون دلی نواست و این فقیر بر آنجا رسیده و گریه و دراز از خلفای ایشان اند

### حضرت شیخ برهان الدین غریب رحمه الله

از مریدان سلطان المشایخ اند حضرت شیخ ایشان را بطرف برهان پور دولت آباد محبت روح اسلام و در میان ساکنان آن حدود فرستادند و شیخ حسن دهلوی را با بعضی از مریدان ایشان همراه کرد و بکثرت قدم ایشان اکثری از ان جامه بلباس مشرف گشته مرید و معتقد گشتند و اخلاص و ادب ایشان به پیروی خود بدرجه بود که تا بوقت وفات هرگز پشت بجانب موضع غیث پور که توطن سلطان المشایخ بود نکرده بودند و وفات و قبر ایشان در دولت آباد دکن است و این فقیر با آنجا رسیده

### حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمه الله

از فرزندان حضرت امام اعظم اند رضی الله تعالی عنه مرید شیخ محمد بن شیخ عارف بن شیخ احمد عبدالحق و صاحب علم ظاهر و باطن و وجد و سماع بودند و از روحانیت شیخ احمد عبدالحق نیز تربیت یافته اند و شیخ را اولاد بسیار شد همه پسران عالم و عامل گشتند خصوصاً شیخ رین که در پیش قدم بر قدم والد خود می نهادند کرامات زیاده از حد و نهایت از ایشان بظهور پیوسته و وفات ایشان در سال ۱۰۰۰ صد و سیل و پنج هجری بوده و قبر در گنگوہ است که از توابع دلی است

### حضرت شیخ جلال محضامیری قدس سره

از جانب پدر و مادر فاروقی بوده اند و اصل ایشان از پنج است و نام پدر ایشان قاضی محمود و در سن هفت سالگی قرآن را حفظ کرده و در مفسر و ساکلی اکثر علوم را تحصیل نموده و در سن بیست و



و فتوی می نوشتند و مرید شیخ عبد القدوس گنگوہی اندوایشان مرید شیخ محمد عارف وایشان مرید  
 پدر خود عارف احمد عبد الحق وایشان مرید پدر خود شیخ احمد عبد الحق وایشان مرید شیخ جلال بابائی  
 وایشان مرید شیخ شمس الدین ترک بابائی وایشان مرید علی صابر وایشان مرید شیخ فرید الدین گنگوہی  
 قدس الله ارواحهم گویند و در اواصل حال روزی شخصی غلی با آواز خوش میخواند چون آواز گوش شیخ  
 جلال رسید بهوش شده از بام افتادند و مانند کبوتر نیم بسمل می طپیدند و می غلطیدند بعد از مدتی بحال آمد  
 درین طریقه آمدند ایشان را کرامات و خوارق عادات علیہ روی نموده و استغراق ایشان بمرتبه بود که  
 چون وقت نماز میرسد میدان الله اکبر الله اکبر میگفتند تا از استغراق بحال آمده به نماز مشغول میشدند  
 اکثر وجد و سماع میفرمودند و در قصه تہانیر متوطن بوده اند و از مشائخ متاخرین در سلسلہ شریفہ از ایشان  
 بزرگتر نبوده گویند که یکی از مریدان شیخ جلال چندین سال خدمت ایشان کرد و هیچ واردی بر وظائف  
 الهی شد روزی شیخ سخن میگفت در خاطر او گذشت که در زمان سابق شیخ نجم الدین کبری چنان بود که  
 ہر کہ نظر میکرد بمرتبه ولایت میرسد و امروز این چنین نیست شیخ برہر او مطلع شد و بجانب او تیر و دیدند  
 فرمودند کہ امروز ہم چنین مردم ہستند کہ بیک نگاہ ایشان بمرتبه ولایت حاصل شود درین آثار آن مرید  
 بخود افتاد و بمرتبه اعلی رسید و فعلا ہذا کہ مدتی رحلت نمود شیخ فرمودند کہ ہر کسی را تاب برداشت این کار  
 نیست و فات شیخ در روز جمعہ سبت و پنجم ذی الحجہ سال ۸۶۵ ہجری بمشاد و نہ ہجری بوده و مدت عمر شریف  
 نود و شش سال و قبر ایشان در تہانیر است تمام شد ذکر مشائخ سلسلہ شریفہ شریفہ قدس اسرارہم  
 بیان سلسلہ ستر کہ کبریہ کہ منسوب است بحضرت شیخ نجم الدین کبری قدس الله تعالی  
 سرہ حضرت شیخ ابوبکر بن عبد الله نساج رحمہ الله

اصل ایشان از طوس است و مرید عبد القاسم گرگانی اند و ذکر نسبت ارادت شیخ ابو القاسم  
 گرگانی در ذکر خواجہای بزرگوار نوشته شدہ و سلسلہ کبریہ با سلسلہ خواجہای بزرگوار  
 بہ شیخ ابو القاسم یکجا میشود و شیخ ابوبکر نساج با ابوبکر وینوری صحبت داشته اند و از شیخ ابوبکر  
 پرسیدند کہ دیدار مطلوب را بچہ توان دید گفتند بدین صدق در آئینہ طلب

حضرت شیخ احمد غزالی رحمہ الله تعالی

اصل ایشان از طوس است و مرید شیخ ابوبکر نساج اند و برادر رحبتہ الاسلام امام محمد غزالی رحمہ الله



عالم بوده اند و علم ظاهر و باطن و فیات ایشان در سال پانصد و نه صد و هجری واقع شده و قبر ایشان در قزوین است

### حضرت شیخ ابوالنجیب رحمہ اللہ

نام ایشان عبدالقادر است و لقب صیار الدین و نسب ایشان به دوادون و اسطوخودوس حضرت امیرالمؤمنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ میرسد و نسبت ارادت ایشان بدو جانب است یکی به شیخ احمد غزالی چنانچه درین سلسلہ مذکور شد و دیگر به شیخ وحید الدین عم ایشان که در سلسلہ سهروردیه مذکور خواهد شد ایشان در جمیع علوم کامل بوده اند و تصنیفات بسیار دارند و بصحبت حضرت قطب ربانی محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر گیلانی رضی اللہ عنہ مشرف گشته بودند نقل است که روزی به بغداد میگذاشتند بدو کان قصائی رسیدند که گوسفندی آویخته بود ایستادند و گفتند این گوسفند سیگویدین مرده ام ندانم و قصاب بخود بیفتاد و چون بخود باز آمد بصحبت قول کرد و تائب شد آنچه بخاطر فقر میرسد این است که اهل ارادت شیخ را درین محل ضرور بود و در آن دو حکمت است یکی آنکه گوشت غیر حلال جمعی از مسلمانان بخورند و دیگر اینکه ساعت توفیق توبه قصاب نیز رسیده بود و فیات ایشان در شب شنبه دوازدهم ماه جمادی الثانی سال پانصد و شصت و سه هجری بوده و قبر در بغداد است

### حضرت شیخ عمار یا سمر قدس سرہ

مید شیخ ابوالنجیب سهروردی اند و در ترتیب مریدان و کشف و فایز ایشان کمال تمام داشته اند و در وقت خود بزرگ و صاحب کرامات بوده اند

### حضرت شیخ نجم الدین کبری قدس سرہ

نسبت ایشان ابوالنجاب است و این کنیت را سپهری سلم و رواقه بایشان عنایت فرموده اند و نام احمد بن عمر الجوتی و لقب نجم الدین و لقب دیگر کبری است و کبری از ان جهت گویند که در او اکل جوانی که تحصیل علوم مشغول بودند با هر که مناظره و مباحثه میکردند بر وی غالب آمدند برین سبب طائفة الکبری می گفتند و لفظ طائفة بحجت کثرت استعمال حذف شده و ایشان را شیخ ولی تراش نیز گفته اند بسبب آنکه نظر مبارک ایشان در وجود بر هر که افتادی



بمهرتبه ولایت میرسیدی چنانچه روزی سوداگری بخانقاه ایشان درآمد و حضرت شیخ حالت قوی  
 داشتند نظر مبارک تمام اثر بر او افتاد و در حال بمهرتبه ولایت رسید پرسیدند از کدام مملکت گفت از  
 فلان مملکت از احازرت ارشاد نوشتند تا در ولایت خود خلق را بحق ارشاد کند روزی  
 بازی در هوا دنبال گنجشکی کرده بود ناگاه نظر یکبار اثر حضرت شیخ بر آن افتاد و گنجشک گشت  
 و باز را گرفته پیش ایشان را فرود آورد و روزی بدر خانقاه ایستاده بودند ناگاه سگ آنجا رسید  
 و نظر آن حضرت شیخ بروی افتاد و در حال بخشش یافت متحیر و بجزو شد و از شهر گورستان رفت  
 و سرزمین می مایید و هر جا که می آمد و می رفت همه سگان شهر گرد او حلقه کرده می گشتند و دست  
 بردست نهادند پیش او می ایستادند چون در آن نزدیکی میبرد و بفرموده حضرت شیخ او را دفن کردند  
 و بر سر قبر او عمارتی ساختند و حضرت مولوی فرموده اند بیت یک نظر فرما که مستغنی شوم ز اینهای جنبش  
 سنگ که شد منظور نجم الدین سگان را سرور است و حضرت شیخ در فضیلت و طریقت و تقوی  
 یگانه دبی نظیر بوده اند و خوارق و کرامات ایشان در عالم مشهور است و نسبت ارادت ایشان  
 به و طریقت است یکی از شیخ عمار با سربه ترقی که درین کتاب مذکور شد شیخ ابوالقاسم گرگانی میرسد  
 و طریقت دیگر از شیخ اسمعیل نقری به محمد نکیل و از ایشان مجید بن داود و از ایشان بابو العباس  
 اورس و از ایشان بابو القاسم بن رمضان و از ایشان کحضرت ابو یعقوب طبری و از ایشان  
 بابو عبد الله بن عثمان و از ایشان بابو یعقوب نهرجوری و از ایشان بابو یعقوب سوسی و از  
 ایشان بعبد الواحد زید و از ایشان نکیل بن زیاد و از ایشان کحضرت امیر المؤمنین علی کرم الله  
 وجهه باین ترتیب پیغمبر مسلم میرسد و از شیخ روز بهان بهره یافته بودند وفات ایشان دهم  
 جمادی الاولی در سال ششصد و شصت و شصت واقع شده چون بلا کو بخوارزم رسید و در آنوقت  
 عمر ایشان زیاده بر شصت بود شیخ اصحاب خود را مثل شیخ سعد الدین حموی و شیخ رضی الدین  
 علی لالا و غیر ایشان را طلبیداشته فرمودند زود بر خیزید و به بلاد خود روید که آتش از مشرق  
 برافروخت تا مغرب خواهد سوخت و مرا اینجا شنید باید شد این بلا نیست مبرم که علاج  
 ندارد و نیزه بردست مبارک خود گرفته و سنگ در بغل بر کرده با کفار مقاتله و مجادله نموده  
 بدرجه شهادت رسیدند گویند که در وقت شهادت کامل کافری را گرفته بودند بعد از شهادت



ده کس نتوانستند که آنرا از دست شیخ خلاص سازند آخر آنرا بیدیدند و بپرکت نظر مبارک حضرت شیخ جمیع مردان ایشان کامل و عالم گشته بودند و اکثر معروف و مشهور اند شل شیخ محمد الدین بغدادی و شیخ سعد الدین حموی و بابا کمال بخندی و شیخ رضی الدین علی لالا و شیخ سیف الدین ماخری و شیخ نجم الدین رازی و شیخ جمال الدین کیلی و بعضی گفته اند که چهار سال بعد از وفات ایشان

جلال الدین رومی نیز از ایشان است رحمهم الله

حضرت شیخ محمد الدین بغدادی رحمه الله

کنت ایشان ابو سعید است و نام شرف بن المودین ابوالفتح و اصل ایشان از بغداد است و از اجله اصحاب و از اکمل مردان حضرت شیخ نجم الدین کبری اند و حضرت شیخ را کمال عنایت و محبت بایشان بوده بپرکت توجه حضرت شیخ بقامات عالیه رسیده بودند اما در اواخر حال کسب تقدیر ازلی از شیخ محمد الدین قدری بی ادبی نسبت به پیر ایشان واقع شد از ایشان کسرت شیخ رسید بر زبان گذشت که سرت برود و در دریا غرق شوی و میری بهمان بج خوارم شاه مجرم و گناه شیخ محمد الدین را غرق بحرقا ساخته بشهادت رسانید و فات ایشان در سال شش صد و هفت و بر دایسته شش صد و شانزده هجری واقع شده و قبر در اسفراین است

حضرت شیخ سعد الدین حموی رحمه الله

نام ایشان محمد بن محمد بن ابی بکر بن ابی حسن است و از اکمل مردان حضرت شیخ نجم الدین کبری اند فاضل و عامل و کامل بوده اند و ایشان را القاضیه بسیار است و فات ایشان روزه علی الضحی سال شش صد و پنجاه هجری روی داده و مدت عمر ایشان شصت و سه سال و قبر ایشان در بخارا در طرسان

حضرت شیخ سیف الدین ماخری رحمه الله

از کبار مردان شیخ نجم الدین است چون حضرت شیخ در اوائل ایشان را در ربیعین نشانند در ربیعین دوم با نجا رسیده دست مبارک بر در خلوت ایشان زدند فرمودند بر خیز و برون ای بیت منم عاشق مرا غم سازد و راست بود تو معشوقی ترا با غم چه کار است و فات ایشان در سال شش صد و پنجاه و هشت هجری رسیده و مدت عمر متقارن سال و قبر در بخارا است



## حضرت شیخ نجم الدین رازی رحمه الله

المشهور بمقامه از کبار مریدان شیخ نجم الدین کبری اند و شیخ محمد رالدین قومی و مولانا جلال الدین محمد رومی ملاقات نموده اند تفسیر کمر الحقائق که مملو است از دروقائق و در بیان اشارات و رموز قرآنی و غیره مزار و از تصانیف ایشان است و بر کمال حضرت شیخ پیچ شاد است به ازان نیست و قات ایشان در سال شش صد و پنجاه و چهار قمر ایشان در بغداد شریف است

## حضرت شیخ رضی الدین علی لالا رحمه الله

لقب ایشان رضی الدین است و نام علی بن سعید بن عبد الجلیل لالا و اصل ایشان از غزنی است و پدر ایشان سپهر سنائی غزنوی است و مرید حضرت شیخ نجم الدین کبری اند و بصحبت شیخ محمد بسوی و خواجه ابو یوسف همدانی رسیده اند و بیاری از مشایخ را در یافته اند از صدق و چهار شیخ کامل کامل خرقه داشته اند و در علوم ظاهر و باطن جامع و از بزرگان وقت بوده اند و سفر سهندستان کرده بصحبت ابو الرضا رتن هندی رضی الله عنه که قبر ایشان در تبت است از توابع حصار فیروزه مشرف گشته امانت رسول معلم را شاه محاسن مبارک باشد از ایشان گرفته اند و قات ایشان در سوم ربیع الاول سال شش صد و چهل و دو هجری بوده و قبر ایشان در غزنی است مابین روضه سلطان محمود و ابن فقیر آنجا رسیده تا عصر در آن روضه معتبر که گذارده و درها نذر اکثر مزارات مشایخ غزنی را طواف نموده مثل ملک بار برنده و خواجه شمس العارفین و شیخ اهل سرزری و حکیم سنائی و امام محمد حدادی محمد اعرابی و خواجه محمد باغبان که در ربیع الاول سال چهار صد و چهل و هفت فوت کرده اند و خواجه علی فی ناز و خواجه احمد مکی و شیخ بسلول و خواجه ابی کبر بلفاری که میگویند از فرزندان صدیق اکبر اند و پرفیض ترین مزارات غزنین مزار ایشان است و شیخ عثمان ولد پیر علی هجویری و شیخ حاجی مهدی ختم الاولیاء خواجه نقی و تاج الاولیاء سیر فالیزبان و غیر هم قدس الله ارواحهم

## حضرت شیخ جمال الدین احمد جورقانی رحمه الله

مرید شیخ رضی الدین علی لالا اند و بزرگ و مرتبه عالی داشته اند شیخ رضی الدین علی فرموده اند هر که باخاموشی از این پنج انچه از خدای و شلی یافته اند از وی نیز یافته اند و قات ایشان در سلخ ربیع الاول سال شش صد و شصت و نه هجری بوده



حضرت شیخ نورالدین عبدالرحمن اسفرانی کسری رحمه الله  
اصل ایشان از کسری است و آن توقی است از توابع اسفراین مرید شیخ احمد جوهر قانی انداز بزرگان  
و عارفان وقت بوده اند و ولادت ایشان در ماه شوال ششصد و هشتاد و هفت رفات در شب  
یکشنبه چهاردهم جمادی الاولی سال هفتصد و هجری

### حضرت شیخ رکن الدین علاء الدوله سمنانی

کفایت ایشان ابوالکلام است و نام احمد بن محمد بیابانگی و اصل ایشان از ملوک سمنان بود و  
در سن پانزده سالگی با سلطان وقت می بوده اند و در سال ششصد و هشتاد و هفت در بغداد  
مرید شیخ نورالدین عبدالرحمن کسری شدند صاحب ریاضت و مجاهدت و مقامات علیه  
بوده اند گویند که در مدت عمر با صد و سی اربعین نشسته اند و ولادت ایشان در سال ششصد  
و پنجاه و نه وفات شب جمعه بیست و دوم رجب سال هفتصد و سی و شش هجری ردی داده  
و مدت عمر ایشان سی سال است و قبر ایشان در مقبره عماد الدین عبدالوهاب است  
درین ایام رساله نظر در آمده که می گفتند تصنیف و خط شیخ علاء الدوله سمنانی است که در عقائد  
خود نوشته و بعضی سخنان در آن رساله خلاف اهل سنت و جماعت بوده و با جهاد خود نوشته  
اگر فی الواقع آن رساله تصنیف و خط شیخ است پس پناه میبرم بخدا که عزوجل از کسی که مخالف  
باشد و اصول و فروع از ائمه اربعه رضی الله عنهم

### شیخ نجم الدین محمد الاوکانی رحمه الله

مرید شیخ علاء الدوله سمنانی اند و صاحب کشف و کرامات اند و وفات ایشان در سال هفتصد و  
هشتاد و هشت واقع شده و مدت عمر هشتاد سال و قبر ایشان در حصار علی زاعمال اسفراین است

### حضرت شیخ محمود موزده کانی رحمه الله

لقب ایشان شرف الدین است و نام پدر ایشان عبداللہ و از اکمل مریدان شیخ علاء الدوله سمنانی است

### حضرت امیر کبیر سید علی سہدانی قدس سره

امیر سید علی سہدانی رحمه الله تعالی نام پدر ایشان شهاب الدین بن محمد است و میر سید علی مرید  
شیخ شرف الدین محمود موزده کانی اند و کتب طریقت از شیخ تقی الدین دوستی که ایشان نیز سیر



مرید شیخ علاء الدین سمنانی بوده نموده اند و بفرموده پیر خود حضرت شریف الدین محمود سه نوبت  
ربع مسکون را سیر کرده اند و محبت هزار و چهار صد ولی را در یافته و چهار صد ولی را در یک مجلس  
و دیده اند و ابتدای اسلام در کشمیر بکرت مقدم شریف ایشانست و امر از خاندان ایشان در کشمیر موجود است  
وفات ایشان در ششم ذی الحجه سال هفتصد و هفتاد و هجری روم نموده و قبر در خلان است

### حضرت شیخ بهار الدین ولد

بنی گفتم اند مرید شیخ نجم الدین کبری اند نام ایشان محمد بن حسین بن احمد الخطی الکبری است  
از فرزندان حضرت امیر المومنین ابو مکر صدیق رضی الله عنه اند و ماورای ایشان دختر علاء الدین محمد  
بن خوارزم شاه است که با اشاره حضرت رسالت پناه صلعم و دختر خود را کجین بن احمد کاج  
گروه بود و شیخ بهار الدین ولد از ان متولد شدند بسیار بزرگ و صاحب کشف و کرامات  
بوده اند و شیخ شهاب الدین سهروردی ملاقات نموده بودند وفات ایشان در سال  
شش صد و سیست و هشت هجری بوده و قبر در قونییه است

### حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمه الله

مشهور بمولوی رومی اند نام ایشان محمد بن بهار الدین محمد و اصل ایشان بلخ است  
و نشو و نما در دم بوده مرید پدر خود اند بسیار بزرگ و عالم و صاحب حال و وجد بوده اند گویند  
که چهار صد طالب علم هر روز به درس ایشان حاضر میشدند و اشعار ایشان سراسر معرفت و تقوی  
است گویند که در سن شش سالگی بعد از سه چهار روز یکبار افطار نمی کردند و در همین سن رودکی  
با گوشت چند بر بامهای خانها سیر میکردند یکی از کودکان گفت بیانا ازین بران جمیع مولانا  
فرمودند این نوع حرکت از رگ و گریبی آید حیث باشد که آدمی باینها مشغول نشود اگر در خانه  
شما قوتی هست بیاید تا سوی آسمان پریم درین اثنا از نظر کودکان غائب شدند کودکان فریاد  
بر آوردند بعد از لحظه رنگ دیگر گون گشته و چشم متغیر شده باز آمدند گفتند در زمانیکه با شما سخن میگویم  
دیدیم که جماعتی سبز قلیان مرا از میان شما گرفتند و گرد آسمان با گردانیدند و عجایب ملکوت را  
بمن نمودند چون فریاد و فغان شما شنیدند باز آوردند و مولوی فرمودند مرغی که از زمین  
پرد اگر چه با آسمان نرسد اما این قدر باشد که اذ دام دور تر باشد و بر همه چسبند



اگر کسی درویش شود کمال آن نرسد اما اینقدر باشد که از زمره خلق و اهل بازار متاثر گردد و از  
رحمتها که دنیا برده و بسیار گردد و ولادت ایشان ششم ربیع الاول سال شش صد و چهارم  
وقت غروب آفتاب پنج جمادی الآخر سال شش صد و هفتاد و دو هجری واقع شده قبر ایشان در قریه  
حضرت شیخ حاتم الدین حلی رحمه الله

ایم ایشان حسن بن محمد بن حسن بن انخی ترک است حضرت مولوی مولی را کمال سبایت و انتفا  
تعلق با ایشان بوده از کبار خلفای مولوی بودند چون مولوی بجوار رحمت حق پویستند روز بهم جلی  
صام الدین با جمیع اصحاب پیش سلطان و لدر رفتند و گفتند میخواهیم که بعد ازین بر جاسه پدر  
تشیخی و مخلصانرا و مرید آنها ارشاد کنی و شیخ را سینه مایاشی و من در رکاب تو غاشیه برویش  
نهاده بندگی تو کنم و این بیت بخوانند بیت برخانه دل ای جان آن کیست ایاده به بخت  
شکه باشد جز شاه شانهراده به سلطان و لدر بیا برگزینند و فرمودند که الصوفی اولی بخرقت  
ایم اجری بخرقت چنان که در زمان و اند خلیفه و بزرگوار بودی همچنین خلیفه و بزرگوارانی  
وفات ایشان در سال شش صد و هشتاد و سه هجری بوده است

### حضرت سلطان و لدر رحمه الله

فرزند خلیف مولانا می جلالت الدین رومی اند و مرید و صاحب سجاده ایشان و علوم ظاهر و  
طن را از والد بزرگوار خود و از مولانا صام الدین حلی و شیخ شمس الدین تبریزی قدس الله  
سرار هم کس نموده اند و حضرت مولوی در شان ایشان گفته اند که عرض از ظهور ما وجود است  
چنان قول من است و توفیق منی و گفته اند روزی والد من گفتند که ای مبارک الدین اگر خواهی  
و اتم در بخت برین باشی با همه کس دوست شو و کین کسی را در دل مدار و این رباعی را بخوان  
یا علی میشی طلبی ز هیچکس پیش مباحث چون مرهم دهم و موم باش و چون نیش مباحث به خدای  
ز هیچکس تبه نرسد به بدگوی و بد آموز و بد اندیش مباحث به ولادت ایشان در لارنده  
سال شش صد و سیست و سه وفات شب شنبه و هفتم رجب سال مئقصد و دوازده هجری واقع  
شده گویند که در شب رحلت خود این بیت میخوانند بیت انشب شب انشب که منم شادی  
در بایم از خدای خود آزادی به تمام شد ذکر مشایخ سلسله علیه کبر و قدس الله تعالی سرار هم



ذکر پشایخ سلسله شریفه سهروردیه که منسوب است بحضرت  
شیخ شهاب الدین سهروردی رحمه الله قدس الله ارواحهم

حضرت حمشاد دینوری رحمه الله

دینور شهرت یافته بای حنبل نزدیک فرسین از بزرگان مشایخ عراق اند و در علم ظاهری  
و باطنی و کرامات یگانه آفاق و از اکمل مریدان سید الطایفه حضرت شیخ جنید نقیادی اند و از اقرب  
روم و نوری اند رحمهم الله ایشان فرمودند چهل سال است که بهشت را با هر چه در دست بزمین  
عرض میکنند گوشه چشم بجا ریت بآن نداده ام وفات ایشان در سال دویصد و نود و نه

حضرت شیخ احمد اسود دینوری رحمه الله

نام پدر ایشان عطار است از کبار مشایخ و مرید حمشاد دینوری بودند وفات ایشان در ماه  
ذی حجه سال سیصد و شصت و هفت هجری بوده

حضرت شیخ محمد عموی رحمه الله تعالی

نام پدر ایشان عبد الله است از اجله مشایخ زمان خویش بوده اند و مرید شیخ احمد اسود دینوری

حضرت شیخ ایشوخ زویم رح

کیفیت ایشان ابو محمد است و ابو بکر و ابو حسین و ابوسنیان نیز گفته اند و نام پدر ایشان احمد بن یزید  
بن زویم است و اصل ایشان از بغداد بوده عالم و فقیه و بسیار بزرگ و علوم ظاهری و باطنی را کسب  
نموده بودند و آنرا پوشیده میداشتند مرید کامل و شاگرد رشید سید الطایفه حضرت شیخ جنید اند و خواجه  
عبد الله انصاری گفته اند اگر چه زویم خود را شاگرد جنید مینمود اما وی بهتر است از حضرت جنید و  
مولی از وی و دست تر دارم از صد جنید حضرت شیخ ابو عبد الله خفیف فرموده اند که هرگز ندیده  
کس ندیده است بجز زویم که در توحید سخن گفتی که گویند در اواخر عمر در میان دنیا داران خود را  
پنهان کردند اما بان مثل محبوب نمی گشتند سید الطایفه فرموده اند که ما فارغ مشغولیم و زویم مشغول  
فانرا وفات ایشان در سال سیصد و نه هجری رومی داده و قبر در شوشنیز به بغداد است

حضرت شیخ ابو عبد الله بن خفیف رحمه الله

نام ایشان محمد است و اصل از شیراز و از انبای ملوک بوده اند قطب وقت و مقتدا



اہل طریقت و در ریاضت و مجاہدت مشہل بوده اند و مدبر و مہر اند و تصور حلاج را دریافته بودند  
 و بابو المحسن مالکی و ابو الحسین فزینی و ابو الحسین دراج صحبت داشته اند و در علوم ظاہر و باطن  
 کامل و شافعی مذہب بوده اند و در تصوف ایشان را تصانیف بسیار است و طریقہ خفیہ منسوب است  
 بایشان و طراز مذہب شیخ حضور و غنیہ است نقل است کہ شیخ ابو عبد اللہ خفیف فرمودہ اند  
 در ابتدا خواستم کہ بیج روم بیاید رسیدم رسی و دوی داشتیم تشنگی برسن غلیہ کرد چایی دیدم آدمی  
 از ان آب میخورد چون سیر چاہ بشدم آب بقعر چاہ فرو شد گفتم خداوند را عبد اللہ را قدر کم ازین آب  
 آذاری شنیدم کہ این آبورسن بذاشت اعتماد بر ما داشت و تو دلو و رسن داری و قسم  
 خوش گشت و دلو و رسن را بنیداختم باز آذاری شنیدم کہ ما ترا تجربہ کردیم اکنون باز گرد آب خو  
 باز گشتم آب سیر چاہ آمدہ بود خوردم و طهارت کردم و نیز فرمودہ اند کہ دفعۃً مرا نشان دادند  
 کہ در مصر جوایز دہری ہمیشہ مراقب می باشند آنجا رفتم دیدم بہر دو قبلہ نشسته اند سہ بار  
 بر ایشان سلام گفتم جواب نہ دادند گفتم بخدا سوگند کہ سلام مرا جواب دہید آن جوان سر  
 بر آورد و گفت یا ابن خفیف دنیا اندکست و ازین اندک اندکی مانده ازین اندک  
 نصیب بسیار ایشان یا ابن خفیف مگر فارغی کہ سلام مای پر دازی این گفت و سر فرود من  
 اگر نہ و تشہ بودم گر سنگ و تشنگی را فراموش کردم و دل مرا اثر عظیم شد توقف کردہ  
 بایشان نماز پیشین و نماز عصر گذاردم و گفتم مرا پندے و ہدایت کنند یا ابن خفیف ما را  
 از زبان پند بنو دے باید کہ اصحاب مصیبت را پند و ہدایت روز آنجا بودم درین مدت خورد  
 و خفتن در میان نبود با خود گفتم چہ سود کند و ہم تا مرا پندی دہند جوان سر بر آورد  
 و گفت صحبت کسے طلب کن کہ دین او ترا از خدای یاد دہد و ہمیت بر دل تو افتد و ترا  
 بزبان فعل پند دہند بزبان گفتار وفات ایشان در سال ستصد و ہفتاد و یک ہجری  
 بودہ و قبر ایشان در شیراز مدت عمر بقولے نود و پنج سال و بقولے یکصد و چہار است

حضرت شیخ ابو العباس ہناوندی رحمہ اللہ

نام ایشان احمد بن محمد بن الفضل است و اصل ایشان ہناوند است شاکر و جعفر خلدے  
 و مدبر شیخ ابو عبد اللہ خفیف اند شیخ ابو العباس فرمودہ اند آنانکہ خداوند ہمت اند







از خدای تعالی خیر میسر و منتظر باش برکات دیدار و بر احوال ششم شیخ ابو انجب گشت  
 یاسید این برادر زاده من بعلم کلام مشغول است هر چند منع میکنم ازان باز نمی آید غوث این  
 فرمودند ای عمر که ام کتاب حفظ کرده گفتسم فلان کتاب و فلان کتاب مبارک  
 خود را ببین من فرود آورد و الله که یک لفظ ازان کتب بر حفظ من نازل بود و خدای تعالی  
 همه مسائل آنها بر خاطر من فراموش گردانید و از علم لدنی ملو ساخت و مرا فرمودند که آنچه  
 یافته ام از برکت حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی است نقل است از شیخ  
 محمد الدین مرید شیخ شهاب الدین که وقتی نزد یک شیخ خود در خلوت نشستم روز جمعه در وقت  
 دیدم که حضرت شیخ شهاب الدین بر کوهی بلند نشسته اند و جواهر بسیار پیش ایشان و حلقه  
 بسیار و در میان آن کوه جمع آمده اند شیخ آن جواهر را بر خلق می آندازند و آنها می چسبند  
 و همین که روی کمی کرد و باز زیاده بشود گویا که پیش شیخ چشمه ایست از جواهر چون از خلوت برآمده  
 پیش شیخ رفته پیش آنها آنکه ازین واقعه خبر کنم فرمودند آنچه در واقعه دیدی حق است این  
 و امثال این از برکت انفس شیخ عبدالقادر است رضی الله عنه ولادت شیخ الشیوخ  
 در رجب سال پانصد و سی و نه هجری بوده و وفات در عرّه محرم سال ششصد و سی و دو  
 و سه داده و قبر ایشان درون شهر بغداد است و حضرت شیخ الشیوخ را مریدان بسیار  
 بوده اند همه فاضل و کامل و مشهور چون شیخ بهار الدین زکریای ملتانی و شیخ نجیب الدین علی  
 برغش و شیخ محمد الدین ناگوری و حضرت شیخ الشیوخ را نیز تصانیف بسیار است

### حضرت شیخ حمید الدین ناگوری رحمه الله

نام شیخ محمد بن عطار است و اصل و مولد ایشان بخارا است و از اکل مریدان شیخ الشیوخ اند  
 و فضیلت و طریقت یگانه عصر و سبب ترک ایشان این است که در واقعه دید که حضرت رست  
 پناه سلیم ایشان را بسوی خود طلب فرمودند فردای آن ترک تعلقات نموده سفر بغداد اختیار  
 کرده بعد از رسیدن آنجا مرید شیخ شهاب الدین سهروردی گشتند و با خواجہ قطب الدین  
 بختیار اوشی و گنج شکر صحبت داشتند اند ناگوری ازان جهت گویند که پیش از ترک  
 و ترکیر قاضی شهر ناگور بودند وفات ایشان در سال ششصد و چهل و سه هجری بوده



وقبر ایشان موجب وصیت پایان خواجه قطب الدین بختیار کاکی در دلی است و این فقیر

بزیارت ایشان رسیده

حضرت شیخ نجیب الدین علی برغش رحمه الله

مولد ایشان شیراز و اصل از شام گویند از ابتدای حال محبت فقر می درزیدند و با ایشان می بودند پدر هر چند لباسهای فاخره می ساخت و طعامهای لذیذ میداد بآن انقعات نمی کردند و میگفتند من جابه دنیا داران نمی پوشم و طعام نازکان نینخورم و شپینه می پوشیدند و مرید شیخ الشیوخ شهاب الدین سهروردی اند و عمارت و کامل و عالم بوده اند ایشان را سخنان لطیف و رسالهای شریف بسیار است و فوات ایشان در سال شش صد و هفتاد و هشت هجری بوده و قبر در شیراز است

حضرت شیخ عبد الرحمن بن علی برغش رحمه الله

قطب ایشان قطب الدین است مرید و خلیفه رشید پدر خود بودند و صاحب مقامات بلند و کرامات اربعه چون ایشان مولد شدند شیخ الشیوخ پاره از خرقه مبارک خود فرستادند که آنرا بپوشانند اول خرقه که در دنیا پوشیده اند آن بود و فوات ایشان در سال نهصد و بیست و نوزده هجری بوده است

حضرت شیخ بهار الدین زکریای ملتانی رح

کنیت ایشان ابو محمد است و ابو البرکات و نام پدر ایشان وجهیه الدین بن کمال الدین علی شاه قریشی و با اصل از ملتان در علوم ظاهر و باطن و فقه و حدیث و اصول و فروع عالم و کامل و قطب و عنایت و در عهد شیخ الاسلام و ازلی نظیران روزگار حقی مذہب بوده از کامل و اهل خلفا و جانشین شیخ الشیوخ شیخ شهاب الدین سهروردی اند و صاحب کرامات عالی و مقامات و خوارق ظاهر بودند گویند که چون از سفر حج مراجعت نموده بختیزار رسیدند شیخ الشیوخ را در ریخته مرید شدند و طریق خرقه پوشیدن ایشان چنین است که بعد از آنکه بخدمت شیخ الشیوخ رسیدند منتظری بودند که کی خرقه بپوشانند روزی در واقعه می بینید که سهرورکانات خلاصه موجودات پیغمبر صلعم در خانه نشسته اند و شیخ الشیوخ در پیش ایشان



بر پای ایستاده و در آن خانه طنابی بسته و خرقة چند بر آن طناب آویخته است و آن سرور مرطوبی در آنند  
و شیخ الشیوخ دست مرا گرفته به قدموس آنحضرت صلعم مشرف گردانیدند آنسرور بشارت بخرقه  
از خرقمای که آویخته بود فرموده گفتند عمر داین خرقة را به بهار الدین به ایشان و شیخ الشیوخ آنچنان  
کردند علی الصباح شیخ الشیوخ مرا اندرون طلبیدند چون بخدمت ایشان رسیدیم بهمان خانه  
بهان خرقة بطناب آویخته دیدیم شیخ الشیوخ برخاسته خرقة که حضرت رسالت بنهاده صلعم  
اشارت فرموده بودند مرا بپوشانیده گفتند ای بهار الدین این خرقة رسول است صلعم من  
در میان واسطه میشنیم و کس را بی اجازت نتوانم داد و به رخصت شیخ الشیوخ بمانان  
آمده متوطن شده بارشاد طالبان مشغول شدند و خلق بسیاری از برکت قدم ایشان بهره  
رسیدند و اهل آن دیار تمام مرید و متقد ایشان شدند و الحاح نیز در آن دیار همه مدایشا  
و کرامات و خوارق ایشان ظاهر است و ولادت ایشان در سال پانصد و شصت و شش  
و رقلعه کوٹ گردیده نموده و فات روز پنجشنبه بعد از ادای ظهر هفتم ماه صفر سال شصت  
و شصت و شش هجری بوده مدت عمر یکصد سال و قبر ایشان در شهر ملتان است و حضرات

### حضرت شیخ فخر الدین عراقی رح

از اکمل مریدان شیخ بهار الدین زکریا اند و صبیحه حضرت شیخ بهار الدین نیز در خانه ایشان بود  
و اصل ایشان از مهران است در صغیر سن حفظ قرآن کردند و در مهنده ساگی تحصیل علوم  
نموده درس میگفتند و دیوان ایشان مشهور است لمعات نیز از تصانیف ایشان است  
صاحب کرامات و خوارق عادات بوده اند و فات ایشان ذی قعدة سال هشت صد  
و هشتاد و هشت هجری بوده و مدت عمر هشتاد و دو سال و قبر ایشان در قفای قبر  
شیخ محی الدین ابن العربی است در صالحیه دمشق

### حضرت امیر سیستانی سادات رح

نام ایشان حسین بن عالم بن ابی الحسین است و اصل ایشان از عنبر عالم بوده اند در علوم  
ظاهر و باطن و کتاب کفر الیوم و زوا و الماقرین و نزهة الارواح و سوالات  
و گش راز از ایشان است و مرید حضرت شیخ بهار الدین زکریا یی ملتانى اند فات ایشان



در دهم شوال سال هفتصد و هفتاد و هجری بوده و قبر در مخرج سرت است

### حضرات شیخ صدر الدین محمد رحمه الله

کنیت ایشان ابوالمنعم است فرزند رشید و مرید کامل و خلیفه جانشین شیخ بهار الدین زکریا اند و در ملتان نجاشه والد بزرگوار خود هفتصد سال بعد از ایشان بارشاد و جمیل طالبان و مریدان اشتغال داشتند ایشان را کرامات و خوارق بی نهایت است وفات شیخ در روز سه شنبه بست و سوم ذیحجه سال ششصد و هشتاد و چهار هجری بوده و قبر ایشان در ملتان است نزدیک قبر پدر بزرگوار ایشان رحمه الله

### حضرت شیخ رکن الدین رحمه الله

کنیت ایشان ابوالفتح است و لقب ایشان فضل الله فرزند خلف و مرید رشید و خلیفه پدر بزرگوار خود شیخ صدر الدین محمد بن شیخ بهار الدین زکریا اند نجاشه و دو سال بر سجاده پدر و جد بزرگوار نشست بارشاد طالبان قیام داشتند و صاحب علوم ظاهر و باطن و کشف و کرامات و بس عظیم القدر و جلیل الشان بوده اند نقل است که وقتی والدۀ ایشان بسلام حضرت شیخ بهار الدین آمده بودند در آن ایام که شیخ رکن الدین هفت ماهه در شکم ایشان بودند حضرت شیخ برخاسته تعظیم نمودند والدۀ شیخ رکن الدین را تعجب آمد که سبب تعظیم برای شخصی است که در شکم شماست او چراغ خاندان و شفیع و دو مان ماست وفات ایشان در نهم جمادی الاولی سال ششصد و سی و پنج هجری روی داده مدت عمر هشتاد و هشت سال و قبر ایشان نیز متصل قبر پدر و جد بزرگوار است

### حضرت مخدوم جهانیان رحمه الله

نام ایشان سید جلال بخاری است موافق نام جد ایشان است اول بار کسی که از بخارا ازین قبیله هندوستان آمد جد ایشان است که سید جلال بخاری شیخ میگفتند چون از بخارا آمدند مرید حضرت شیخ بهار الدین زکریا سلسله زمانی شدند از بزرگان صحیح است جلیل القدر و جامع علوم ظاهر و باطن بوده اند و ایشان را سه فرزند بوده است یکی سید احمد کبیر دوم سید بهار الدین سوم سید محمد و سید احمد کبیر را دو فرزند رشید قابل و سعادت مند بوده یکی قطب و غوث وقت شیخ المشائخ و مشرف اهل زمانه در روزگار یکایک معزز اندر بیان و اعیان مخدوم جهانیان و دوم



سید را جوی قتال ایشان هم از ادبای بوده اند اگر چه مخدوم جهانیان را تربیت ظاهر و باطن  
 پدر ایشان نموده اند امام مدینه شیخ رکن الدین بن شیخ صدر الدین ابن شیخ زکریای ملتانی  
 در هر دوی از بزرگ تربیت ایشان کمال رسیده اند یگانه روزگار گشتند و مخدوم جهانیان  
 از ان جهت گویند که روز عید می بروند حضرت شیخ بهار الدین و شیخ <sup>بن</sup> رکن الدین  
 عید می کردند آواز آمد که حق تعالی ترا مخدوم جهانیان گردانید و عیدی نو این است و چون بروند  
 شیخ رکن الدین رفتند از آنجا نیز همین آواز آمد چون بیرون آمدند همگی مخدوم جهانیان میگفتند  
 خوارق و کرامات زیاده از حد ایشان بطور رسیده و در کمال معظمت که رفتند با امام عبدالقادر باغی  
 ملاقات کردند و میان این دو عزیز اتحاد و محبت بر تیره رسیده که بالا تر از ان نباشد و از کمال  
 معظمت که باز هندیستان آمدند در دلی بحضرت شیخ نصیر الدین چراغ دلی ملاقات نموده خرقه  
 سبزه حشمت را از ایشان پوشیدند ولادت ایشان اول شب جمعه برات سال منفعت  
 هجری و قاتل <sup>در</sup> آفتاب روز چهارشنبه عید الفصح سال منفعت و شهادت و پنج واقع  
 و مدت عمرش <sup>در</sup> هفتاد و شش سال و سه ماه و بیست و شش روز و قبر و راجه ملتان است

### برهان الدین قطب عالم رحمه الله

نسبت ایشان ابو محمد است و نام عبداللہ بن ناصر الدین محمد بن مخدوم جهانیان درین قبیله  
 اکثری بزرگ و صاحب حال و در علم ظاهر و باطن بکمال و مرید آبای کرام خود بوده اند  
 و خوارق و کرامات علیه از ایشان بطور پیوسته نقل است که شبی بحضرت تاجیه برخاسته بودند  
 چون شب تاریک بود پاس ایشان بچوبی رسیده آزار یافت و ایشان ندانستند که  
 آن چیست فرود زد سنگ است یا آهن چوب یا چه چیز است چون صبح شد و مردم آنرا  
 دیدند بروشی که از زبان ایشان بر آمده بود آن چوب پاره بکالت اهل خانه و شمه هم  
 سنگ و هم آهن و هم چیز دیگر که تشخیص آن نمیتوان کرده شده بود تا امر و که سال هزار و  
 چهل و نه هجری است نزد فرزندان ایشان در احمد آباد که مسکن ایشان بود موجود است  
 ولادت ایشان چهار دهم رجب سال منفعت و تولد و قاتل وقت طلوع آفتاب هشتم  
 از یک سال هشت صد و پنجاه و شش هجری بوده و مدت عمر شصت و هشت سال و چهار ماه



دست و چهار روز و قبر ایشان در موضع تنه از مضافات احمد آباد و گجرات واقع است ه ه ه

### حضرت سراج الدین شاه عالم

کنیت ایشان ابوالبرکات است و نام محمد بن قطب عالم مرید و خلیفه رسید پرنور گوار خود اندوخت  
 کرامات بلند و معجزات آرمند بوده اند بطا سهر و باطن سید وقت خود گویند که حلیه ایشان بحلیه  
 مبارک پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم و موافق بوده و عمر و نام و الدین و دایه ایشان نیز مطابق عمر شریف و نام  
 والدین و فرزند آنحضرت بوده علیه الصلوة و السلام نقل است که ضعیفه مرید ایشان بود و یک  
 پسر داشت چهارم ساله بیماری بهم رسانده فوت شد آن ضعیفه خزع و فزع تمام آمده  
 دست بدامن ایشان زد و الحاح نمود که تا فرزند مرا بمن باز ندهید دست از دامن من بشمار  
 باز ندم چون خزع و فزع از حد گذشت تسلی او نموده بدرون رفتند و ایشان را نیز فرزند  
 بود و غیر آن طفل را برداشته بدو دست روی بآسمان کردند و گفتند الهی آن طفل نشد این  
 طفل لی الحال بدست ایشان جان به سپرد و بیرون آمده آن ضعیفه را فرمودند برو که فرزند  
 تو زنده است چون آن زن بجای رفت فرزند خود را از نو یافت و ولادت ایشان  
 بعد از وفات ده سال هشت صد و هفده و فات شب شنبه بستم جمادی الاخری سال هشت صد  
 و هشتاد و هجری بوده و مدت عمر شریف شصت و سه سال و قبر ایشان در شهر احمد آباد و نزدیک  
 الحیدر آباد که با تمام رسید و با ختام اینجا رسید بمیاسن امداد روح مقدس مطهر حضرت پیر و شکیب  
 غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی الله عنه فکرا کابروا و دلهای پنج سلسله مشهور و معروف  
 که سلسله مفسطه قادریه و سلسله سبک نقشبندیه و سلسله علییه حشویه و سلسله شریقیه کبرویه و سلسله کرم  
 سهروردیه قدس الله سرهم باشد بدانکه مدار استقامت عالم و انتظام امور اخروی بنی آدم  
 ازین سلسلهای عالییه است و اکثر اهل اسلام از خواص و عوام خارج ازین سلسلهای نیستند  
 چه اگر نبی و ولی و دیگر این بزرگان دین رسیدن بمطلب اصلی و سلالت بدون ایمان این  
 جهان پس دشوار است و نجات در عقبی بے آنکه کسی درین سلسلهای عالییه منظم باشد باسانی  
 مستور نیست چنانچه در خبر است از حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و آله و سلم که روز قیامت بنده نو میرانده  
 باشد از منقلبی کرد در خود حق سبحانه و تعالی گوید بنده سن فلان و انشمار را در فلان محل



می شناختی فلان عارف را می شناختی گوید می شناختم گوید برو که ترا بوی بخشیدم پس وقتیکه  
ایشان نسبت پیوند و سبب سخات میگردد و بهر دوستان او گرفتار سیرت ایشان  
و پی بردن با ایشان بهتر و ادلی تر کند اگر کسی خود را در یک سلسله سادات بسیار در این  
فقیر خود را در سلسله سبزه که معظمه قادر بر تنظیم گردانیده و دست در این سادات قطب ربانی  
عزت صمدانی پادشاه مشایخ امام انکه پیر و مستگیر شاه محی الدین عبدالقادر جیلانی  
رضی الله عنه زده امیدوار است که از برکت آن سید السادات سخات کوفین حاصل نماید و  
حق تعالی این کمینه بنده خود را با ایشان پیوندد بدانکه اسامی بزرگان که درین سلسله اند که  
شده اند عدد ایشان منحصر درین نیست بلکه از اکابر و مشایخ این سلسله بسیاری از اکمل و بیا  
و صاحب مقامات علیا بوده اند اما چون تاریخ ولادت و وفات ایشان بهم نرسید و نیز  
برای رعایت ترتیب ارادت و نسبت خرقه دست بدست که از ربط نیفتد این فقیر بزرگوار  
بزرگان عالی شطن و عالیجاه اختصار نمود و ذکر مشایخ متفرقه و اکابر که سوای سلسله  
مذکور اند چه از متقدمین و چه از متاخرین چون ترتیب سلسله ای ظاهر نشد اما تاریخ تولد و  
وفات بهم نرسید ازین جهت احوال ایشان را در فصل علیحه به ترتیب سال وفات نوشت

### حضرت مالک دینار رحمه الله

از تبع تابعین و مقتدای وقت و پیشوای زمان خود و در تجرید و توکل یگانه بودند و بحضرت  
شیخ بصری صحبت داشته اند و مالک از ان جهت گویند که وقتی بر کشتی سوار شدند چون بیان  
در یار رسیدند اهل کشتی مزد طلب کردند گفتند هیچ ندارم ایشان را چندان زدند  
که بیوش افتادند چون بیوش باز آمدند بار دیگر مزد طلبیدند بار در جواب گفتند لازم  
دیگر بار ایشان را بزدند گفتند بای ترا گرفته در دریای اندازیم چون این را گفتند ایشان  
از دریا برآمدند و در دهن هر یک دیناری ایشان دست داد از کوه یک دینار گرفتند  
و با آنها دادند چون اهل کشتی این واقعه را مشاهده نمودند در پای ایشان افتادند و عذر گاه  
خواستند مالک دینار از کشتی فرود آمده بالای آب روان گشتند و از نظر اهل کشتی حاضر نشدند  
نقل است که میفرمودند حق تعالی است حضرت سید المرسلین را دو چیسند و آره است



که نه جبرئیل را داده و نه میکائیل را یکی از ذکر و فی فا ذکر کم معنی چون یاد کنید مرا من شمارا یاد کنم دوم آنکه  
استجب لکم و از من بطلبید تا من قبول کنم فرموده اند در بعضی کتب آسمانی دیده ام که حق تعالی  
میفرماید هر عالمی که دنیا را دوست دارد و کمترین چیزی که با وی کنم آن بود که حلاوت ذکر  
و مناجات خویش را در دل او بر دارم و فات ایشان در سال یکصد و هفت هجری بوده

### حضرت شیخ حبیب عجمی قدس سره

کنیت ایشان ابو محمد است و اصل از فارس و ایشان را حبیب عجمی میگویند مر شیخ حسن بصری  
اند و بسیاری از آنکه و مشایخ کبار را در یافته اند نقل است که خونی را بر و ار کردند و پهلوان شب  
خونی را بخواب دیدند و در هشت خزان با حلقها پرسیدند تو قاتل بودی این درجه از کجا یافته گفت  
در آن ساعت که مرا بردار کردند حبیب عجمی گذشت در حق من دعا کرد این همه از برکت است  
وفات ایشان در سال یکصد و پنجاه و شش هجری بوده و قبر ایشان در بصر است

### حضرت شیخ سفیان ثوری رحمه الله

کنیت ایشان ابو عبد الله است و نام پدر ایشان سعید کوفی الاصل بوده اند از بزرگان  
و مقتدای و پیشوای اهل زمان بوده اند در علم ظاهر و باطن یگانه و از مجتهدان پنج گانه دنیا گردیدند  
حضرت امام اعظم رضی الله عنه بوده و بسیاری از مشایخ را دیده اند و سبب و سبب سال متصل  
شب بخفته اند فرمودند هرگز حدیثی نه شنیدم از پیغمبر صلعم که بر آن عمل نکرده ام نقل است که ایشان  
هرگز از کسی چیزی نمی گویند که اگر دادم در آن جهان در نمی نامم میگنیم و روزی ایشان بپا شدند  
خلیفه طیب ترسانی داشت حاذق پیش ایشان فرستاد چون طیب قاروه بدید گفت که از  
خون آلودی بگر این مرد خون شده و پاره پاره گشته از شانه بیرون می آید و در دنیا که چنین مردی بود  
آن دین باطل نباشد این گفت و فی الحال اسلام آورد و خلیفه گفت پنداشتم که طیبی بر این پادشاه  
میفرستم خود بپا پیش طیب فرستادم شیخ عبد الله مبارک فرموده اند که از هزار و صد بزرگ  
شنیده ام که میگویند فاضلترین از سفیان ندیده ام گویند جوانی را حج فوت شده بود آبی کشید  
ایشان گفتند چهار حج کرده ام همه به تو دادم تو این آیه بمن ده گفتا دادم آن شب بخواب دیدند که ایشان را  
میگویند که سود کردی اگر همه اهل عرفات قسمت کنی تو نگر شوند نقل است که میفرمودند اگر بده خردست



در آن زمان ریاست دیگری از بهر خدا اگر از آن یک جزو که از بهر خداست در سالی یک قطره از ختم بیاید  
بجای بود و هم فرموده اند زهد نه پلاس پوشیدن و نه نان جو خوردن است لیکن دل در دنیا  
دلبستن است و دل کوتاه کردن است و هم فرموده اند که اگر به نزد یک خدای شوی بگناه بی  
که میان تو و خدا بود آسان تر از آنکه یک گناه میان تو و خدا باشد و این یقین نیست  
که مستمندی خدای را در هر چه بتو رسید وفات ایشان به بصره سوم ماه شعبان سال یک صد  
و شصت و یک هجری بوده و بقولی شصت و دودست عمر شریف شصت و سه سال چون ایشان را  
عسل میدادند و پیشانی ایشان توشه میدادند بکنایه از آنکه

### حضرت داؤد بن نصر طائی رحمه الله

نسبت ایشان ابوسلیمان است شاگرد اسلمین ابوحنیفه کوفی اندر رضی الله عنه و مرید حبیب راعی  
و از قدما می مشایخ و جامع علوم ظاهر و باطن و فقیه الفقه بودند با فضیل عیاض سلطان انبیا  
و هم صحبت داشته اند نقل است که یکی در پیش ایشان نشسته بود و در ایشان می نگرست  
فرمودند نه دانی چنانچه بسیار گفتن کراهیت دارد بسیار دیدن نیز نموده است ایشان فرمودند  
ای پسر اگر سلاست خواهی دنیا را تو دواع کن و اگر کراهیت خواهی بر آخرت تکبیر گوی  
که این هر دو محل محابست وفات ایشان در سال یکصد و شصت و دودستی پنج هجری بود  
و قبر ایشان در بغداد است

### حضرت عتبه بن غلام رحمه الله

نام پدر ایشان ابراهیم بن صمد است از مستقامان و بزرگان مشایخ و معتدای این قوم و صاحب  
احوال و مقامات عالی بوده اند و از تبع تابعین و مرید حضرت شیخ حسن بصری اند و صاحب الدھر  
می بودند روزی با شیخ حسن بصری بکنار دریا میرفتند ایشان بر آب روان شدند شیخ  
تعبیه نموده گفتند ای عتبه این مرتبه بچه یافتی فرمودند که تویی سال است که آن می کنی که  
سیفر بایند و من آن میکنم که او میخواهد و این اشارت به تسلیم و رضا است گویند شبی تار و ز  
شفتند همین گفتند اگر عذاب کنی ترا دوست دارم و اگر عفو کنی دوست دارم روزی  
تخصیص پیش ایشان آمد گفت ای شخص بخواهم که از تو چیزی به منم گفتند بخواه آنچه می خواهی



گفت خرمای ترمیخواهم وقت خرمای ترمی بود زینلی بدست او دادند که پراز خرمای ترمی بود  
وفات ایشان در سال یک صد و شصت و هفت هجری بوده

### حضرت امام عبداللہ بن مبارک رح

شاگرد حضرت امام اعظم اندر فی الدین و در فنون علوم جامع و صاحب کشف و کرامات و از  
معاصران سفیان ثوری و فضیل عیاض بوده اند و مشایخ کبار را در یافته اند نقل است  
که روزی در کوچه میگفتند نابیای را گفتند که عبداللہ مبارک می آید هر چه می باید  
بخواه نابیا گفت دعا کن تا حق تعالی چشم من باز و پدر ایشان دعا کرد و پدر همان لحظه حق تعالی  
چشم او باز و او صاحب کشف المحجوب نوشته اند که والدہ امام عبداللہ روزی بیاض بمطلب  
ایشان رفت و ایشان را خفته یافت و دید که یک بزرگ شاخ ریحان و در همان گرفته گسل از رو  
ایشان میراند ولادت ایشان در سال یکصد و شصت و هفت در ماه رمضان سال یکصد و شصت و هفت هجری بود

### حضرت محمد صبح المشهور بابن سماک رحمہ اللہ

کنیت ایشان ابو العباس است از قدامی و علمای این قوم و صاحب مقامات علیہ السلام  
جلیه بوده اند و با سفیان ثوری صحبت داشته اند فرموده اند بهترین تواضع آنست که خود را  
بر دیگران فضل نه نهد و فرموده اند طمع رسی است و در گردن و بند نیست بر پای بردار تا برسد  
وفات ایشان در سال یکصد و شصت و هفت هجری بوده

### حضرت شفیق بن ابراہیم بنی قدس سرہ

کنیت ایشان ابو علی و اصل ایشان از بلخ است از قدامی مشایخ و صاحب کرامات او جمند  
و مقامات بلند و مقتدای زمان خود بوده اند حضرت امام موسی کاظم را در یافته اند و با سلطان  
ابراہیم اوهم صحبت داشته اند و حنفی مذہب بوده اند روزی از سلطان ابراہیم اوهم پرسیدند  
که شما در معاش چه می کنید گفتند چون می یابیم شکر میکنیم و چون نمی یابیم صبر میکنیم شیخ شفیق فرمودند  
سگان خراسان نیز چنین میکنند سلطان گفت پس شما چون میکنید فرمودند ما چون یابیم  
انبار کنیم و چون نیابیم شکر کنیم سلطان بوسه بر پیشانی ایشان داد و گفت استادن توئی رود  
تقصی بخدمت ایشان آمد و گفت ایبا انشیخ گناه بسیار دارم و میخواهم که توبه کنم



گفتند که ویر آمدی گفت نه زود آمدم گفتند چه گفت هر که پیش از مرگ آید اگر چه دیر آمده باشد زود آمده است شیخ فرمودند بنده چیز قریب فقرست فراغت دل و یکی حساب و راحت نفس نه چیز لازم تو نگذاشت شیخ تن و شغل دل استخفی حساب حسابات ایشان را یکصد و نود و چهار هجری بوده قبر ایشان در سلطان

### حضرت شیخ یوسف اسباط رحمه الله

صاحب مقامات بلند و کرامات آری چند جامع در علوم ظاهر و باطن و در تجرید و توکل گیانه بوده اند و شیخ فرید الدین عطار ایشان را از زهاد و تابعین نوشته اند گویند مفقار هزار درم میراث یافته اند و هیچ از آن صرف خود نموند بفقیر و او اندر برگ خرمای یافتند و مزد آنرا فوت خود میکردند وفات ایشان در سال یکصد و نود و شش هجری واقع شده است

### حضرت ابوسلیمان دارانی

نام ایشان عبدالحمید احمد بن عطیه است و از قدمای مشایخ شام اند و علمای این قوم در زهد و ورع گیانه پیروی زمانه خود بودند و دارا دوی است از ده های دمشق از ایشان پرسیدند که حقیقت معرفت چیست گفتند آنست که مراد جزیکه بنود و در دو جهان وفات ایشان در سال دویصد و پانزده هجری بوده و قبر در موضع دارا

### حضرت شیخ بشر ربی رحمه الله

نام پدر ایشان عیاش است که مولانا یازندین الخطاب بوده از متقدمان مشایخ اند و اصل ایشان از مصر است و آن قریه ایست از توابع مصر گفته اند که در دلی که دنیا مقام کند بیرون میرود از آن دل آخرت و نیز گفته اند که از سخنان این طائفه هیچ چیز بدیل من قرار گرفت تا آنکه دو گواه عدل از کتاب و سنت بران نیافتم و نیز گفته اند افضل اعمال خلافت خواستن نفس است وفات ایشان در دویصد و شش هجری و بقوله نوزده بوده است

### حضرت شیخ فتح بن علی موصلی رحمه الله

اصل ایشان از موصل است و از متقدمان مشایخ موصل بوده اند و باسی کس از بزرگان محبت داشته اند که همه ابدال بودند ایشان فرموده اند که اول بار که عبدالحق را رحمه الله



ویم مرا گفت یا خراسانی چهار چیز پیش نیست چشم و زبان و دل و هوا و چشم جانی منکر که نشاید و زبان  
 سخن نگوی که خدای در دل تو بخلای آن داند و دل نگاه دار از خیانت و کبر بر مسلمانان و هوا  
 نگاه دارد در هیچ محوی با و اگر این هر چهار بدین صفت نباشد خاکستر بر سر باید کرد که آن در شقاوت  
 تو بود و وفات ایشان روز عید الفتنی سال و صد و سبست هجری بوده گویند روز عید ویدند که  
 مردم قربان میکنند گفتند ای میدانی که چیزی ندارم که برایت تو قربان کنم من این دارم پس  
 آنست بر گلو بنام و بنیادند چون مردم که بپوشند بر حمت حق پیوسته بودند و خط منبر  
 بر گلویشان ایشان ظاهر بود

### حضرت شیخ بشیر حافی قدس سره

کینست ایشان ابو نصر و نام پدر ایشان عارث بن عبد الرحمن بن عطاست بن همام بن عبد الله  
 و اصل ایشان از مرو است از مذاهب مشائخ و بزرگان این قوم و صاحب مقامات بلند و کرامات  
 از مبدعین بغداد و از اولاد عراق بوده اند مرید خال خوانند علی خیرم صحبت داشته اند بابا  
 احمد بنیل رضی الله عنه و فیصل عیاض قدس الله گویند تا ایشان در حیات بودند هیچ چارپای  
 را راه می افتاد و روث نکرد و بخت تعظیم ایشان که همیشه با برهنه می بودند روزی  
 مردی را ستوری روث انداخت فریاد بر آورد که بشیر از عالم برفت چون تحقیق کردند چنان  
 نقل است که پیغمبر صلعم را خواب دیدند که می فرمایند ای بشیر میدانی که خدای تعالی چرا ترا  
 برگزیده از میان اقران بلند گردانید و تیرا گفتند یا رسول الله نه فرمودند از بهر آنکه متابعت  
 نسبت من کردی و حرمت داشتی صالحان را نصیحت کردی برادران را دوست داشتی  
 مراد اصحاب و اهل بیت را اولاد ایشان بقول ابن کثیر شامی در بغداد سال و صد  
 و پنجاه هجری است وفات ایشان روز چهارشنبه دهم محرم سال و صد و سبست و هفت  
 هجری بوده و قبر بیرون شهر بغداد است و چون بر حمت حق پیوستند آواز نوحه جنیان  
 از خانه ایشان بگوش مردم میرسید و بعد از وفات ایشان را خواب دیدند پس رسیدند  
 که خدای تعالی با تو چه کردند که آمرزید مرا و آنرا که بر جنازه من حاضر شدند  
 و آنرا که مرا دوست دارند تا بقیامت



## حضرت شیخ احمد بن الحواری رحمه الله

کنیت ایشان ابو الحسن است و اصل از دمشق مرید ابوسلیمان دارانی اند و والد ایشان نیز از  
 سوارخان و عارفان بودند و همانان ایشان خاندان زهد و ورع بوده و از بزرگان  
 این قوم محدوح مشایخ اند گویند ایشان را ابوسلیمان دارانی میگویند و در هر کجاست  
 فرمان او میگذشت روزی سلیمان در مجلس سخن میگفتند ایشان آمدند و با ابوسلیمان گفتند  
 تا فتنه شد چه میفرمایید ابوسلیمان جمله ندانند و بار مکرر گفتند ابوسلیمان را دل به تنگ آمد  
 برود و در آنجا بشین ابوسلیمان ساعتی مشغول شدند بعد از آن یاد ایشان آمد که با هم چه گفته  
 باز فرمودند احمد را بچویند و رتور خواهر بود چون حینند و رتور یافتند و یک موی ایشان  
 سوخته بود و فوات ایشان در سال دوهصد و سی و دو هجری بوده است

## حضرت شیخ حاتم بن عنوان

کنیت ایشان ابو عبد الرحمن و اصل از بلخ حنفی مذاهب و مرید شیخ عقیق لمی و صاحب  
 علوم ظاهر و باطن بوده اند گویند ایشان اسم نموده اند ضعیفه با ایشان سخن میگفتند و ایشان  
 سخن از وی با وی جدا شد صحبت و رفع حجاب او گفته اند از بلند تر کن که من نمی شنوم و خود را  
 چنان فراموش می کرد که گوش ایشان کراست و آنرا نشنیده اند ضعیفه شایمان شده این  
 لقب بر ایشان باز گویند به سفر میرفت یکی از ایشان وصیت خواست فرمودند اگر به راهی  
 ندای پس و اگر همراه خواهی کرام کاتبین پس و اگر عبرت خواهی دنیا پس و اگر مونس خواهی  
 قرآن پس و اگر کار خواهی عبادت خدا پس و اگر وعظ خواهی مرگ پس و اگر اینک گفته پسندیده  
 نیست و درج ترا پس فرموده اند شتوت که قسم است کی در طعام و دیگر در گفتار و دیگر در نظر  
 پس نگاه دار خویش را با عطا و خداوند و زبان را بر است گفتن و چشم را بعبرت نکردستن  
 و فوات ایشان در سال دوهصد و سی و هفت هجری بوده بود و مع ما تخرج که از نوای بلخ

## حضرت شیخ احمد بن حنبل رحمه الله

کنیت ایشان ابو حامد است و اصل ایشان از بلخ مرید حاتم بن عنوان مشایخ  
 خراسان اند سلطان ابوالحسن و هم و حضرت شیخ بابیه سبائی و ابوالحسن بنی و ابو جعفر حنبل



و طریقہ ملائیمہ داشتند و جامعہ بروی لشکریان داشتند شیخ احمد فرموده اند هر که در ایشان را خدمت کند به چیز کرم شود و توافع و حسن ادب و سخاوت و گفته اند شیخ خواب گران نیست از خواب غفلت و فات ایشان در سال دویصد و چهل هجری بوده و مدت عمرش دویست و پنج سال است و قبر در پنج است

شیخ ابو العباس حمزه بن محمد حارث بن اسد محاسبی رحمه الله

از متقدمان مشایخ نهرات و سنجاب الدعوات بود در فتنه و در هر گرامت اولیا آراسته نهار و بهیچ بند آراسته نگردد و فات ایشان در دویصد و چهل و یک هجری بوده

حضرت شیخ ذوالنون مصری رحمه الله

کنیت ابو عبد الله است و اصل از بصره از علمای و قدمای مشایخ در جوع اولیای وقت بایشان بوده گویند چهل سال روز و شب پشت بدیوار ننهادند اندر خبر بد و زانو نشینند پرسیدند این محنت چراست فرمودند شرم دارم که در مشاهدۀ الهی بنده دارم نشینم طریقہ محاسبه بایشان است منسوب و سخن ایشان اندر توحید و تجرید بود و مذہب مذاتستن رضا است و از جمله مقامات و فات ایشان در بعد اوسال دویصد و چهل هجری ردی داده نیز چنین آرد و مذکر حضرت ذوالنون مصری رحمه الله کنیت ایشان ابو الفیض است و نام ثوبان بن ابراهیم و اصل ایشان از اسکیم مصر است شاگرد حضرت امام مالک و مرید اسرافیل و از بزرگان این قوم و کبار مشایخ و پیشوای اهل ملامت و صاحب ریاضت و کشف و کرامات و در تجرید و توحید یگانہ و سر عارفان زمانه بوده اند تا در حیات بودند خود را چنان پنهان داشتند که بر حقیقت حال ایشان هیچکس واقف نگشت بزرگی و خوارق حضرت شیخ زیاده از آن است که در قید ضبط در آید روزی همراهی داشتند در کشتی نشستند با بزرگانے را گوهری گم شده همه اتفاق کردند که ایشان برده اند میر بخانیند و امانت میرسانیند چون کار از حد گذشت گفتند خداوند تو میدانی که من نه برده ام نه اران مای سر از دریا بر آوردند و در دمان هر یکے گوهری یکی از آنها بگرفتند و بایشان دادند اهل کشتی چون این واقع را دیدند در پاکی ایشان می افتادند و عذر میخواستند و همین نقل



صاحب کشت الحبوب از زبان ذوالنون مصری قدس سره نسبت بخوان مرقع داری که اندر یک  
کشتی با ایشان بوده می نمایند فرمودند هرگز از نان و آب سیر نخورم تا نه معصیت کردم خدای را  
و نه قصد معصیت در من پدید آید گویند چون میخواهند باز مشغول شوند میگفتند بار خدا یا کبدا  
قدم آیم بهرگاه نود کبدا می زبان گویم راز تو و کبدا می بینم کرم و کبدا می هست  
گویم نام تو از بی سراپاگی سراپا می ختم و بدرگاه تو آدم فرستاده راست از راست  
که از خدای ترسان است چو ترس بر خاست از راه اناری و فرمودند دوستی  
یا کسی کن که بتغیر تو متغیر نگردد و فرمودند معرفت قرار نیگیر و در شکی که از طعام پُر باشد و نیز  
فرموده اند که توبه عوام از گناهان است و توبه خواص از غفلت فرموده اند علامت  
محبت خدای آنست که متابعت حبیب خدا کند در اخلاق و افعال و او امر و سنن  
حضرت شیخ را پرسیدند که از مردم پر پیغمبر گار کیست فرمودند آنکس که زبان خود نگاه دارد  
پرسیدند علامت توکل چیست فرمودند طمع از خلائق منقطع گردد و ایندن پرسیدند اندوه  
که را بیشتر فرمودند بدتر خود ترین مردمان را پرسیدند دنیا چیست فرمودند هر چه ترا از  
حق مشغول دارد پرسیدند سفلگیست فرمودند آنکه بخدای راه نداند دنیا موزد شیخ  
فرمودند ای مریدان علماء ملاقات کنید بحبل یعنی اسرار خود را از ایشان پوشیده دارید  
و زبانه را بر غیبت که رغبت شما دید بعضی از عبادت را بشما بیاموزند و اهل معرفت بسگو  
یعنی پیش عارف حرف گفتن حجب نیست و فایده ایشان در سبب و ششم مشایبان  
سال دو صد و پنجاه هجری واقع شده نقل است که چون بر حمت حق پیوستند آن شب هفتاد  
کس رسول صلعم را بخواب دیدند که آنحضرت میفرمایند دست خدا که ذوالنون خواهد  
آمد با استقبال او آمده ام چون جنازه ایشان را می بردند مرغان بسیار بر جنازه پروردگار  
بافتند چنانکه همه خلق را بپایه خود پوشیدند و هیچکس از آن قسم مرغان را ندیده بود  
و خلق از آن کاری که نسبت بایشان داشتند باز آمدند و تا سب گشتند و قبر حضرت  
شیخ در مصر است و بر قبر ایشان نوشته یافتند چنانکه بخط آدمیان مانده بود و ذوالنون  
حبیب الرحمن الشوق قتل الله و بعضی از سکران هرگاه آن نوشته را بر تراسیدند باز نوشته می یافتند



## حضرت شیخ ابو تراب بنی قدس سره

نام ایشان عسکرن الحصین است و بقولی عسکرن محمد بن الحصین از اکل مشایخ خراسان بوده اند و باو حاتم عطار بصری و حاتم اصم صعب داشته اند و بر قدم تجربه سیاحت بسیار نموده اند گفته اند توکل آنکه خود را در دریای عبودیت انگنی و دل در خدای سیه داری از پر شکر کنی و اگر باز گیر و صبر کنی و گفته اند فیت از عبادت چیزی مفت تر از اصلاح خواطر و لما فرد غیر خلد گردی و امن تست به غبار گزند و لما رفته یابشی به وفات ایشان در مقدم جمادی الاول سال دوصد و چهل و پنج هجری بوده چون در یادیک بصره رحلت حق پیوستند بعد از چندین سال جامه با نجا رسیدند و ایشان را از مدینه مدینه قبله الیتاده و خشک گشته و عصاره دست در کوه در میش نهاده و از ورزده با پیش صردری نه رسیده

## حضرت شیخ ابراهیم بن عیسی رحمه الله

اصل ایشان از اصفهانست با معروف کنی محبت داشته اند از مستقدان مشایخ و صاحب کشف و کرامات بوده اند فرموده اند هرگاه خواهی کسی را از ادبیای حق آشنایی این گونه بود الاول و الآخر و الظاهر و الباطن و هو کل شیء علیم وفات ایشان در اصفهان سال دوصد و چهل و هفت هجری واقع شده

## حضرت شیخ زکریای بن محی الهروی

از کبار مشایخ جناب الدعوات بودند امام احمد بن حنبل رقیق الصرعته فرموده اند زکریا یکی از مجتهد ابدال است وفات ایشان در سهرات ماه رجب سال دوصد و پنجاه و پنج هجری بوده

## شیخ ابو عبد الله السجری رحمه الله

از بزرگان مشایخ خراسانند و با ابو حفص صعب داشته اند و بارها بر قدم تجربه سفر کرده اند شخصی ایشان گفت یک دیار از شرح دارم میخواهم که تو بهم مصلحت چیزی بگویی گفت اگر چیزی ترا بهتر و اگر نه می تراست فرمودند برو عطفی که تو فکر از مجلس او نه درویش بر خیزد و درویش نه تو فکر او نه مرا عطف است وفات ایشان در سال دوصد و پنجاه و پنج هجری بوده

و پنج بوده



## شیخ محمد بن علی حکیم الترنندی قدس سره

کینست ایشان ابو عبد الله است طریقه حکیم منسوب است بایشان و سخن ایشان در اثبات ولایت است از مقدمان و مختشان مشایخ اند و صاحب تصانیف بسیار در احادیث اسناد علی داشتند و از خواص یاران امام اعظم رضی الله عنه محبت دار خضر بودند و در اسلام و هر روز یکشنبه با خضر علیه السلام ملاقات می کردند و واقعات از یکدیگری پرسیدند گویند یک بار تصایف خود را در آب انداختند خضر علیه السلام آن همه را پیش ایشان باز آورده و گفت خود را پیش بین شنول میدار ایشان گفته اند صد شیر گرسنه در رمله گو سفند ان چند ان تباه میکند که یک ساعت شیطان کند و صد شیطان آن تباهی کنند که یک ساعت نفس آدمی نقل است که در جوانی صاحب حسن بوده اند زنی صاحب جمال ایشان را بخود دعوت کرد با و التماسات کردند وقتی آن زن خبر یافت که با رغز رفته اند خود را بیار است و آنجا رفت از باغ برگزیدند و زن در عقب بیدار دید با و توجه نکردند بعد از مدتی که سخن گفتند این سخن با و ایشان آمد و در خاطر گذشت چه بودی اگر حاجت آن زن را کردی بعد از ان تاب گشتی چون این در خاطر خطور کرد اندوه ناک شده گفتد ای نفس غیبت در جوانی در خاطر این نبود اکنون بعد از ریاضتهای بسیار در پیری پشیمانی چه سود بگفت این خطر سه روز ماتم داشتند بعد از سه روز پیغمبر صلعم را بخواب دیدند فرمودند ای محمد رنجور مشو نه از ان است که در روزگار تو حقیقی است بلکه آن خاطر از ان بود که از ایام جوانی تا حال چهل سال دیگر بگذشت و مدت ما از دنیا دورتر گشت و دور افتادیم ترا جرمی نیست و در حال تو قصور نه رفته و آنچه دیدی از دور از کشیدن مدت مفارقت ماست و ازین باید دانست که درین ایام که سال هزار و چهل و نه هجری است و از زبان پیغمبر صلعم دورتر گشته و در دلهما و علمها و نیت با خصوصاً در دنیا داران چه قدر تفاوت رفته باشد وفات ایشان در سال ۵۰۰ و دو صد و پنجاه و پنج هجری واقع شده

## حضرت شیخ یحیی بن معاذ رازی قدس سره

کینست ایشان ابوزکریا است و لقب واعظ و باب ایشان بعضی از اکابر گفته اند خدا را



یجی بود که از انبیا و دیگر از اولیا و اول کسی که از شاخ پس از خلفای راشدین بر منبر شد  
ایشان بودند بایشان گفتند قومی اند که میگویند ما بجای رسیدیم که ما را نماز نباید کرد گفتند گویند  
رسیده اند اما بدو نه گویند که روزی بابرادر بدی میگذشتند برادر ایشان گفت خوشی  
است فرمودند خوش تر ازین دل آنکس است که ازین ده فارغ است و گفته اند با مردمان  
محسن کم گویند و با خدا ای بسیار گفته اند یک گناه بعد از توبه زشت تر بود از هفتاد گناه پیش از  
توبه گفتند سه خصلت از صفات اولیا است اعتماد بر خدا سر همه چیز و بی نیاز بودن بدو از  
چیز و رجوع کردن با و در همه چیز و گفته اند منتهای شهنشین صدیقان است پسند نشان محبت  
فرمودند آنچه بنیکوی زیاده نشود و بختای نقصان نه پذیرد و شهنش گفت مراد صیت کینه فرمودند  
سبحان الله چون نفس من از من قبول نمی کند دیگرے چون قبول کند و گفته اند آئین توبه است  
سیداری که من ترا دوست دارم با آنکه بی نیازی پس من چگونه دوست نه دارم با اینهمه  
اعتیاج و گفته اند آئین اگر من نتوانم که از گناه باز مآتم تو میتوانی که گناه با مرز و گفته اند  
آئین مرا عمل بهشت نیست و طاعت و ذریع اندازم اکنون کار بفضل تو افتاده و فوات  
ایشان در سال دو صد و پنجاه و هشت هجری روی داده و قبر ایشان در نیشاپور  
است در قبرستان نمس

### حضرت شیخ ابو حفص حداد رحمه الله

نام ایشان عمر بن سلمه است و اصل ایشان از نیشاپور است از بزرگان زمان و شیخ و مرید  
مرید عبد الله راوردی و استاد ابو عثمان جبری اند با سید الطائفة چند ملاقات کرده اند گویند  
روزی می گذشتند یکی را متحیر و گریان دید پرسید چه حال داری گفت خری و دشتم کم شد  
جز آن هیچ ندانم ایشان توقف کردند و گفتند بعزت تو که گام برندارم تا خرا و باز نرسد  
در حال خرا و بدید آمد نقل است که یکی از ایشان طلب وصیت کرد و گفتند یا خلی لازم  
یکدرباش تا همه در برابر تو کشاده گردد و لازم یک سید باش تا همه سادات ترا گردانند  
و گفته اند کرم انداختن دنیا است برای کسی که بآن محتاج است نقل است که حضرت  
شبلی ایشان را چهار ماهه ممانی کردند و هر بار سلسله و طعامی دیگر میخواستند و چون



بود اند رفتند و گفتند یا شبلی اگر بنیشتا پور آئی میربانی دجو انمرد می بتو آموزم گفتند یا انجمن  
چه کردم فرمودند تکلف کردی و تکلف جو انمرد نبود همان را چنان بایست داشت که خود را  
تا آمدن همان گران نه آیدت و بر رفتن رشادمانی نه چون تکلف کنی آمدن بر تو گران آید و  
رفتن بر دل آسانی شود هرگز با همان حال این بود جو انمرد نبود و فوات ایشان در سال  
شصت و چهار و هجری و بقولی دوصد و شصت و پنج واقع شد

### حضرت شیخ علی بن موفق بغدادی رحمه الله

از قدماست مشایخ عراق و بزرگان این قوم بوده اند و حضرت شیخ ذوالنون مصری را دیده  
اند و فرمایند که ده و هفتاد حج گذارده اند و وقتی بعد از حج با خود به تاسف میگفتند که میروم  
و می آیم نه دل و نه وقت من خود در چه شمارم آن شب حق تعالی را بخواب دیدند که ایشان  
گفت ای پسر موفق تو بنام خویش خوانی کسی را که نخواهی اگر من ترا نخواستمی نخواهد می گویند  
روزی در راه کاغذی یافتند در آستین خود نگاه داشتند چون از آستین بر آوردند دیدند که  
در آن کاغذ نوشته آمد این موفق از فقر می ترسی و حال آنکه پروردگار تو ام و ایشان گفته  
خداوند اگر من ترا از بیم آتش و دوزخ می پرستم در دوزخ فرو آورده اگر بایست می پرستم  
هرگز در اینجا جای مده و فرود میار اگر بگری پرستم یکدیگر را بنای دیس از آن هر چه خواهی  
بکن و فوات ایشان در سال دوصد و شصت و پنج هجری بوده و قبر ایشان در سیرات است  
نزدیک بلخ سفید و گویند که شیخ الاسلام خواجه عبد الله الفارسی هر وقت سوار به اینجا  
رسیدی فرود آئی و با دلب گشتی

### حضرت شیخ احمد بن وهب رحمه الله

کنیت ایشان ابو جعفر است و اصل ایشان از بصره گفته اند هر که بطلب قوت برخواست  
نام فقر از او برخاست و فوات ایشان در سال دوصد و هفتاد و هجری بوده و بنده

### حضرت شاه شجاع کرمانی قدس سره

کنیت ایشان ابو الفوارس است و از ابنای ملوک بوده اند و مرید ابو حفص صد ادا نام  
بصیرت بسیار می از مشایخ رسیده اند چون ابو تراب بخشی و ابو ذریع مصری و ابو عبید بصری



گویند شاه شجاع چهل سال مخفی و قبی در خواب شد مدتی تعالی را بخواب دیدند پس از آن خواب کردند و چنانچه ایشان را گفته یا در طلب خواب می یافتند شاه گفته اند علامت صبر است که چیزی است ترک شکایت و صدق رضا و قبول تضاد بدل خوشی و فوات ایشان بعد از مرگ و و صد و هفتاد و هجری واقع شده

### حضرت حمرون قصار قدس سره

نسبت ایشان ابو صالح است و نام پدر ایشان عماره و حقیقه قصار به منسوب بایشان است و درین طریق اظهار و تشریف و صاحب کرامات و امام اهل ملامت و در مذہب سفیان تور بودند و با یو تراب بخشی و علی نصر آبادی و ابو نفص صحبت داشته اند اول مسئله که از ایشان اصحاب بعراق بودند و احوال گفتند سبیل قسری و سید الطائفة گفتند اگر روا بودی که پیش پیغمبر صلعم پیغمبری بودی حمرون بودی ایشان گفته اند هر چه خواهی که پوشیده بود بر کس آشکارا نکن و گفته اند من شمار ابد و چیز وصیت کنم صحبت علما و اجتناب از جهال و گفته اند تو کل دست بخدای زدن است و گفته اند اگر توانی که کار خود بخدای باز گذاری بهتر است از آنکه بحیله و تدبیر مشغول شوی و گفته اند من نیک خوئی را ندانم الا در سخاوت و بد خوئی را شناسم مگر در بخل و گفته اند تو اضع آن بود که کس را بخود محتاج نبینی در دو جهان و فوات ایشان در سال دوصد و هفتاد و یک هجری بوده و قبر ایشان در بهرات است

### شیخ فتح بن شجرت قدس سره

نسبت ایشان ابو نصر است و اصل از مرو از قدیمی مشایخ خراسان اند گویند در حالت نزاع با خود چیزی میگفت مردم گوش داشتند میگفتند آئی ای شد شوقی الیک تعجل قدمی علیک بار خدا یا بسیار شده شوق من بسوی تو تعجل کن رفتن مرا نزد خود چون ایشان می نشستند بر ساق پای نوشته دیدند که الفتح شد و فوات ایشان پانزدهم شعبان سال دوصد و هفتاد و سه هجری بوده بر جنازه ایشان سی هزار کس نماز گذارند

### حضرت شیخ ابو عبد الله مختار

نام پدر ایشان محمد بن احمد و اصل ایشان از بهرات است و از متقدمان و بزرگان مشایخ بهرات اند



و پیر شیخ ابویعلی بن مختار الملوکی حسینی فرموده اند طعام چنان خور که در آخر ده باشی نه  
او ترا اگر تو او را خوردی همه نوز شود و اگر او ترا همه دو و گرد و وفات ایشان در سال  
دو صد و هفت و هجری بوده و قبر در هرات است

### حضرت شیخ ابو عبد الله مغربی رحمہ اللہ

نام ایشان محمد بن اسماعیل است استاد ابراهیم خواص و ابراهیم بن شیبان کرمان شاهی و  
میر ابو الحسن بن زرین اند و ایشان مرید خواجہ عبد الواحد زید و ایشان مرید شیخ معین مصری  
قدس الله اسرارهم و قتی بر سر کوه سینا سخن میگفتند سخن بجای رسید که گفتند بنده یا او  
چندان نزدیکی جوید که فرمانده فرستاد از کوه می خیزد و پاره پاره میشد و بهامون می آمد  
و گفته اند چون خوارترین مردم در ویشی بود که با تو تکرار می داهند و عظیم ترین خلق  
را تو اضع کن وفات ایشان در سال دو صد و هفتاد و نه هجری بوده و مدت عمر یکصد و شصت  
دو سال و قبر ایشان بر سر کوه سینا است

### شیخ ابو عبد الله التاقان الصوفی رحمہ اللہ

از کبار صوفیاء بعد از امام وفات ایشان در سال دو صد و هفتاد و نه هجری بوده و

### حضرت سہیل بن عبد الله قسری قدس سرہ

کثرت ایشان ابو محمد است و مخفی مذہب مرید ذوالنون مصری و از کبار علمای این طائفه  
و او تادعای اند و جامع بودند میان حقیقت و شریعت طریقه سہیلہ منسوب بایشان است  
و بنام این طریقه بر اجتهاد و مجاہدہ نفس است صاحب کشف الحجب نوشته اند سہیل  
بن عبد الله قسری آن روز که از مادر زاد و صائم بودند و آن روز که از دنیا رفت نیز  
صائم از ایشان پرسیدند که نشان پیغمبری چیست گفتند که ترا علم دهد و توفیق عمل ندهد و عمل  
دهد و اخلاص ندهد که عمل کنی بیکار کنی و دیدار و صحبت دهد بانیگان و ترا قبول ندهد  
گفته اند که در شانہ روزی هر که یکبار خورد این خوردن صدیقان است گفته اند هر که  
از سنگی کشد شیطان گردد و بکلم خداے تعالی گفته اند و سر همه آنها سیر خوردن است  
و گفته اند هر وجدی که کتاب و سنت گواه آن نبود باطل باشد و گفته اند هیچ معصیتی عظیم تر



از جهل نیست و گفته اند بزرگترین کرامات آنست که خوی بد خو در اینجی نیک بدل کنی و گفته اند هیچ معصیتی بزرگتر نیست از فراموشی حق و گفته اند خداوند اهر روزی و شبی و ساعتی عطا است و بزرگترین جلایا آنست که ترا از خود الهام کند و گفته اند هیچ یاری دبی نیست الا خدا و هیچ ویلی نیست الا رسول خدا می صلح و هیچ زادی نیست الا تقوی و هیچ علی نیست الا صبر و گفته اند خدای ماخلق را بیا فرید و فرمود من را از گوئید و اگر راز نمی گوئید من نگویم و اگر این نه کنی من از من باز نخواهمد و گفته اند هرگز دل ز من نشود و نفس نمیرد و گفته اند تقوی اندک خوردن است و با خدا آبرام گرفتن و از خلق گریختن و گفته اند توکل آنست که اگر چیزی بود و اگر چیزی نبود در هر دو حال ساکن باشی و گفته اند عبودیت رضا دادن است بفعل خدا و گفته اند نفس از سه صفت خالی نیست کافراست یا منافق یا مرادی و فوات ایشان در ماه محرم سال دوم و هشتاد و سه هجری بوده و این قول اصح است و مدت عمر شریف شریف هشتاد و گویند روزی که جنازه ایشان را برداشتند مردم بسیار جمع بودند و جو و هفتاد سال که آن شغل را شنید بیرون آمد چون به جنازه رسید آواز برآورد که ای مردمان آنچه که من می بینم شامی بنید گفته چه می بینی گفت فرشته ها از آسمان می آیند و خود را بر جنازه می مالند و مسلمان شد

حضرت شیخ ابوسعید خراسانی ر.ح. الله

نام ایشان احمد بن عیسی است و لقب نیز از واصل ایشان از بغداد و طریقه خراسانیه منسوب است بایشان و اهل کسی که در فقا و قبا عبادت کرد ایشان بودند و از بزرگان و قدما مشایخ اند اندر علم تو حید و اشارت امام و یگانه مشایخ بودند شیخ الاسلام فرموده اند که در علم تو حید همه پیرومانند و از مشایخ هیچکس از وی نه شناسم و نزدیک است که خراسانی پیغمبری بودی از بزرگی و مرید محمد بن منصور طوسی و در او شاد مریدان آیتی بوده اند و بازه النون مصری و سری سقطی و بشر حافی و غیر ایشان از اجله اکابر محبت داشته اند گویند رفته در وفات بودند حاجیان دعای کردند و می زاریدند ایشان گفتند مرا آرزو آمد که من هم دعا کنم باز گفتیم چه دعا کنیم چیزی نمانده که با من نه کرده باز قصد دعا کردم با تقی



آورداد که پس وجود حق دعا میکنی یعنی پس از یافتن از چیزی خواهی ایشان گفتند وقت عزیز خود را خیر بجزیرترین چیزها مشغول کن و گفته اند علم آنست که در عمل آورد ترا اولین آنست که برگرد ترا اوقات ایشان در سال دوم و هشتاد و ششش هجری بوده و بقولی دوم و هشتاد و پنج و یا هفت و قیر در که معظم است

حضرت شیخ عباس بن حمزه نیشاپوری رحمه الله

کنیت ایشان ابو الفضل است و باذوالنون مصری صحبت داشته اند و حضرت باقر بسطامی را دین و وفات ایشان در ماه ربيع الاول سال دوم و هشتاد و هشت هجری

بوده

حضرت شیخ ابو حمزه بغدادی رحمه الله

نام ایشان محمد بن ابراهیم است بابشر حافی و سری سقلی و ابو تراب بختی صحبت داشته اند و مسید عارث محاسبی اند و از اقران ابو الحسین نوری و غیر نساج بودند و قتی در بغداد از قرب آل محمدی می اندیشیدند از خود غائب گشتند بچنان در رفتن ایستادند چون بانگ ایشان آمدند خود را در یادید و دیدند زیر پیل

حضرت شیخ ابو حمزه خراسانی رحمه الله

اصل ایشان از نیشاپور است و از اجله مشایخ و در توکل یگانه بود و ابو تراب بنحبه و شیخ ابو سعید خراسانی صحبت داشته اند و از معاصران سید الطائفة بوده اند صاحب کشف المحجوب نوشته اند که روزی در بیابانی ایشان در چاهی افتادند چون سه روز بگذشت کرد بانجا رسیدند با خود گفتند که ایشان را آواز دهم باز گفتند که خوب نباشد که از غیره و خواهم شکایت کنم که خداوند من را در چاه انداخته شاید آید آن گروه بر سر چاه آمدند گفتند این چاه در میان راه است مباد این خبری بیاید و بیند تا بگفت ثواب سر این چاه را بپوشم ابو حمزه گفتند نفس من با اضطراب آمد و از جان خود نومید شدم چون آنها سر چاه پوشیدند رفتند من با حق ساجات کردم و از غیر او نا امید گشتم چون شب شد از سر چاه آوازی شنیدم چون دیدم سر چاه را کسی بکشد و جانوری عظیم شل از دها



و من خود را درون پناه انداخت دانستم که سبب نجات من است و زستاده حق است  
 آنرا بگریتم و مرا بیرون کشید باقی آواز داد که نیکو نجات یافتی یا ابو حمزه که تبلی از غفلت ترا بجا  
 داد و نقل است که روزی سید الطائفه شیخ جنید البلیس را دیدند برهنه برگردن مردم می  
 گفتند ای ملعون هر مندی ازین مردم البلیس گفت که ام مردم اینها مردم نیستند مردم  
 آنها اند که در مسجد شونیزیه اند و بگرم سوخته اند چون در مسجد رفتند ابو حمزه خراسانی و ابوالور  
 نوری و ابوبکر دقاق را دیدند مراقب نشسته ابو حمزه سر بر آورد و گفت دروغ گفت آن  
 ملعون اولیای خدا ای ازان عزیز تر اند که البلیس را بهر حال ایشان اطلاع افتاد  
 ایشان دو سال دو صد و نود و هجری بوده

### حضرت شیخ ابوبکر دقاق رحمه الله

نام ایشان محمد بن عبد الله است جامع علوم ظاهری و باطنی بوده اند و با سید الطائفه  
 صحبت داشته اند و از اقران ابوالحسن نوری و ابو حمزه خراسانی اند و وفات ایشان  
 در سال دو صد و نود و هجری بوده

### حضرت شیخ ابراهیم الخواص رحمه الله

کنیت ایشان ابوالحسن و اصل از بغداد است صاحب سخن و در طریق توکل و تخرید بگانه  
 و از خاصان درگاه آلمی بوده اند و از اقران سید الطائفه جنید و نوری و صحبت دار خضر  
 علیه السلام شیخ الاسلام گفته اند که شیخ ابوالحسن خرقانی گفت در میان سخنانی که از  
 خواص ائمه میگفت این بود که اگر با خضر صحبت یابی توبه و اگر از هر شیعی بگردی  
 ازان توبه کن مشا و دینوری فرموده اند نیم خواب بودم در مسجد بمن نمودند خوابی  
 که دوستی از دوستان مایمی برخیزد بر سر تل توبه شوید ارشدم برت می بارید آنجا رفتم  
 و ابراهیم خواص را دیدم مربع نشسته و گردوی مقداری از سری سبز تری از برت  
 و با هم برت که بر سر دی آمده بود در عرق غرق گفتم این منزلت بچه یافتی گفت از غدت  
 فقیر وفات ایشان در سال دو صد و نود و هجری بوده یوسف بن حسین ایشان را نه  
 شسته و دفن کرده بعلت شکم رحمت حق پیوستند گویند هر باری که مناسبت



می گشتند غسل می کردند و آن روز که از دنیا رفتند هفتاد بار غسل کرده بودند و سر عظیم  
بود و بار آخر در آب بر قند و قند ایشان در زیر چهار طبرک صفایان است

حضرت شیخ زکریا می بن دلوپیه

کمیت ایشان ابو یحیی است و از اهل نیشاپور بودند و از کسب خود قوت می یافتند  
وفات ایشان در نیشاپور سال دویصد و نود و چهار هجری بوده

حضرت شیخ ابوالحسن نوری رحمه الله

نام ایشان احمد بن محمد و لقبی محمد بن محمد و مشهور اند باین لغوی و پدر ایشان از بغشور است  
که مابین هرات و مرو واقع شده مولود و نشان ایشان بغداد است و نوری از ان  
جهت گویند که چون در خانه تاریک سخن میگفتند از نور باطن ایشان خانه روشن می شد و  
حق اسرار مریدان میداشتند مرید سری سقطی اند و النون مصری را دیده بودند و با  
محمد علی قصاب و محمد بن الحواری صحبت داشته اند و از اقران سید الطائفة اند در طریقت  
مجتهد و صاحب مذهب بوده اند ایشان را مشایخ وقت امیر القلوب گفته اند و وجود و  
حالتی عظیم داشتند طریقه ایشان را نوری گویند و سعادت ایشان موافق جنیدیان است  
و قاعده مذهب ایشان تفضیل تقوی باشد بر فقر و در صحبت ایشان میفرمودند که یک  
نفس در دنیا نزد یک من دوست تر از هزار سال آخرت است از بهر آنکه این سرای  
خند میست و آن سرای قربت و قربت بخند است باشد نقل است که روزی شیخ غسل  
میکردند و زدی جامه ایشان را برد و هنوز از آب بیرون نیامده بودند که باز آورد و  
عذر خواست و هر دو دست او خشک شده بود و گفتند آلی چون این جامه باز آورد  
و دست این را باین باز ده شیخ فرمودند تقوی ترک کردن جمیع حظوظ نفس است  
و نیز فرموده اند من لم یعرف الله تعالی فی الدنیا لم یعرفه فی الآخرة هر که نه شناخت  
خدا را در دنیا نمی شناسد او را در آخرت از اکمل مریدان و اکابر ایشان بود  
مشایخ فرموده اند که هیچکس در زمان ابوالحسن نوری چون او نیکو طریقت و عالمی  
سخن نبوده شیخ الاسلام گفته اند جوانی نزد ابراهیم قناری آمد و گفت میخواهم



نوری را به بنیم گفت او چند سال نزدیک بود و پنج از دہشت بیرون نیاید یک سال دیگر گردش میگشت و با کس نیامیخت و در سال دیگر در ویرانه خانه گرفت و پنج بیرون نیامد مگر به نماز و معالی خاموشی گزید و با هیچکس سخن نگفت آن جوان گفت میخواهم البته او را بنیم ابراهیم او را بوری ولالت کرد چون به شیخ رسید از و پرسیدند با که صحبت داشته گفت با ابو حمزه خراسانی شیخ گفتند آن مرد که از قرب نشان میداد و اشارت میکند گفت آری گفتند چون به اوری ویر اسلام گوی گو که اینجا ایم قرب بعد است شیخ ابن عربی فرایند قرب گویند تا مسافت نباشد و تا مسافت بود و کاکی بجای پس قرب بعد بود و نشان ایشان در سال دو صد و نود و پنج هجری بوده و بقولی دو صد و هشتاد و شش و ص صح قول اول است چون شیخ ابوالحسن نوری رحمت حق پیوستند سید الطائفة فرمودند هیچکس در حقیقت صدق سخن نگفت تا نوری برسد که صدق زمانه او بود پنهان

### حضرت شیخ ابو عثمان علی الصوفی رحمه الله

گفت ایشان ابو عبد الله است مرید سید الطائفة و استاد حسین بن منصور علج اند و صحبت داشته اند با ابوسعید خراسانی و عالم بود و اند به علوم حقائق چون سخن ایشان باریک شد مردم بکلام منسوب داشتند و بهر ساختند و از که مغفله بیرون کردند چون بجهت رفتند اهل آن دیار ایشان را قاضی آنجا نمودند اصل ایشان از زمین است از بزرگان و نشان این قوم اند بزرگان این طائفة گویند هر چه حسین آمد بسبب دعای عمر بن عثمان است که وی را از خود برنمایند وفات ایشان در بعد اوسال دو صد و نود و شش هجری بود و بقولی دو صد و نود و یک و بقولی دو صد و نود و هفت که سال وفات حضرت سید الطائفة است و قول آخر صح است

### حضرت شیخ ابو عثمان واعظ رحمه الله

نام ایشان سعید بن اسماعیل بن منصور است و مولد و متشاور وی بوده بعد از ان بنیثا انتقال نمودند و هجری در آنجا رحلت فرمودند وفات ایشان در سال دو صد و نود و هشت هجری است



## حضرت شیخ سمنون بن محب الکذاب

کنیت ایشان ابو الحسن است و بقولی ابو القاسم خود را کذاب کرده بودند بسبب که در  
 تفحات الانس مذکور است و تا کذاب نمی گفتند ایشان را باز نمی گریستند و در علم محبت یگانا  
 بودند با سمری سقنی و محمد بن علی قصاب و ابو احمد فلا نسی رحمهم الله صحبت داشته اند و از  
 اقران حضرت شیخ حمید و حضرت شیخ ابو الحسین نوری بوده اند هر شب از دوی پانصد رکعت  
 نماز میکردند حضرت شیخ ابو احمد فلا نسی گفته اند مردی بر فقر او در بغداد هزار درم نفقه  
 کرد سمنون گفت یا ابو احمد ما را استطاعت این نفقه نیست بر غیر تا بگوشت رویم و این  
 درمی یک رکعت نماز بگذاریم پس بدان رفتم چهل هزار رکعت نماز گذاریم و فوات ایشان  
 در سال دوصد و نود و هشت هجری رومی داده اند

## حضرت شیخ ابو عثمان حسری قدس سره

نام ایشان سعید بن اسماعیل نیشابوری است و حیره محله ایست از محلات نیشاپور اما اصل  
 ایشان از ری است مرید شاه شجاع و ابو مخنف حداد و یحیی بن معاذ از ری صاحب  
 کشف المحجوب فرمایند که حق سبحانه و تعالی مرا و ابو عثمان را از سته پیر سته مقام عنایت نمود  
 مقام رجا از یحیی معاذ یافت و مقام عزت از صحبت شاه شجاع و مقام شفقت از صحبت  
 ابو مخنف و در همین محل صاحب کشف المحجوب می نویسد مرید دارد و اباشد که به صحبت شیخ  
 پنج یا شش یا بیشتر ازین برسد و از هر پیری و صحبتی ویرا کشف مقامی کرد و با سید  
 الطائفه در دیم و یوسف ابن حسین و محمد فضیل بنی صحبت داشته بودند و در ریاضت  
 اندر وقت خود یگانه و در ابتدای سال بست سال اندر بیایانها عزت گزیدند چنانکه حسن  
 آدمی نه شنیدند و از شفقت پیر ایشان بگذاخت و چشمها مقدار سوراخ جوال دوزی  
 مانده و از صورت آدمیان بگشتند پس از بست سال فرمان صحبت آمد گفتند ابتدا  
 صحبت با بل خدا می و مجاوران خانه می کنیم تا مبارک بود و قصد که مظهر کردند مشایخ  
 از آمدن ایشان بدل آگاه بودند با استقبال آمدند و ایشان را بصورت مبدل شده  
 و سجالی که بجز رقی چیزی نمانده بود یافتند و گفتند یا ابو عثمان بست سال برین صفت



زیست که آدم و هوش در روزگار تو عاجز نه شدند بکوی که چنان رفتی و چه دیدی و چه یافتی و  
چرا باز آمدی گفتند بسکه میرقم و آفت سکر دیدم و نو میدی یافتیم و بجز باز آمدیم جمله مشایخ گفتند  
یا اباعثمان حرام است که بعد از تو بر معبران که عبارت صحو و سکر کنند که انصاف جمله بداد  
و آفت سکر باز نمودی و از جمله سخنان ایشان است که گفته اند خلافت سنت و زطایر علامت  
ریای باطن بود و گفته اند خوف از عدل اوست در جای فضل او و گفته اند هر که خدای را  
دوست دارد آرزو مند خدای و بقای خدا بود و گفته اند عاقل آنست که از هر چه میرسد  
بیش از آنکه باورسد کار آن بسازد و وفات ایشان در ماه ربیع الاول سال دوصد و نود  
و هشت بهجری بوده

### حضرت شیخ احمد بن محمد بن مسروق

کنیت ایشان ابوالعباس و اصل از طوس است از قدماست مشایخ و بزرگان این قوم  
بوده اند و در بغداد سکونت داشتند و استاد شیخ علی رودباری و تاجک و عارف محاسبی  
و با شیخ سری سقطی و محمد بن منصور طوسی صحبت داشته اند حضرت سید الطائفة شیخ جنید  
از ایشان حکایات سیکرده اند ایشان فرموده اند هر کس ترک کند از رزندگان نمی کند  
براحت و نیز فرموده اند که بسیار نظر کردن بسوی باطل می برد معرفت حق را از دل  
وفات شیخ در سال دوصد و نه بهجری بوده

### حضرت شیخ طلحه بن محمد صیاح سیلی رحمة الله

از اکل مریدان شیخ ابوعثمان جبری اند و صاحب مقامات عالی وفات ایشان  
در سال سه صد و دو بهجری کرده اند

### حضرت شیخ یوسف بن حسین راکر

کنیت ایشان ابویقوب و از قدماست مشایخ کبار و مرید ذوالنون مصری و تاجگرد  
امام احمد حنبل اند و عمر دراز یافته با بسیاری ازین طائفة صحبت داشته اند فرموده اند  
شنیدم که ذوالنون اسم اعظم میداند متی خدمت وی کردم و درخواست تعلیم  
آن نمودم تا آنکه روزی طبقه با سر پوش که در سفره پیچیده بود بین داد و فرمود بفلان







و ابو العباس بن عطاء شیخ عبد الله خیف و شیخ ابو القاسم نصر ابادی و شیخ ابو سعید ابو الخیر  
 و شیخ الاسلام خواجہ عبد الله انصاری و شیخ ابو القاسم گرکانی و پیر علی مجیر سے صاحب  
 کشف المحجوب و غیر ایشان از متاخرین ہمہ معتقد اند و بزرگ داشته اند و گفته اند مجبور معالمت  
 مجبور اصل نبوی صاحب کشف المحجوب فرموده اند من معتقد و یم اما سخن او اقتدار را  
 نشانید حضرت خواجہ محمد یار سارحمہ الله در فضل الخطاب آورده اند کہ انچه در بعضی کتب نوشته  
 کہ سید الطائفہ شیخ جنید متوی القبل حسین بن منصور نوشته اند این افترا می محض است بدین  
 الطائفہ چہ وفات ایشان پیش از قتیہ بن منصور بیازده یا دوازده سال بودہ چنانچہ  
 از تاریخ وفات این دو عزیز ظاهر میشود انچه بر ایشان آمد از غلبہ شوق و جذبہ عشق و  
 محفوظ اند اشتق مراتب بود و جذبہ عشق آنست کہ چون محبت بر تہ اسرار رسد عاشق در آن  
 بسوزد و او را از خود تہرماند و در نظرش چیز یار دنیا بد هر چه بیند از یار شناسد و در دوز  
 در دیدہ ظاهر و باطن او یار باشد و جز یار در دوز عالم هیچ نداند و نمیداند چون  
 عاشق برین منوال گردد یقین کہ ہر چه در نظرش در آید از کثرت یار پندارد چنانچہ  
 مولانا عبد الرحمن جامی نسبت بہین حال فرماید بیت بسکہ در جان فکار و سینہ زارم توئی  
 ہر چه پیدا میشود از دور پندارم توئی نہ و نیز بعضی از کبار عارفین فرمودہ اند بیت  
 چو در خانہ دل بنیر از تو گس نیست نہ بہر شکل آئی تو باشی بد انہم بدین حسین بن منصور و یار  
 بودند کہ از تجربی و جذبہ عشق انما الحق گفتند و در نظر ایشان ہر چیز جز یار در دنیا و چون صورت  
 نشانی ایشان نیز بنظر افتاد آنرا ہم صورت یار دانستند اگر چہ صورت ایشان بود چنانچہ  
 مجنون از کمال جذبہ عشق در او اخیریلی را شناخت و پرسید کہ دین کیست گفتند لیلی است  
 مقصود تو و محبوب تو گفت لیلی خود منم فرد گر ان لیلی از خیمہ بیرون شود نہ ہمہ کویہ و صحرا  
 چو مجنون شود اگر چہ در حقیقت مجنون لیلی نبود اما در نہایت عشق و فنا و جذبہ خود را  
 یار دیدہ و یار را خود و از کمال یگانگی و کجہتی دلی برخاست و الایمیت چہ نسبت خاک  
 با عالم پاک نہ کہ ادراک عاجز است از درک ادراک نہ قضیہ قتل ایشان در باب ایشان  
 بنہاد و روز سہ شنبہ بست و پنجم ذی الحجہ سال سہ صد و نہ ہجری واقع شد



## حضرت شیخ ابو العباس بن عطاری

نام ایشان محمد بن احمد است بغدادی الاصل و از علمای مشایخ و ظرفاء این قوم بوده اند  
 شاگرد ابراهیم هارستانی اند و با سید الطائفة و شیخ ابو سعید خراسانی صحبت داشته اند ایشان  
 تفسیری است پس نیکو بر تمام قرآن مجید بر زبان اشارات و فوات ایشان در راه ذیقعه  
 در سال سته صد و نه هجری بوده و بعضی ست صد و یازده نیز گفته اند و الاصح قول اول  
 وزیر قاهره باشد خلیفه چون حسین منصور را کشت از ایشان پرسید که چگونگی در حق طالع  
 گفتند تو در حق خود پیر و از دوسیم مردمان بازده و زیر گفت تعریف میکنی و فرمود تا داند آنها  
 ایشان را یگان یگان کنده بر سر مبارک ایشان نشاندند و در همین حالت  
 بر حمت حق پیوستند

## حضرت شیخ ابو بکر رازی قدس سره

نام ایشان محمد بن زکریا است و از بزرگان این طائفة و زهاد ایشانند گفته اند در سنه  
 یکپس از ایشان گریان تر نبوده و پیوسته عبادت میکردند و فوات ایشان در سال  
 سته صد و دو هجری بوده

## حضرت شیخ ابو الخیر حمصی روح الله در وجه

بار با دیه کعبه را بر قدم توکل و تحریطی نموده اند و فوات ایشان در سال سته صد و دو هجری

## حضرت شیخ ابو محمد حریری رحمه الله

نام ایشان احمد بن محمد بن حسین است و بقولی حسین بن محمد و بقولی عبد الله بن یحیی از  
 اکمل مریدان سید الطائفة اند چون سید الطائفة وفات نمودند ایشان را بجای سید الطائفة  
 بنشانند در فقه و اصول امام بودند و با سید عبد الله نزاری صحبت داشته اند گویند یکسال  
 بکعبه منظمه مقام کردند و خنجر سخن گفتند و پشت باز نهاده اند و پای دراز نموده ایشان گفتند  
 اخلاص ثمره یقین است و ریاضه شک و گفته اند مرید عارفان بخدا در هدایت بود  
 و مرید عوام بعد از نا امید می وفات ایشان در سال سته صد و یازده و بقولی  
 چهارده هجری بوده در جنگ قرامط از تشنگی بر حمت حق پیوستند



حضرت شیخ بنان محمد الحمال قدس سره

اصل ایشان از واسطه است و در مصر سکونت داشتند صاحب مقامات و کرامات علییه  
و با سید الطائفة صحبت داشتند و ابراهیم خواص را دیده بودند از استادان نوری  
و ایشان گفته اند که نشسته بودم و نزد یک بن جوانی بود شخصی در می چند پیش آن جوان  
نهاد و گفت مرا این حاجت نیست آن شخص گفت بر فقیران و مسکینان قسمت کن چنان کرد  
شب او را دیدم که در وادی برای خود چیزی میجست گفتم کاش برای خود از آن در مها  
چیز بنگاه میداشتی گفت نمی دانستم که تا این زمان خواهم زیست وفات ایشان در سال  
سه صد و شانزده هجری بوده و قبر در مصر است

حضرت شیخ محمد بن فضیل قدس سره

کنیت ایشان ابو عبد الله است و اصل از بلخ مرید شیخ احمد خضویه اند متعصبان بگناه  
ایشان از بلخ بیرون کردند و روی بشهر کرده اهل شهر را نفرین کردند شیخ الاسلام گفته اند  
پس از آن شهر بلخ صوفی برخواست ایشان گفته اند مریدی که در طلب دنیا باشد آن نشان  
او بار و گونساری اوست و گفته اند زب در دنیا ترکست و اگر نتوانی اشیار کنی و اگر نتوانی  
خوار داری وفات ایشان در سال سه صد و نوزده هجری بوده و قبر در سمرقند است

حضرت شیخ ابو الحسین وراق رحمة الله

نام ایشان محمد بن سعد است از کبار شایخ نیشابور و قدای ایشانند و مرید ابو عثمان حیرانی  
و عالم بوده اند گفته اند که در عفو آنست که یاد کنی گناه یا خود را پس از آنکه عفو کرده باشی  
وفات ایشان در سال سه صد و نوزده هجری است

حضرت شیخ ابو الحسین وراح قدس سره

اصل ایشان از شهر بغداد است خادم ابراهیم خواص اند و در سماع از عالم رفته اند  
وفات ایشان در سال سه صد و بیست هجری بوده

حضرت شیخ ابو عمر و شقی قدس سره

از کبار شایخ شام بوده اند و ابو عبد الله جلاد اصحاب ذوالنون مصری صحبت داشته اند



تصویر آنست که غیر خدا را در نقصان بیند بلکه چشم پلوشد از ماسوای او بسبب مشاهده او که منزله است از جمیع نقصان با وفات ایشان در سال سه صد و بیست و هجری بود

### حضرت غیر النساء قدس الله سره

کنیت ایشان ابو النسین است و نام محمد بن اسمعیل و اصل از سامره و مسلمانی ایشان بعد از مدتی سری سقطی و از اقران سید الطائفة شیخ جنید و استاد نوری و این عطا و حریری اند ابراهیم خواص و شبلی هر دو در مجلس ایشان توبه کردند شبلی را نزد سید الطائفة فرستادند و التماس بود و بسبب ساجی ایشان در مقامات الا انش مذکور است گویند وقت نماز شام بود که ملک الموت سایه انداخته بر او بالین برداشته گفت خفاک الله توقف کن که توبه کنی و خدای من بسته خدای ترا گفته اند که جان او بردارد و مرا گفته اند چون وقت نماز آید بگذار از آنچه ترا فرموده اند فوت نمیشود و آنچه مرا فرموده اند میشود پس طهارت کردند و نماز گذاردند و جان سپردند وفات ایشان در سال سه صد و بیست و دو هجری بوده و مدت عمر یکصد و بیست سال

### حضرت شیخ ابوبکر الواسطی قدس سره

نام ایشان محمد است ابن موسی و مشهور اند باین فرغاتی از قدیمی اصحاب سید الطائفة شیخ جنید و شیخ ابوالحسن نوری و از علمای مشائخ عالم و جامع اند در علم ظاهر و باطن و امام تعبد و علم اشارت و صاحب مقامات و کرامت بوده اند شیخ الاسلام فرموده اند که از زبان بزرگان در خواص آن توحید نیامده که از زبان واسطی و هم شیخ الاسلام فرمایند که واسطی گفته آنکه گویند نزد یکم دور است و آنکه دور است درستی او نیست است وفات در مرو بود و بقول صاحب طبقات سلی بعد از سه صد و بیست و هجری و بقول صاحب محاسن الاخبار سال سه صد و هشت است و قول ثانی اصح است و قبر نیز در مرو

### حضرت شیخ ابوبکر کتانی قدس سره

نام ایشان محمد بن علی جعفر است و اصل از بغداد از مریدان سید الطائفة شیخ جنید اند و سالها با او در یک منزلت بوده اند ایشان را پیران حرم میگفتند و در طواف دیو از ده هزار ختم کرده



سی سال در حرم نشسته بودند و درین سی سال شبانروزی یکبار طهارت تازه میکردند و درین مدت خواب نکردند و صحبت در آن حضرت علیه السلام بودند و حضرت رسول صلعم را اکثر در خواب میدیدند و سواها میکردند و جوابهای شنیدند چنانچه یک شب چاه و یک مرتبه پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله و سلم را بخواب دیدند و وقتی پیغمبر خدا صلعم فرمودند که هر روز چهل و یکبار بگوئید یا حی القیوم یا لا اله الا انت چون دلها بمیرد دل دی نبرد ایشان گفته اند انس بخلق عتوبت است و قرب اهل دنیا محصلت و باینان میل کردن مذلت تصوف همه خلق است هر که خلق بیشتر و تصوف و گفته بیشتر و گفته اند محبت اشیاء است برای محبوب و گفته اند به تن در دنیا باش و بدل در آخرت گفته اند شکر کردن در مواضع استغفار گناه است و استغفار در مواضع شکر گناه و وفات ایشان در سال سه صد و بیست و دو هجری بوده و قبر در که مظهر است

حضرت شیخ ابراهیم بن داود رحمه الله

لقبت ایشان ابو اسحاق است و از اجله مشایخ انعام اند و النون مصری و سید الطائفة و ابو عبد الله جلارا دیده اند و عمر بسیار یافته اند ایشان گفته اند عاقل و ضعیف ترین خلق است که عاقل بود از دست داشتن شهوات و قوی ترین آن بود که قادر بود بر ترک آن و گفته اند آنچه کفایت بتویر سربلندی رنج اما مشغول و رنج در زیاده طلبی است و گفته اند کفایت در ویشان توکل است و کفایت توکل آن اعتماد بر الماک و اسباب و گفته اند بس است از دنیا ترا و چیز که صحبت در ویشان و دوم حرمت دلی و وفات ایشان در سال سه صد و بیست و شش هجری بوده

حضرت شیخ ابو الحسن بن محمد مزین

نام ایشان علی است و از مشایخ بغداد و اندلس و سید الطائفة و سید بن عبد الله تستری صحبت داشته اند و مجاور که مظهر بودند مزین و داند یکی مزین صغیر و دیگری کبیر ایشان مزین صغیر شیخ الاسلام گفته اند مزین بشیر می رسید گفت ختم ائمه فائز به شیر بر جای خود و بر چون بر سر کوه رفت گفت ختم ائمه انشاء الله شیر بر پائے خاست و زنده شد و وفات ایشان در سال سه صد و بیست و هشت هجری و وفات مزین و بقول سه صد و بیست و هفت هجری بوده و قبر در که مظهر است



حضرت شیخ ابو علی نقی رحمه الله تعالی	
نام ایشان محمد بن عبد الوهاب است ابو حفص مداد و حمد و ن قصار را دیده بودند وفات ایشان در سال سی و بیست و هشت هجری بوده	
حضرت شیخ ابو محمد نقش قدس سره	

نام ایشان عبد الله بن محمد نیشاپور است متوطن بوده اند بهند او مرید شیخ ابو حفص مداد و سید الطائفة را دیده بودند شیخ ابو حفص ایشان را سیاحت فرمودند هر سال هزار فرسنگ سفر میکردند پای برهنه و سر برهنه و هیچ شتری زیاده از ده روز توقف نمیکردند گاه بودی که سه روز می بودند ایشان گفته اند هرگز خواستن را باطن خاص ندیدم تا خود را بظا هر عام ندیدم شخصی ایشان گفت فلان بر دی آب میرود فرمودند تردمن شخصی که مخالفت نقش کند بزرگتر است از آنکه در هوا و بر دے آب رود وفات ایشان در سال سی و صد و بیست و هشت هجری بوده

حضرت شیخ ابو یعقوب نوری رحمه الله	
نام ایشان اسحاق است بن محمد از علمای مشایخ بوده اند با سید الطائفة و عمر بن عثمان کے صحبت داشته اند و سالها در مکه معظمه مجاورت کردند مرید ابو یعقوب صوفی اند ایشان گفته دنیا و ریاست و کناره آن آخرت است و کشتی آن تقوی و مردم همه مسافر و گفته اند زول فتنه را که شک آن نمکنی و پائند نیست آنرا که کفران کنی و گفته اند هر کرا سیری بطعام بود همیشه گرسنه بود هر کرا تو نگری بال بود همیشه در دیش بود هر کرا به حاجت خود قصد خلق کند همیشه محروم بود و هر کرا در کار خود یاری از خدای نخواهد همیشه مخدول بود وفات ایشان در سال سی و صد و سی هجری بوده و قبر در مکه معظمه است	

حضرت شیخ ابو الحسن صالح دینوری	
نام ایشان علی بن محمد بن سہیل است از کبار مشایخ دینوران و ساکن بودند بمصر مرید شیخ ابو جعفر صیدلانی و میر شیخ ابو الحسن خرقانی و ابو عثمان مغربی اند وفات ایشان شب شنبه یازدهم رجب سال سی و صد و سی و یک هجری و بقولی سی و صد و سی بوده و قبر ایشان در مصر است	



حضرت شیخ ابو بکر بن طاهر دینوری

نام ایشان عبداللہ بن حارث طائی است و از کبار مشائخ جبل و از اقران شبلی اند با بویوسف بن حسین صحبت داشتند وفات ایشان در سال ستم صد و سی هجری بوده

حضرت عبداللہ تنازل قدس سره

یکانه روزگار و صاحب اسرار بود عالم معلوم ظاهر و باطن و محدث بوده و مرید حمدون قصا گفته اند یکم فیض از فراغش ضائع نکند الا که بتلا کرد و فیضی کردن سنتها و هر که تبرک سنت بتلا کرد زود باشد که در بدعت افتد و گفته اند ما بادیب محتاج تریم که بسیار علم و گفته اند حیثیت فقر القلوع است از دنیا و آخرت و مستغنی شدن بخداوند دنیا و آخرت و گفته اند خدا آنست که از هیچ چیزش عجب نیاید وفات ایشان در سال ستم صد و سی و یک هجری بوده

حضرت شیخ ابراهیم بن شیبان الکرمانی شاهی

کنیت ایشان ابوالحاق و از مشائخ جبل و از اصحاب ابو عبداللہ مغربی و ابراهیم خواص بودند و گفته اند هر که حرمت مشائخ نگاه دارد و بدعوی های دروغ و گزافهای بی فروغ گرفتار نشود و آن ضیعت گردد وفات ایشان در سال ستم صد و سی و هفت هجری بوده

حضرت شیخ ابو علی مستولی قدس سره

نام ایشان حسن بن علی بن موسی است و مستول دبی است برده فرنگی مصر شاگرد ابو علی کاتب و ابویعقوب موسی اند وفات ایشان در سال ستم صد و چهل هجری بوده و قبر در شتول است

حضرت شیخ ابو سعید اعزالی قدس سره

اصل ایشان از فارس بوده و در نیشابور سکونت داشتند از بزرگان مشائخ و مقدسین این طائفه بودند شاگرد شیخ ابو بکر شبلی اند و شیخ ایشان را بزرگ میدانستند و وفات ایشان در نیشابور در سال ستم صد و چهل هجری بوده

حضرت شیخ جعفر الحذاق رحمه اللہ

نام ایشان احمد بن محمد است و اصل ایشان از بصره و ساکن بودند بکربلا در وقت خود



خود شیخ حرم بودند ایشان را القاضی بسیار است و باسید الطائفه صحبت داشته اند و وفات ایشان در سال سده و چهل و یک هجری بوده

حضرت شیخ ابراهیم بن احمد مولد الصوفی

نسبت ایشان ابو محمد است و صحبت داشته اند باسید الطائفه وفات ایشان در سال سده و چهل و یک هجری بوده و در قبر در شیراز است

حضرت شیخ ابوالقاسم اعظم السمرقندی

نسبت ایشان ابواسحاق از کبار مشائخ طریقت اند با ابوعبدالله ابراهیم قصار رقی صحبت داشته اند وفات ایشان در سال سده و چهل و دو هجری بوده

حضرت شیخ ابوالقاسم بن عیسی البخارادی

نام ایشان اسحاق بن محمد بن اسمعیل است و با ابومکر در ارق صحبت داشته اند و ایشان را تفسیر بر بعضی آیه های کلام مجید و فرقان حمید بسی نکات و اشارات مشائخ سلف در آن جمع کرده اند و در آن میان خلق نشسته بودند و حکم میکردند یکی از بزرگان به زیارت آمد و ایشان را در همان کار مشغول دید سجاده بر روی عوض انداخت و نماز کردند چون فارغ گشت مراد را گفتند ای برادر این خود کو دکان کنند مرد آنست که در میان چندین شغل دل با خداست عز و جل نگاه تو اند داشت وفات ایشان در روز عاشورا سال سده و چهل و دو هجری بوده قبر در موضع جاگردی سمرقند است

حضرت شیخ

نام ایشان فارس است از خلفای حسین بن منصور طنج و ناصر امام ابو منصور اتریدی بوده اند و وفات ایشان روز عاشورا سال سده و چهل و دو هجری بوده و قبر در جاگردی سمرقند است

حضرت شیخ ابوالعباس سیاری

دختر زاده احمد بن سیار اند و نام ایشان قاسم بن قاسم بن مهدی است و اصل از مرو و در مدینه ابوبکر و سلمه اند و طریقه سیاره منسوب بایشان است و بنای این طریقه بر جمع و تفریق است



و صاحب علوم ظاهر و باطن بودند و فوات ایشان در سال ستم صد و پهل و دویجری واقع شد

و قبر در دست

حضرت شیخ ابو الخیر تقیانی القاطع

نام ایشان حماد است و باصل از ده قیامت بوده اند که از توابع مصر است گویند قیامت از مصطفی است از ولایت مغرب و شیخ زبیل می یافتند و ایشان را بدو دست نیز دیده اند باخیر موانست و صاحب کرامات و مقامات بودند باسید الطائفه شیخ خفیه و ابو عبد الله جلا صحبت داشته اند در طریق توکل بگانه بودند روزی یکی را دیدند که بر آب می رود و گفتند ای خیم بدعت است در خشکی بیا و راه برو دیگر را دیدند که بر پتو می رود و گفتند ای خیم بدعت است بجا میروی گفت بچ فرمودند فرود آئی راه برو گفت دست بریدن ایشان در نفحات الالهی مذکور است و فوات ایشان در سال ستم صد و پهل و ستم جری بوده

حضرت شیخ ابو بکر مصری قدس سره

نام ایشان محمد بن ابراهیم و استاد ابو بکر دینی و فترانی اند و شاگرد فاضل کبیر باسید الطائفه و توفیری صحبت داشته اند و فوات ایشان در سال ستم صد و پهل و پنج جری بوده

حضرت شیخ ابو مزاحم شیرازی قدس سره

نام ایشان ابراهیم و لقبی بن ابراهیم است و اصل از نیشابور باسید الطائفه و در دیم و ابو عثمان حیرمی و ابراهیم خواص صحبت داشته اند و پهل سال مجاور که معظم بودند درین مدت در حرم بول نکرده صحبت تعظیم کعبه و شصت حج گذارده بودند و پیوسته میفرمودند که من سی سال غلام بنید بدست خود پاک کرده ام و باین فخر خجک دند چون مشایخ وقت حلقه میزدند صد رحمت ایشان بود بر گویند در موسم حج عجب آمد که برات من بده که حج گذارده ام به دوزخ نخواهم رفت یاران تو مرا بتو اشارت داده اند که برات بتاسم شیخ سادگی او را دیده و دانستند که یاران باو مطایبه کرده اند بجزم که محصل استجاب دعاست اشارت کردند و گفتند آنجا رفته بگو یارب اعطینی البراء یعنی ای پروردگار من عطا کن مرا نجات از دوزخ ساعی نه گزشته بود که باز گشت و بدست او کاغذی بخط سبز بران نوشته بودند



بسم الله الرحمن الرحيم هذه برائة فلان بن فلان من الناس في اين ست نجات نامه فلان پسر  
فلان از آتش وفات ایشان در سال ستم صد و چهل و هجده بوده

حضرت شیخ ابو عمر وزجاجی قدس سره

کینست ایشان ابو محمد است و اصل از بغداد و خلد محل است از بغداد آتشاگرد سید الطائفة و  
ابراهیم خواص و پیر شیخ ابو العباس نهادندی اند و با نوری در دیم و تمنون و حریری صحبت  
داشته اند و ایشان پوریا یافت بوده اند و گفته اند دویز پیر را می شناسم ازین طائفة پنجاه  
و شش سال گذارده بودند و گفته اند که روزی نزد جنید رفتم و ایشان را بیمار یافتم گفتم ای  
استاد با حق بگوئی ترا عافیت دهد گفتند دوش میگفتم به سرم نه آمد که تن ملک ماست خواهیم در  
داریم و خواهیم بیار تو کیستی که میان ما و ملک ما دخل کنی تصرف و در کن تا بنده باشی وفات  
ایشان در سال ستم صد و چهل و هشت هجری بوده و قبر ایشان در شونیزیه بغداد است  
نزدیک قبر سری سقطی و شیخ جنید است و مدت عمر او و پنج سال

حضرت شیخ جعفر بن نفیله الحنفی قدس سره

نام ایشان علی بن احمد بن سیل است و اصل ایشان از پوشنگ که در فوای هرات از جو انمردان  
شاخ خراسانند ابو عثمان حریری را دیده بودند و با ابو العباس عطا حریری و طاهر مقدسی  
و ابو عمرو دمشقی صحبت داشته اند ایشان گفته اند مردم سه گروه اند اولیا که باطن ایشان بهتر است  
از ظاهر ایشان و علما که ظاهر و باطن ایشان یکسان است و جهال که ظاهر ایشان بهتر است  
از باطن ایشان خود انصاف نمی دهند و از دیگران انصاف می طلبند یکی از ایشان طلب دعا  
کرد گفت حق تعالی ترا از رفته تو نگاه دارد و وفات ایشان در سال ستم صد و چهل و هشت هجری  
بوده گویند بعد از وفات در دشتی بسر خاک ایشان میرفت و از حق دنیا میخواست شیخی بخواه  
دید که میگفتند ای درویش چون بسر خاک ما آئی دنیا نخواه اگر دنیا خواهی بسر خاک دنیا داران  
رو چون بسر خاک ما آئی همت از د و کون بریدن خواه

حضرت شیخ ابو حسین الصوفی القوبنجی قدس سره

متوطن بودند بشام و بابل و نیشابور و بمطهرت ایشان در سال ستم صد و پنجاه هجری بوده



## حضرت شیخ ابوبکر بن داود دینوری

کنیت ایشان ابو محمد و نام پدر بن عبد الله است اصل ایشان از رمی مولد و نشانی پور بوده  
از مشایخ کبار و عالم معلوم ظاهر بودند با سید الطائفة و محمد بن فضیل بنجی در دیم و سمنون و ابوبکر  
جرجانی و محمد بن داود و غیره هم صحبت داشته اند و از کبار اصحاب ابوعثمان حیرمی بوده اند  
وفات ایشان در سال سه صد و پنجاه و سه هجری رسیده

## حضرت شیخ بندار بن حسین بن محمد بن مهلت سیرازی

کنیت ایشان ابوالحسین است و اصل از شیراز مرید شیخ شبلی و استاد ابو عبد الله خفیف است  
و با جعفر حداد صحبت داشته اند از ایشان پرسیدند که تصوف چیست گفتند و قال بعد شیخ الاسلام  
گفته اند و قال بعد آنست که هر چه بد دل گذشت که برای او بکنی آنرا بکنی وفات ایشان در ارجان  
سال سه صد و پنجاه و سه هجری و شیخ ابو ذرعه طبری ایشان را غسل داده

## شیخ عبد الملک بن علی بن عبد الله بن عمر الکاظمی رونی رحمه الله

کنیت ایشان ابو عمر و اصل ایشان از کاظمی فارس است متحاب الدعوات بودند  
و از جمله اید الا ان و صاحب کشف و کرامات وفات ایشان روز سه شنبه بیست و هشتم محرم  
سال سه صد و پنجاه و هشت هجری بوده

## شیخ علی بن بندار بن حسین الصوفی الصیرفی

کنیت ایشان ابو الحسین است و از بزرگان مشایخ نیشابور اند با سید الطائفة در دیم و سمنون  
و این عطا و حریری صحبت داشته اند بسیار می از مشایخ را دریافته و در حدیث ثقة بودند ایشان  
گفتند و در باب شغل خلق که امروز در مشغولی خلق سود می نماند است روزی با شیخ عبد  
خفیف بن علی بی رسیدند شیخ ابو عبد الله ایشان را گفت پیش روای ابو الحسن  
بچه سبب پیش روم شیخ ابو عبد الله گفتند تو شیخ جنید را دیده و من ندیده ام و این  
را از انجمن گفتند که دیدار مشایخ نسبتی است بزرگ این طائفة را و مرتبه ایست بلند  
این قوم را که گویند این مرویست فلان پیر را دیده و یا فلان شیخ صحبت داشته وفات  
ایشان در سال سه صد و پنجاه و سه هجری بوده



حضرت شیخ ابو بکر الداتی رحمه الله

نام ایشان محمد بن داود دمشقی است و گفته اند دینوری الاصل اند اما ساکن بودند به شام مرید  
دقاق کبیر اند حضرت سید الطائفة را دیده اند و گفته در بابیه بنالیدند و گفته آلی از ان خود که  
مرادادی بهره من چیزی بر دل من آشکارا کن تا جان بیا ساید چیزی برایشان بختاوند و  
رازی برایشان افتاد نزدیک بود که تپاه شوند گفته آلی پوشش که طاقت ندارم آنرا بشنید  
وفات ایشان در شام سال سه صد و پنجاه و نه هجری و مدت عمر شریف صد و بیست

سال

حضرت شیخ ابو الحسن بن سالم بصری

استاد ابو طالب کی و مرید سیل بن عبد الله لستری اند و آخر کسی که از مریدان سیل بن عبد  
لوت کردند ایشانند وفات ایشان در سال سه صد و شصت و هجری بود و ندیده

حضرت شیخ ابو بکر مقید قدس سره

نام ایشان محمد بن احمد بن ابراهیم است و اصل از جرج آباد از بزرگان مشایخ بودند سید  
الطائفة و یوسف بن حسین را دیده اند و با عثمان حیرنی صحبت داشته اند وفات ایشان در  
سال سه صد و شصت و پنج هجری بوده

حضرت شیخ اسمعیل غیشا پوری قدس سره

نام ایشان اسمعیل بن محمد بن احمد السلمی است جد شیخ عبد الرحمن سلمی اند از جانب مادر از  
اصحاب ابو عثمان حیری اند و سید الطائفة را دیده بودند و در حدیث ثقة اند وفات ایشان  
در سال سه صد و شصت و پنج هجری یا شش است

حضرت شیخ ابو عمرو بن محمد

نام ایشان محمد بن احمد المقر است با یوسف بن حسین و عبد الله خراز رازی و مظفر کرمان ساکن  
در ویم و حریری و ابن عطا صحبت داشته اند گویند پنجاه هزار دنیا میراث با ایشان رسید  
و همه را بر فقر انقذه کرده بود حدیث و تجرید احرام حج بستند وفات ایشان در سال سه  
صد و شصت و شش هجری بوده



حضرت شیخ ابو عبد الله مقرئ رحمه الله

حافظ و امام بغداد بودند و در حدیث شاگرد عبد الله بن احمد بن حنبل اندر رضی الله عنهم سیاطه  
شیخ جنید را دیده بودند و وفات ایشان در ذی حجه سال ستم صد و شصت و هجری بوده و قبر  
در بغداد است

حضرت شیخ ابو بکر قطبی رحمه الله

تمام پدر ایشان محمد بن عیسی نیشابوری است جامع بودند میان ظاهری و باطنی عالم ابو عبد الله گفته  
است و چند سال با ایشان صحبت داشته ام گمان میبرم که فرشته بروگنای خوشه باشد و وفات  
ایشان در سال ستم صد و شصت و هجری بوده

حضرت شیخ ابو احمد قدس الله تعالی سره

تمام ایشان احمد بن عطا است از کبار شیخ شام اند و ساکن بودند در صور ایشان گفته اند که حدیث  
نوشتن چهل از مرد بهر دو درویشی گیر و وفات ایشان در سال ستم صد و شصت و هجری است  
و قبر در صور بود که الحال آن زمین را آب گرفته

شیخ ابو عبد الله رودباری رحمه الله

تمام ایشان محمد بن سلیمان صعلوکی الفقیه و اصل از نیشابور است در خرمیت و طریقت امام وقت  
بود و اندیشه اشلی و مرتش و ابو علی نقی صحبت داشته اند و صاحب ابن عباد گفته که ابو سہیل شل خود  
نمیده و امیر شل او ندیدیم و ولادت ایشان در سال دهم صد و نود و هجری وفات در سال  
ستم صد و شصت و هجری بوده و مدت عمر هفتاد و دو سال

شیخ ابو سہیل صعلوکی

کنیت ایشان ابو اسحاق است با سید الطائفه صحبت داشته اند شیخ ابو عبد الرحمن سلمی  
گفته اند ایشان را گفتم مرا دینی کن گفتند کاری کن که از ان پشیمان شوی وفات ایشان  
در سال ستم صد و شصت و هجری بوده

حضرت شیخ ابراهیم بن ثابت

تمام ایشان محمد بن عمر الحکیم است و اصل از ترند آذربایجان می بودند مدینه محمد بن علی حکیم ترندی اند



و یا احمد خضر و به صحبت داشته بودند صاحب تصانیف اند و توحید و انجیل و زبور و دیگر کتاب  
آسمانی خوانده بودند و دیوان اشعار نیز دارند و گفته اند اگر طمع را بپرستند که پدر تو کیست گویند  
در مقدور و اگر گویند پیشینه تو چیست گویند کسب کردن ذل و خواری و اگر گویند نهایت تو  
چیز است گویند نوسیدی و فوات ایشان در سال سه صد و هفتاد و هجری بوده و قبر در ترمذ است

شیخ ابو بکر فرزند محمد الشار

نام ایشان محمد بن حمدون الفاراست از اجداد شیخ نیشاپور بودند و با ابو علی ثقفی و عبد الله منازل  
و ابو بکر شبلی و ابو بکر طاهر اهری و مرکش صحبت داشته اند شیخ عمو گفته اند اگر من ابو بکر فرزند را نیت  
صوفی نمی بودم و فوات ایشان در سال سه صد و هفتاد و هجری واقع شد

حضرت شیخ ابو اسحاق اهری

امام ایشان علی ابن ابراهیم است و اصل از یهود ساکن بودند بقعه ادخلی مذهب اند و مرید  
شیخ شبلی میفرمود که هر که شمس بی اذن من طلوع نکرده و گفته اند سحرگاہی سناجات کردم که  
آئی از من راضی هستی که من از تو راضی ام اما آنکه ای کذاب اگر تو از من راضی بودی  
رضا را طلب نمی کردی و فوات ایشان در زحبه ماه ذی حجه سال سه صد و هفتاد و هجری

هجری بوده

حضرت شیخ ابو القاسم نصر آبادی

نام ایشان ابراهیم بن محمد بن حمویه است و مولود مقام نیشاپور مرید شیخ شبلی اند و جامع بودند  
میان علوم ظاهر و باطن و حدیث و فقه اند و اسطر را دیده بودند و با ابو علی رودباری مرکش  
و ابو بکر طاهر اهری صحبت داشته اند و در آخر مجاور که معطر گشتند و فوات ایشان در نهار الثانی  
ذی کور است بخلاف مولانا عبد الرحمن جامی قدس سره که در سال سه صد و هفتاد و دو هجری  
نوشته اند و بقول امام یافعی و کتاب محاسن الاخبار و در ساله امام قشیری در  
رجب الاول در سال سه صد و هشت و هفت است و قول اصح این است

حضرت شیخ ابو بکر طرسوسی اهرمی

امام ایشان علی بن احمد بن محمد طرسوسی است چندین سال مجاور که معطر بودند ایشان را



طاووس الحرمین میخوانند شاگرد ابوالحسن مالکی اند و با ابراهیم شیبان کرمان شاهی صحبت داشته اند  
و بایشان نسبت درست میکردند وفات ایشان در سال سده و هفتاد و چهار هجری بوده  
و قبر در کوه معطر است

### حضرت شیخ عبد الواحد بن علی السیاری

ایشان شاگرد خواهر زاد ابو العباس سیاری اند روزی صوفیان را دعوت کردند و آنها را  
مشغول بودند یکی از آن میان بهو ابر شد و ناپدید گشت و هرگز پیدا نیامد سرای خود را بر صوفیان  
وقف کردند و درین کار در آمدند وفات ایشان در سال سده و هفتاد و پنج هجری  
واقع شده

### حضرت شیخ عبد الله برقی رحم

اصل ایشان از برق مضافات خوارزم است و در بخارا متوطن شده اند و در فقه و شعر و لغت  
و نحو و علم معرفت امام بودند وفات ایشان در سال سده و هفتاد و شش هجری رومی و در

### حضرت شیخ ابوالنضر سراج رحم

نام ایشان عبد الله بن علی الطوسی است و لقب طاووس الفقر از لقاب بسیار دارند  
از جمله کتاب لغ است در علم تصوف مرید ابو محمد مرتضی اند و سحر و سحر و سحر و سحر را  
دیدند بودند در شب زمستانی آتش میسوخت و در معارف سخن میرفت ایشان را هفتاد و پنج  
آمد در میان آتش خدای را سجده کردند و روی ایشان از آتش آسبیده رسید از آن سوال  
کردند گفتند کسیکه بدرگاه او آید روی خود در نیخته باشد آتش روی او را نتواند سوخت وفات  
ایشان در سال سده و هفتاد و هشت هجری بوده و قبر ایشان در طوس است گفته اند  
هر جنازه که از پیش خاک من بگذارد ایند مغفور بود بحکم این بشارت اهل طوس جنازه را از  
پیش مرقد ایشان میگذرانند

### حضرت شیخ ابوقاسم رازی قدس سره

نام ایشان جعفر بن احمد بن محمد است متوطن نیشابور بودند و با ابن عطاء محمد بن الحواری  
و ابو علی رومی صحبت داشته اند مثل رازی گفته اند چهار چیز در ابوالقاسم جمع است



که کسی را بنود جمال و مال و زهد و خاوت بحال وفات ایشان در سال ستم صد و هفتاد و هشت هجری بود

### حضرت شیخ ابو القاسم المقری

نام ایشان جعفر بن احمد بن محمد المقری است برادر ابو عبد الله المقری انداز مشایخ خراسان بودند و باین عطا و حریری و ابو بکر بن ابی سعدان و ابو علی رودباری و ابو بکر ممشاد و دیویری محبت داشته اند وفات ایشان بنیشاپور در سال ستم صد و هفتاد و هشت هجری واقع شده است

### حضرت شیخ ابو بکر کلاباوی قدس سره

نام ایشان محمد بن ابراهیم بن یعقوب الکلاباوی بخاری است کتاب توفیق از تصانیف ایشان و بعضی از بزرگان گفته اند اگر تعرف نبودی تصوف دانسته نشدی وفات ایشان در بخارا روز جمعه نوزدهم جمادی الاولی سال ستم صد و هشتاد و یقوی هشاد و چهار هجری رومی داده

### حضرت شیخ ابو الخیر حبشی قدس سره

نام ایشان اقبال بوده و لقب ایشان طاووس الحرمین گویند هرگاه به روضه مقدسه حضرت رسالت پناه صلعم در آمدی و گفتی السلام علیک یا رسول القلین جواب آمدی و علیک السلام یا طاووس الحرمین و ایشان غلامی بودند حبشی الاصل در وقت بندگی نیز بندگی حق سبحانه و تعالی اشتغال تمام داشتند و همیشه خواجه ایشان میگفت از من چیزی بخواه هیچ نمی خواستند و روزی الحاح بسیار کرد گفتند اگر میخواهی بر اے خدام آزاد کنم خواجه گفت که من چندین سال است که ترا آزاد کردم و در حقیقت تو خواجه بودی و من بنده پس خواجه خود را وداع کرده رومی بنهاد آوردند شصت سال مجاور حرمین شریفین بودند و هرگز از محکم چیزی طلب نکردند هرگاه میخواستند از کسی سوال کنند با توفیق آواز میداد که شرم نمی دارم و روی که آن پیش مسجد میکنی آزارش غیر ما خواهر گردانے شیخ عمود شیخ ابو العباس بهیدار ایشان فخر می کردند وفات ایشان بکوه معظه است در سال ستم صد و هشتاد و هشت هجری

### حضرت شیخ احمد بن ابراهیم المسبوحی قدس سره

کنیت ایشان ابو علی است و از اجله متقدمان مشایخ بغداد بودند با شیخ سمری سقراط محبت



داشته اند گفته اند ایشان با یک پیرهن و ردای و نعلین بی آنکه در کوزه و کوزه بردارند حج می کردند  
و در تمام راه بغداد تا که منظمه بنویسید می کردند و فاته ایشان در شبان در سال  
و هفتاد و ششش بگری بوده و مدت عمر هشتاد و سه سال

### حضرت شیخ ابوالحسن بن سمعون

نام ایشان محمد است و لقب اطلق بالحکیم و مشهور اند باین سمعون از مشایخ بغداد و معاصر شیخ  
شبلی بودند این سمعون گفته اند هر غنی که از ذکر خالی است لغو است و هر خاموشی که از فکر  
خالی است سست و هر نظر که از عبرت خالی است لغو است و شیخ الاسلام گفته اند باین سمعون  
یک نیم چرا که هصری استاد مرامیه بنامید و هر که استاد در این بنامند و قد از تربیتی سگ بر از تو بود  
و ولادت ایشان در سال سه صد و شش بگری بوده و فاته روز جمعه پانزدهم ذی قعد و یا ذی حجه در  
سال سه صد و هشتاد و شش با هفت بگری است و ایشان را در خانه که می بودند دفن  
کردند بعد از سی و نه سال خواستند که گورستان نقل کنند بکن ایشان همچنان تازه بوده

### حضرت شیخ ابوطالب کی

نام ایشان محمد بن علی بن عیسی الحارثی است و منشاء که منظمه است مرید شیخ ابوالحسن بن  
ابی عبد الله احمد بن سالم البصری اند و فاته ایشان در جمادی الاخره سال سه صد  
هشتاد و شش بگری بوده

### حضرت شیخ ابوبکر السوسی قدس سره

نام ایشان محمد بن ابراهیم السوسی است و رشام متوطن بوده اند و صاحب خیارق  
و کرامت و فاته ایشان بدشرف در ماه ذی حجه سال سه صد و هشتاد و شش واقع شده

### حضرت شیخ ابوالقاسم دینوری و عطا

نام ایشان عبد الله بن عمرو بن اسحاق است و رفقه و حدیث و زهد و ورع و مجاهد نفس  
و صدق امام و وقت خود بود و فاته ایشان از اجرت کوفتن او و یه عطاران بود و فاته  
ایشان روز شنبه بیست و چهارم ذی حجه سال سه صد و نود و هفت بگری واقع شد  
و قبر نزدیک قبر امام احمد منیل است قدس سره



	حضرت خواجہ محمد بن عمار الشیبانی قدس سرہ
	اصل ایشان از محالست شیخ عبد اللہ خفیف را دیده بودند و شیخ الاسلام حضرت خواجہ عبد اللہ انصاری در ایام طفولیت ایشان را دیده اند و خواجہ محمد بن فرموده اند کہ بعد از مای ما عبد اللہ بن شمسند و محمدان و بعد از ان را بر آہ آوردیم شیخ الاسلام گفتہ اند کہ رسوم علم را بہر ات خواجہ محمدی آوردہ و فوات ایشان در سال چہار صد و دہم ہجری بودہ
	حضرت شیخ عثمان بن ابو عم و با قلاتی
	از بزرگان این قوم بودہ اند گویند کہ ہر گاہ از خانہ خود بیرون نیامند مگر برای نماز جمعیہ و درختی چند از خرمادر خانہ داشتند کہ قوت ایشان از ان بود و فوات ایشان در رجب سال چہار صد و دو ہجری دادہ دست عمر ہشتاد و چہار سال
	حضرت شیخ ابو علی دقاق
	نام ایشان حسن بن محمد بن دقاق است مرید شیخ ابو القاسم نصر آبادی بودند و بسیاری از مشایخ را دریافته بودند استاد ابو قاسم قشیری دانا و شاگرد ایشان بودند روزی پیرے بہ مجلس ایشان درآمد بہت آنکہ از توکل چیزی پرسید و شیخ دستاری نیکو بر سر داشتند دل آن بہ پیرانہ میل کرد گفت ایہا الاستاد تو کل چہ باش گفت آنکہ طبع از دستار مردم کوتاہ کنی و دستار را باو دادند و فوات ایشان بنیشاپور بودہ در ماہ ذیقعدہ سال چہار صد و بیست و ہجری و بقولی چہار صد و شش ہجری
	حضرت شیخ ابو عبد الرحمن سلمی
	نام ایشان محمد بن حسین بن محمد بن موسی سلمی است صاحب تفسیر حقائق و طبقات مشایخ اند تصانیف ایشان بعد رسیدہ مرید شیخ ابو القاسم نصر آبادی مرید شیخ شیبانی و شیخ ابو سعید ابو انحر قدس سرہ بعد از وفات سید ابو الفضل از دست شیخ ابو عبد الرحمن خرّمہ پوشیدہ اند و حضرت مولانا عبد الرحمن جامی کہ در نفحات الانس در ذکر بعضی از مشایخ آوردہ اند کہ سلطان از طبقہ اولی است فلان از طبقہ ثانی از کتاب طبقات ایشان است و فوات ایشان در ماہ شعبان چہار صد و دو ہجری واقع شدہ



حضرت شیخ ابو سعید مالینی

نام ایشان احمد بن محمد بن اسمعیل بن حفص است و اصل از مالین و آن موصی است از توان  
هرات از بزرگان این قوم اند و در حدیث ثقه بودند و کثافت عالم را سیر نموده اند و به  
بسیاری از مشایخ و سیدان وفات ایشان در مصر شوال سال چهار صد و دوازده هجری رو داده است

حضرت شیخ ابو الحسین بن جهم همدانی

نام ایشان علی است شاگرد کوفی و جعفر خلدی اند از مشایخ خرم بودند و ایشان را کتابی است  
معتبر بوجه الاسرار نام که در آن خوارق و احوال حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر حلی نوشته اند  
وفات ایشان در سال چهار صد و چهار هجری بوده

حضرت شیخ عبداللہ طاقی

نام ایشان محمد بن فضیل بن الطاقی سجستانی الهروی است مرید موسی بن عمران حیرتی و از  
استادان و پیران شیخ الاسلام اند وفات ایشان در غره ماه سال چهار صد و شانزده  
هجری است و قبر در هرات واقع است

حضرت شیخ ابو علی اللہ و استانی

نام ایشان محمد بن علی و استانی و لقب شیخ المشایخ نسبت ارادت ایشان بسته واسطه  
شیخ عمر بظامی که برادر زاده و مرید حضرت سلطان بایزید بظامی اند میرسد و از اقران  
شیخ ابو الحسن خرقانی اند وفات ایشان در ماه رجب سال چهار صد و هفده هجری است  
و مدت عمر پنجاه و نه سال

حضرت شیخ ابو منصور صفهانی قدس سره

از کبار مشایخ زمان و بزرگان صوفیه بودند وفات ایشان در ماه رمضان سال چهار  
صد و هفده هجری بوده

شیخ سالار مسعود غازی قدس سره

شیخ عبدالحق دهلوی نوشته اند که از سروران و غازیان لشکر سلطان محمود غزنوی اند  
در و اهل اسلام در هندوستانی فتوحات بسیار نموده بدین شهادت رسیده اند



و خوارق و کرامات بسیار بعد از وفات از ایشان ظاهر گشته و میگردد خلق انبوهی معتقد ایشانند  
شهادت ایشان در سال چهارصد و نوزده هجری بوده و قبر در قبضه بروج است و جمع کثیری هر سال  
در روز عرس زیارت رفته ایشان معلماهای بسیار از اطراف و اکناف هندوستان جمع می شوند و  
نذر و نیاز بسیار می برند

### حضرت شیخ ابو علی سیاه قدس سره

از کبار مشایخ مرواند و با شیخ ابوالعباس قصاب و احمد نصر معاصر بودند و به استاد ابو علی تفاق  
محبت داشتند و در ابتدای دهقانی میگردید سی سال روزه داشتند چنانچه کسی مطلع نمیشد  
شخصه بایشان گفت بچکس باشد که عجب خلق دارند گفتند باشد گفت پس الله تعالی اسرار العیوب  
نبود شیخ گفت خوش را از من بپوش فی الحال آن مرد و اس گرود جانم و پاره شد و برهنه  
گشت تضرع و زاری نمودند تا دعا کردند آن مرد بحال خود باز آمد وفات ایشان به مرد در شعبان  
سال چهارصد و بیست و چهار هجری بوده

### حضرت شیخ ابواسحاق بن شهریار گافرونی

نام ایشان ابراهیم و اصل ایشان از فارس است و انتساب ایشان در تصوف به شیخ ابوعلی بن  
بن محمد الغیر و آبادی الکا راست و ابوحسین جعفر را دیده اند و در حدیث ثقه بودند و معاصر بودند  
با صاحب کشف الحجب لیکن ملاقات واقع نشده یکی از روزها با شیخ ارادت تمام داشت هر چند  
کرد شیخ از چیزی قبول نکردند بنیام شیخ فرستاد که چون چیزی قبول کنی از برای تو چند بنده را  
آزاد کردم و ثواب آنرا بفرستادم شیخ فرمودند که بنیام بمن رسیده و شکر نیکوئی تو ادا کردم  
لیکن آزاد کردن بندگان مذہب من نیست مذہب من بنده گردانیدن آزاد است بهرانی  
و احسان وفات ایشان در ذیقعد سال چهارصد و بیست و شش هجری بوده

### حضرت شیخ ابو منصور محمد الانصاری قدس سره

پدر شیخ الاسلام خواجه عبداللہ انصاری اند و مرید شریف حمزه عقیل و خدمت ابوالفضل ترندی  
کرده بودند شیخ الاسلام گفته اند که شیخ احمد کو قانی مرا گفت که در همه عالم بگشتی چون به روم  
نیدی و هم گفته اند که بمقاد و چند سال علم آموختم و نوشتم و در پنج بر دم در افتاد و آنرا



از پدر خود آموخته بودم و قات ایشان در ماه شعبان سال چهار صد و سی هجری بوده و قبر ایشان  
در بلخ نزدیک قبر شریف حمزه عقیله است

### حضرت شیخ ابوسعید بن ابوالخیر قدس سره

نام ایشان فضل اقتداست و اصل از مهر خراسان سلطان وقت و سرور اهل طریقت و پیشوای  
زمره حقیقت بودند و صاحب علوم ظاهر و باطن و مغرب القلوب و همه اهل آن زمان مسخر ایشان بود  
نسبت ارادت ایشان بشیخ ابوالفضل بن حسن سرخسی است و ایشان مرید ابوالنصر سراج  
و ایشان مرید ابوجعفر مرعشی و ایشان مرید سید الطائفة حضرت شیخ جنید بغدادی و بعد از قوت  
پیر ابوالفضل حرقه از شیخ عبدالرحمن سلمی پوشیده اند و بجهت حل بعضی مشکلات یکسال با شیخ  
ابوالعباس قصاب آملی بودند گویند شیخ ابوالعباس از صومعه بیرون آمدند چون قصد کرده  
بودند برگ کشاده شد و بود شیخ ابوسعید از آن حال خبردار شدند از زاویه خود پیش شیخ  
رفتند و دست ایشان را شسته به بستند و جامه را فرو داده آورده جامه خود پیش ایشان داشتند  
شیخ گرفته پوشیدند و شیخ ابوسعید جامه را شسته و خشک کرده پیش شیخ آوردند شیخ  
اشارت کرد که بپوش شیخ ابوسعید پوشیده نزد او رفتند چون با مداد اصحاب حاضر  
شدند جامه شیخ ابوالعباس را در بر شیخ ابوسعید و جامه شیخ ابوسعید را در بر شیخ ابوالعباس  
دیدند تعجب شدند شیخ ابوالعباس فرمودند ووش تبار هارفت و همه نصیب این جوان بنگ  
گشت مبارکش باد و حضرت شیخ ابوسعید را اشعار نیکو در تصوف بسیار است و این از انجمله  
است رباعی سیم هم اشک گشت و چشمم گریست بن در عشق تو بی چشمم همه باید زیست بن  
از من اثری نماند این عشق از چپیت بن چون من همه معشوق شدم عاشق کیست بن در راه گنجی  
نه کفر است و نه دین بن یک گام ز خود بیرون نه در راه به بین بن ای جان جهان تو راه اسلام  
گزین بن یا مار سیاه نشین و با خود نه نشین بن تار و دست ترا یدیم اے شیخ طراز بن  
نی کار کنم نه روزه دارم نه نماز بن چون با تو بوم مجاز من جمله نماز بن چون بی تو بوم  
نماز من جمله مجاز بن و این رباعی نیز از حضرت ایشان است بجهت تب مجرب است  
که بر کافران نوشته به بند در باغی ای در صفت ذات تو میران که و مه بن در جمله جان



خدمت درگاه ز تو به نعلت قوتانی و شفا هم تو دهی بنیای رب تو فی فضل خویش بستان و بدو و از  
حضرت شیخ پرسیدند که تصوف چیست فرمودند آنچه در سرداری بهی و آنچه در کف داری پزی  
و از آنچه بر تو آید بخشی و بایشان گفتند که فلان کس بر روی آب میرود و فرمودند سهل است  
بزرگشی و صغوه بر آب با برود و گفتند فلان کس در هوا میرود و گفتند ز غنی و کسی نیز در دهانی پر  
گفتند فلان در یک لحظه از شهری بشهری میرود و گفتند شیطان در یک نفس از مشرق به مغرب  
میرود این چنین چیزها را بس قیمتی نیست مردانست که در میان خلق نشیند و داد و ستد کند  
و زن خواهد و با مردم در آمیزد و یک خطه از خدای خود غافل نباشد و لا اوت حضرت شیخ رو  
یکشنبه غزه محرم سال سه صد و پنجاه و هفت وفات ایشان در شب جمعه چهارم شعبان سال  
چهار صد و چهل و هجری و مدت عمر شریف ایشان هزار ماه است حضرت شیخ وصیت کرده بود  
که این ابیات را پیش جنازه بخوانید ابیات خوب تر اندر جهان از آنچه بود کار به  
دوست بر دوسه رفت یار یار به آن همه اندوه بود این همه شادی بدو آن همه گفتار  
بود این همه کردار به و قبر در منته است

### حضرت شیخ عموقدس سره

کنیت ایشان ابو اسفیل است و نام احمد بن محمد بن حمزه صوفی شیخ ابو العباس نهادندی  
لقب ایشان عمود کردند مشایخ بسیاری را خدمت کرده بودند و با شیخ الاسلام صحبت داشتند  
و کمال یگانگی در میان یکدیگر بوده وفات ایشان در رجب سال چهار صد و چهل و یک هجری  
است و مدت عمر فود و دو سال و قبر در گاه هرات است نزدیک مسجد جامع

### حضرت شیخ ابو عبد الله اکبر رحمه الله

نام ایشان علی محمد بن عبد الله است و معروف باین باکویه در جوانی شیخ ابو عبد الله ضعیف  
دیده اند و با استاد ابو القاسم قشیری و شیخ ابوسعید و شیخ ابو العباس نهادندی ملاقات کرده بود  
وفات ایشان در شهر اصفهان سال چهار صد و چهل و دو هجری است

### حضرت شیخ ابو الحسن رومی رحمه الله

نام ایشان علی بن محمود بن ابراهیم است از کبار مشایخ وقت بودند مرید شیخ ابو الحسن قشیری اند



باشیخ عبدالرحمن سلمی صحبت داشته اند و ایشان فرموده اند که با بنیاد شیخ صحبت داشته ام و از هر یک حکایتی یاد دارم رباط روزی با ایشان منسوب است که برای پیرو خود ابو الحسن حضری بنا کرده بودند وفات ایشان در رمضان سال چهارصد و پنجاه و یک هجری روی داده و در آن عمر شصت و پنج سال است

حضرت شیخ پیر علی سجری قدس سره

کنیت ایشان ابوالحسن است و نام پدر عثمان ابن ابی علی الجملی الفزومی و ایشان صاحب بودند پنجاه و دین باب میفرمایند که شیخ من بنیدی مذہب بودند و میگفت که سکر از نگاه کردن ایشان است و صحیفه گاه مردان و منک علی بن عثمان الجملی ام بر منو افقت شیخ خودم که کمال حال صاحب سکر باشد و کمترین درجه اندر صحواز رویت باز ماند که بشریت بود پس صحوی که آفت نماید بهتر از سگری که من آن آنست بود و مرید شیخ ابوالفضل بن حسن انتقالی اند و ایشان مرید شیخ و ایشان مرید شیخ شبلی اند و شیخ ابوالقاسم گرگانی و شیخ ابوسعید ابوالخیر و شیخ ابوالقاسم قشیری و بسیاری از مشایخ را دیده اند و شفقی مذہب بود و واصل ایشان از غزنین است و جلاب و جوهر دو محله است از محلات شهر از غزنین است که انتقال کرده اند از یکی بدگری و قهر و اند بزرگوار ایشان در غزنین است و مسجدی که خود ساخته بودند محراب آن نسبت بساجد و گراول به سمت جنوب است گویند علمای آنوقت بر شیخ درین باب اعتراض کردند و زنی همه راجع نموده خود امام شده در آن مسجد نماز گذاردند و بعد از نماز میخاضران گفتند که نگاه کنید که کعبه بگردام سمت است حجابها از میان برخواست و کعبه مجازی نمود و از گشت و قبر ایشان موافق مسجد ایشان است و قبر و الدہ ماجده نیز در غزنین است متصل تاج الاولیاء که خال پیر علی سجری اند و خانوادہ ایشان خانوادہ زہد و تقوی بوده و حضرت پیر علی سجری را تصانیف بسیار است اما کشف الحجب مشهور و معروف است و یکس را بران سخن نیست و مرشدی است کامل در کتب تصوف بخوبی آن در زبان فارسی کتابی تصنیف نموده و خوارق و کرامات زیاده از حد و نهایت و بار بار قدم تجرید و توکل سفر کرده اند و بعد از سیاحتی بسیار در دار السلطنت لاهور رسیده اند و است در زیند اهل آن دیار همه مرید و معتقد او گشتند و لاهور شهر نیست



سنگم و متبرک تفالس ربیع مسکون درین شهر بهم میرسد و امروز مجمع اولیا و صلحا و علما و فضلا است  
و مزارات متبرک که بسیار دارد و از مردم صحیح القول شنیده شد در یک محله طلا که از محلات این  
شهر است قریب بنعلی هزار حافظ قرآن مجید از مردوزن و ضمر و کیریش از وبائی که درین شهر  
شده بوده اند و اکنون نیز در آن محله حافظ بسیار اند و فوات ایشان در سال چهارصد و پنجاه و شش  
و بقولی شخصیت و چهارمجرای بوده و قبر در میان شهر لاهور مغربی قلعه واقع شده و خلق انبوه هر  
جمعه به زیارت آن روضه منوره شرف میگردند و شهر است که هر که چهل شب جمعه یا چهل روز  
تیم طواف روضه شریفه ایشان بکند هر حاجتی که داشته باشد بحصول می انجامد فقیر نیز  
به زیارت روضه منوره ایشان و والدین و خال ایشان شرف گشته

### حضرت شیخ ابوالقاسم قشیری قدس سره

نام ایشان عبدالکریم بن هوزن القشیریست از مشایخ خراسان و رساله قشیری و تفسیر طائفت  
الاشعارات از تصانیف ایشان است مرید و امام و شیخ ابوعلی دقاق و استاد شیخ ابوعلی فارابی  
از صاحب کشف الحجب گفته است که امام قشیری را از ابتدا اے مالش پرسیدم گفت  
وقت مرگ من می بایست از هر روزن خانه هر سنگ که میگردم موم میشد می انداختم و فوات  
ایشان در ربیع الآخر سال چهارصد و شخصیت و پنج هجری بوده

### شیخ الاسلام حضرت خواجہ عبداللہ انصاری قدس سره

گفت ایشان ابو اسماعیل است و نام پدر ایشان ابو منصور محمد الانصاری و لقب شیخ الاسلام  
و هر جا که در فوات الانس و دکن کتاب شیخ الاسلام مطلق مذکور شده مراد ایشانند مرید پدر  
خود اند و اصل ایشان از هرات است و از فرزندان ابو منصورست انصاری ابن ابو  
ایوب انصاری که صاحب رعل رسول صلعم بوده اند دست انصاری در زمان خلافت  
حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ با حقت ابن قیس بخراسان آمده و هرات ساکن  
شدند شیخ الاسلام از بزرگان و مجتہان و صاحب مقامات بلند و کرامات ارجمند در زمانه  
خود یگانه بوده اند فرمودند که اول مراد و دیرستان زنی کردند چون چهار ساله شدم مرا  
در دیرستان بالینی کردند چون نه ساله شدم المانوشتم از قاضی بانصور و از



چهار روزی و چهار ده ساله بودم مرا به مجلس پنهان کردند و من در دبیرستان ادب خرد بودم  
که شعر عربی میگفتم چنانچه دیگران صد می بردند و اشعار ایشان از شش هزار بیت عربی  
بیش است و گفته اند یک لک بیت اشعار عربی یاد دارم و گفته اند که من سه صد هزار  
حدیث یاد دارم یا هزار هزار اسناد و گفته اند که یکس بر وزگار من آن کرده که من اگر دست  
بر اندام خود نهادم می گفتند این چیست آن را حدیثی داشتم و گفته اند من از سه صد تن حدیث  
پوشیده ام همه سنی بوده اند و صاحب حدیث فرموده اند که تافهی ابراهیم باخرزی مرا گفت  
اللهم تعالی را بخواب دیدم گفت خد او ندانند ه کی بتورسد گفت انگاه که او را هیچ  
مانع نماند که او را از من باز دارد ولادت ایشان روز جمعه وقت غروب آفتاب ماه  
شعبان در فضل بهار سال سه صد و نود و شش هجری و فات ایشان در نهم ربيع  
الاول سال چهار صد و هشتاد و یک هجری بوده و مدت عمر شریف ایشان هشتاد و پنج سال  
و قبر در گاه زرگاه هرات است

### حضرت شیخ ابوالحسن بنجار رحمه الله

از بزرگان شایخ بوده اند و در و گرمی میکردند و در هند زمی بودند بردشی که ایشان را  
کمی نمی شناخت و فات ایشان روز جمعه دوم ماه ذی حجه سال چهار صد و هشتاد و یک  
هجری بوده و مدت عمر هشتاد و چهار سال

### حضرت شیخ ابوالنصر الرومی النخنجی بادی رحمه الله

تمام ایشان محمد بن احمد بن ابی جعفر است و اصل از کرمانست گویند که سه صد پیر اخلاصت کرده  
و محبت دارند علیه السلام و در حرمین و بیت المقدس و غیره ریاضتها کشیده اند  
و فات ایشان در سال پانصد هجری بوده و قبر در نخنج بادی است و مدت عمر یکصد و بیست چهار سال

### حجة الاسلام حضرت امام محمد بن محمد الغزالی الطوسی

کنیت ایشان ابومحمد است و لقب زین الدین اصل ایشان از طوس بوده و انتساب  
ایشان در تصوف بشیخ ابوعلی فارندی است جامع بودند در علوم ظاهری و باطنی و در  
وقت خود علم العلماء مجتهد بودند و در مذهب امام شافعی رحمه الله و صاحب تصانیف بسیار



شل تفسیر یا قوت التاویل که جمیل مجلد است و احیاء العلوم و جواهر القرآن و کیمیای سعادت و غیر هم و برادر امام احمد غزالی اندکوند چون کتاب منحول تصنیف کرده پیش حضرت امام الحرمین که استاد ایشان بودند برزند امام الحرمین گفتند تو زنده در گور کردی یعنی این کتاب تو مصنفات مرا پلوشید و لادت ایشان در سال چهارصد و پنجاه و فاجت در چهارصد و هشتاد و جمادی الاخری سال پانصد و پنجاه و هجری و مدت عمر شریف پنجاه و چهار سال و قبر در بغداد است

### حضرت شیخ ابو العباس خرمی

نام ایشان احمد بن جعفر است بابیاری از مشایخ صحبت داشته اند و صاحب مقامات بلند و کرامات ارجمند بوده اند گویند در سالی که ایشان کج نمی رفتند نیز ایشان را مردم در وفات می دیدند وفات ایشان در سال پانصد و هشت و هجری رومی داده است

### حضرت حکیم سنائی غوثی رحمه الله

کویت ایشان و نام ابو امجد محمد و دین آدم است از کبرای شعرای صوفیه و مرید خواجیه یوسف همدانی اند و با پدر شیخ رضی الدین علی لالا ابنای عسم اند چون در صدقه حکیم بیضه ایات معتقول و الکافی است و از استماع آن در دل این فقیر انکاری بهم رسیده بود روز یکشنبه یازمین داخل میشد بخواب قرار داده بود که زیارت حج اکابر آنجا مشرف گردد الا حکیم همان شب پیش از آنکه داخل شود بخواب دید که در زیارت مزارات مشایخ غوثین است و ملاحظه میگوید که این قبر حکیم سنائی است چون آنجا رسید قبری از سنگ سفید دید که بر آن نوشته اند قد اقر حکیم سنائی و درین شبهه دارد که سنی نیز نوشته بود و یا نه چون چنین مشاهده شد فهمیده که اشارت بآنست که حکیم سنی اند چون صباح آن زیارت کرد همان قبر به سنگ سفید بروشنی که در خواب دیده بوده مشاهده نمود و یقین شد که آن ایات الکافی به هندیان مبتدع است وفات ایشان در سال یست و پنجاه و هجری است و همین تاریخ بر قبر ایشان نوشته اند

### حضرت شیخ ابو عبد الله جوینی قدس سره

نام ایشان محمد بن حمویه است از جمله مشایخ خراسانند و از اصحاب شیخ ابوالحسن بستی و بلبلوم



ظاهر و باطن اگر استه بودند وفات ایشان در سال پانصد و سی و هجری بوده و مدت عمر ایشان  
نود سال

### حضرت عین القضاة بهمانی قدس سره

نام و کنیت ایشان ابو الفضائل عبداللہ بن محمد الملبانی است و لقب عین القضاة و اصل  
ایشان از ہمدان است و باب شیخ محمد بن حمویہ و امام احمد غزالی صحبت داشته و خوارق و  
کرامات عجیبہ مثل احیاء و امات بسیار از ایشان بظہور رسیدہ و فضائل و کمالات از  
تصانیف عربی و فارسی ایشان ظاہر است وفات ایشان در سال پانصد و سی و  
دستہ ہجری بوده

### حضرت حجتہ الانام شیخ الاسلام حضرت شیخ احمد جام قدس سره

کنیت ایشان قدوہ انام ابو نصر است و نام پدر ایشان ابو الحسن و اصل ایشان از قم  
ناقص کہ از توابع جام است قطب و غوث وقت مقتدای اہل طریقت و راہنمای سالکان  
حقیقت و یگانہ زمانہ خود بودند و از فرزندان حرمین عبداللہ النجلی اند کہ ایشان را حضرت  
امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ یوسف این است نام کرده بودند و حضرت شیخ لری  
بودند و در بست و دو سالگی توفیق یافتہ بکہ رفتند و بعد از ہینزدہ سال ریاضت و چیل سالگی  
ایشان را میان خلق فرستادند و ابو اب علم لدنی برایشان کشادہ گشت زیادہ از سئو صد کاغذ  
در علم توحید و معرفت و علم سر و حکمت تصنیف کردہ اند کہ بیچ عالم و حکیم بران اعتراض نکرده است  
و این تصانیف ہمہ آیات و احادیث موید و موافق است و اشعار عالی در قصود نیز  
دارند و چیل و دو فرزند حق سبحانہ و تعالی بحضرت شیخ کرامت فرمودہ بود سی و نہ پسر و سئو  
و دختر والدہ اکبر بادشاہ کہ جد و الامام جلالین فقیر اند از اولاد حضرت شیخ بودند و بعد از وفات  
چہار و پسر و سئو دختر ماند و این چہارہ پسر ہمہ عالم و کامل و صاحب تصانیف و کرامات  
بارہ اند و در شصت و دو سالگی می فرمودند کہ تا حال صد و ہشتاد ہزار مرد و پسر دست من توبہ  
کرده اند و شیخ طبر الہدین علیہ السلام کہ از فرزندان ایشانند در کتاب رموز الحقائق آورده  
کہ تا آخر عمر بردست ہر مکنشش صد ہزار کس توبہ کرده اند و شیخ ابو سعید ابو الخیر فرمودہ باشند



که از حضرت صدیق اکبر رضی الله عنه بایشان رسیده بود و در آن طاعت میکردند و مأمور گشتند  
 که آن خرقة را بحضرت شیخ جام رسانند فرزند خود شیخ ابوطاهر را وصیت کردند که بعد از وفات  
 بچند سال جوانی بویختن بلای و از شوق چشم احمد نام بخانقاه خود آید و تو در میان باران  
 نشسته باشی البته آن خرقة را با دیده بعد از وفات حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر بشیخ ابوطاهر  
 بخواب دیدند که والد ایشان با جمعی از یاران تعبیل می روند و پرسیدند یا شیخ چه تعبیل است  
 فرمودند تو نیز برو که قلب اولیاء میرسد چون روز دیگر شیخ ابوطاهر در خانقاه خود نشسته بودند  
 جوانی به آن صفت که شیخ فرموده بودند درآمد شیخ ابوطاهر در حال دریافته اعزاز و اکرام  
 تمام نمودند اما چنانچه مقتضای بشریت است تفکر گشتند که خرقة پدر را چون از دست بدیم  
 حضرت شیخ جام گفتند ای خواهر درانت خیانت روا نباشد شیخ ابوطاهر را وقت خوش شد  
 برخاسته آن خرقة را بدست خویش بحضرت شیخ جام پوشانیدند گویند که آن خرقة را بدست دوتن  
 از مشایخ پوشیدند بودند آخر بحضرت شیخ خواجه شده بعد از آن کس ندانست که آن  
 خرقة چه شد ایشان با شیخ ابوطاهر که صحبت داشتند اندوخته بود و دیشتی نسبت  
 ارادت بخدمت حضرت شیخ بوده از حضرت شیخ پرسیدند که مقامات مشایخ شنیده ایم کتب  
 ایشان دیده اند و از یکجمله مثل این حالات که از شما ظاهر میشود نه شده فرمودند که ما در وقت ریاضت  
 هر ریاضتی که داشتیم که اولیای خدا کرده اند بجا آوردیم و بران مزید نیز کردیم حق  
 سبحانه و تعالی الفضل و کرم خود هر چه همه ایشان داده بود یکبار به احمد و اولاد ایشان  
 در سال چهار صد و چهل و یک هجری و وفات در سال پانصد و سی و شش هجری بود  
 و مدت عمر شریف نود و پنج سال و تبریح موضع خبر و جام

### حضرت شیخ ابوالعباس بن عریف

نام ایشان احمد بن محمد الصناجی اندلسی است جامع بودند میان علوم ظاهری و باطنی چون  
 مریدان و مقدمات ایشان بسیار شدند سلطان وقت را هر اسیر در ولایت  
 آمد ایشان را بجنود طلب داشت در مراکش رحلت نمودند سال پانصد و سی و شش هجری



شیخ عبد السلام بن عبد الرحمن بن ابی الرجال تخمی الاشلی  
 کنیت ایشان ابو الحکیم است کسب علوم صوری و منطوقی نموده بودند و کتاب شرح اسماء  
 از توفات ایشان است وفات ایشان در سال پانصد و سی و شش هجری بوده و قبری  
 در آتش را بر قبر شیخ ابو العباس بن عریف است

حضرت شیخ ابوالیمان بن محفوظ القرشی  
 معروف اند باین انواری صاحب مقامات و حالات علیه نور علم ظاهر و باطن کامل بودند  
 و مرید بسیار داشت وفات ایشان در سال پانصد و پنجاه و یک هجری بوده  
 حضرت شیخ الشیوخ عبد الاول بن شعیب البخاری الهروی قدس سره  
 کنیت ایشان ابو الرقت است مقبول خواص و عام و جامع ظاهر و باطن بوده اند و در حدیث  
 شاگرد جمال الاسلام داودی اند و صحبت حضرت شیخ الاسلام خواجہ عبداللہ انصاری  
 رسیده اند و از خراسان به بغداد رفتند و در بسیار یافتند ولادت ایشان در ماه ذیقعد سال  
 چهار صد و پنجاه و شصت و فات در بابا طغیروز بنیداد و ذیقعد سال پانصد و پنجاه و سه هجری  
 بوده و قبر ایشان در شوش نیز متصل بغداد متصل قبر شیخ رویم است و حضرت قطب بانی  
 محبوب سبحانی غوث الثقلین سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ امامت نماز جنازه  
 ایشان کردند

حضرت تاج العارفین ابوالوقاف قدس سره  
 نام ایشان کاکیش است از کبار مشائخ و بزرگان این قوم و قدوه اولیا اکمل و مرید شیخ  
 شنبکه اند و در ارشاد طالبان آیتیه بودند شیخ علی بیته و شیخ بقای بن بطو و شیخ عبد الرحمن  
 طغیونجی و شیخ مطربا البارزانی و شیخ ابجد کردی و شیخ جاکبر و شیخ احمد بن فکله از مریدان ایشان  
 اند نقل است از شیخ علی بیته و شیخ ابجد کردی رحمة اللہ علیہم که روزی شیخ تاج العارفین بالا  
 منبر در وعظ بودند که حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ در مجلس ایشان حاضر شدند  
 و در همان ایام بمقداد آمده بودند و آوردن جوانی ایشان بوده شیخ تاج العارفین قطع  
 کلام کردند و گفتند این جوان را از مجلس بیرون برید بچنان کردند باز در وعظ شدند شیخ



عبد القادر بازور آمدند باز تاج العارفین بیرون کردند غوث اعظم امر نمودند باز آنحضرت در آن  
 مرتبه سوم تاج العارفین از منبر فرود آمده اند شیخ عبد القادر را در کنار گرفتند میان دو چشم  
 ایشان بوسه دادند و حاضران مجلس را گفتند بر خیزید و تعظیم کنید که این ولی خدای است  
 و گفتند ای اهل بغداد امر اخراج او نه از بهرام است او کرم بلکه از برای آنکه شما را بشناسید  
 بغزت بود که بر سر او نوری می بینیم که شعاع از مشرق و مغرب گذشته است بعد از آن فرمودند  
 ای شیخ عبد القادر امروز وقت ماست و درین نزدیکی وقت تو خواهد شد خردس هر کی با  
 کن و خاموش گردد مگر خردس تو که تا قیامت در بانگ خواهد بود و دوست آنحضرت را گرفته  
 گفتند ای شیخ عبد القادر مرا وقتی خواهد بود چون آن وقت بیایم مرا یا دکنی و سجاده و پیرای  
 تسبیح و کاسه عصای خود شیخ عبد القادر دادند شیخ عمر نیز از گفته تسبیح که شیخ تاج العارفین  
 بنوشت انگشتین داده بودند چون آنرا بر زمین می نهادند بگمان بگمان و اندوخت و آن گاه  
 را چون کسی میخواست که بدست گیرد خود می جست و بدست آن شخص می آمد و فارتایشان  
 بعد از پاشند بگری بوده و قبر در موضع طلینا که از مضامات بغداد است واقع شده  
 و مدت عمر هشتاد سال متجاوز است

### حضرت شیخ عدی ابن مسافر الشامی النکاری قدس سره

با حضرت غوث الثقلین سید عبد القادر جیلانی رضی الله عنه و شیخ جامد یاس که پیر حضرت  
 غوث الثقلین و با شیخ عقیل مسخی صحبت داشته اند کرامات و خوارق عالیه از ایشان ظهور  
 آمده و چون در شام خلق بر ایشان حج شدند از اینجا بخیل مکاره که از توابع موصل است  
 زادی بنا کرده عزالت گزیدند و مردم آن دیار همه مرید و متقد گشتند و حضرت غوث الثقلین  
 شیخ عبد القادر رضی الله عنه فرمودند اول بار که بقدم تجرید از بغداد عزمیت حج کردم  
 جوان بودم تنها میرفتم شیخ عدی بن مسافر پیش آمد و نیز جوان بود پرسید  
 کجا میردی گفتم بکه گفتم سیل صحبت داری گفتم من بر قدم تجریدم گفتم من  
 نیز بر قدم تجریدم با هم روانه شدیم روزی دیدم که جاریه حبشیه رجها را کشیده شد  
 بر رقی بر سر پیش من بایستاده و تیر تیر در روی من نگریست پس گفت ای جوان از کجائی



گفتم از بچم گفت امروز مرا در ریخ انگندی گفتم چه گفت همین خطه در بلا و بشه بودم  
 مرا مشاهده افتاد که خدای تبارک و تعالی تو تجلی کرد و عطا فرمود ترا آنچه عطا نه فرمود مثل آن غیر  
 ترا از آنها که من دانم خواستم که ترا ببینم و بشناسم و گفت امروز در صحبت شما ام و شب بیا شما افطار  
 خواهیم کرد و روان شد او در یک طرف و آدمی میرفت و مالک طرف و چون شب شد طبقه از دیوار  
 فرود آمد بر آن شش نشان با سر که و بنیر می آن جاریه گفت فکر خدای را که اگر ام کرد مرا و همانا  
 مرا هر شب در همان فرودی آمد مشب برای هر یک دو نان بعد از آن سه ابریق آب فرود آمد  
 بیا شما میدیم در لذت و ملاوت به آبهای زمین مانند نبود پس همان شب آن جاریه از اجداد شد  
 و بر رفت چون بکه رسیدیم شیخ مدبر ادر طواف تجلی واقع شد بخود و بنیاد چنانکه بعضی می گفتند  
 که به مرد ناگاه دیدم که آن جاریه پیش سر او ایستاده است و میگوید زنده گردانا و ترا آنکس که  
 میرا دیده بعد از آن در طواف مرا تجلی واقع شد و از باطن خود خطاب می شنیدم و در آخر  
 آن با من گفتند که ای اجداد تقادیر تجرید ظاهر را بگذارد و قفزی تو میدرد لازم دارد و بر اس  
 نفع مردم بنشین که بار ابد با س خدا هستند که میخواهم ایشان را بر تو بر دست تو بشرف  
 قرب خود برسانم ناگاه آن جاریه گفت ای جوان نمی دانم امروز چه نشان است ترا که  
 بر سر تو از نور خیمه زده اند و تا آسمانها گرد تو در آمده اند و چشم همه اولیا از مقامهای خود  
 در تو خیره مانده است و همه مثل آنچه ترا داده اند میدارند بعد از آن جاریه بر رفت دیگر او را  
 ندیدم وفات شیخ بعدی در سال پانصد و پنجاه و هفت هجری بوده و قبر ایشان در جبل  
 بنکاریه است

### حضرت شیخ اجد کردی رحمه الله

مرید شیخ تاج العارفین ابو الوفا احمد صاحب کشف و کرامات بودند جمع کثرتی از ایشان بهره  
 مند شدند و از معتقدان حضرت غوث الثقلین بودند و زری شخصی بنحدمت شیخ اجد  
 آمد گفت اراده که منظمه دارم بر قدم تجرید شیخ کوزه خود را با و عطا نموده فرمودند هرگاه  
 تشنه شوی آب شیرین و هرگاه که سینه گردی تلقان با شکر آمیخته ازین کوزه پدید آید و وفا  
 ایشان در سال پانصد و هشت و یک هجری بوده و قبر در جبل حمرین است



## حضرت شیخ سیدی احمد بن ابوالحسن الرفاعی قدس سره

از اولاد ابا و حضرت امام موسی کاظم اند و نسبت خرقه ایشان به پنج واسطه ب حضرت شیخ شبلی  
 میرسد حضرت غوث الثقلین را دیده اند و در ایام عبیده بطایف سکونت داشتند صاحب  
 کشف و کرامات و مقامات علیه و بسیار بزرگ و شافعی مذہب بودند ابوالحسن علی که خواهرزاده  
 ایشانند گفتند روزی بر در خلوت ایشان نشسته بودم که آواز کسی شنیدم چون نظر کردم  
 پیش خال من شخص نشسته بود که آن را هرگز ندیده بودم ساعتی با هم سخن گفتند پس  
 آن شخص از روزی که در دیوار حضرت شیخ بود بیرون آمد و چون برق در هوا بگذشت  
 پیش سیدی در آمد و می پرسیدم که این مرد که بود فرمودند او را دیدی گفتیم دیدم  
 گفتند او کسی است که خدای تعالی بحر محیط را بر او می محاطت میکند یکی از رجال اربعه  
 است ستر روز است که بمحور شده است اما خبر ندارد گفتیم یا سیدی اسی سبب بچوری  
 چیست گفتند در یکی از جزایر محیط مقیم است آنجا سه شبان روز متصل باران بارید  
 بخاطر او گذشت که کاش این باران در آبادانی می بارید بعد از آن استغفار کرد و بسبب  
 این اعتراض مجبور شد من گفتم یا سیدی او را بچوری خبردار ساختی گفتند شرم داشتیم  
 گفتم اگر زامی من او را خبر دار کنم گفتند یکنی گفتم آری گفتند سر به گریبان خود فرو کش چنان  
 کردم آوازی بگو شسم رسید که باطنی سر بر آوردم خود را در یکی از جزایر بحر محیط دیدم  
 حیران شدم بر خاستم و ندانم بر فتم و آن دور او دیدم و برو سلام کردم و آن قصه را  
 بگفتم سوگن زمین داد که هر چه ترا بگویم چنان کن قبول کردم و گفت خرقه مرا در گردن من  
 و مرا بروی در زمین میکش و منادی میکند که این ست سزای کسیکه بخدا س تعالی  
 اعتراض کند خرقه در گردن او کردم خواستم که بکشم باقی آواز داد که ای علی گذار که ملاک  
 آسمان بر اے ادبزاری در آمده اند و گریان شده اند خدا س تعالی از خوشنود گشت  
 بعد از شنیدن آن آواز بخود شدم چون بخود باز آمدم خود را پیش خال خود دیدم  
 داشتند انستم که چون آمدم و چون رفتم روزی در مجلس شیخ احمد زامی مناقبت  
 شیخ عبدالقادر رضی الله عنه مذکور می شد شخصی بطریق انکار گفت پس کن سیدی بجانب او



به غضب نگاه کردند فی الحال آن شخص بر رسید می فرمودند که کرا قید است که مناقب شیخ  
عبد القادر توانند بیان کرد که بر تبه او قیامند رسید او شخصی است که در یک جانب مودری می  
شریعت و در یک جانب مودری می حقیقت است هر جا که میخواهد غوطه میزند و برادران و مریدان  
خود را وصیت میکردند که چون به بغداد بروی پیش از شیخ عبد القادر کسی را نیندیشد در ایام حیات  
و چه بعد از وفات که او از حق تعالی عهد گرفته است هر که بغداد و در آید و مر از یارت نکند  
احوال او مسلوب گردد و میفرمود که حسرت هر یک که حضرت شیخ عبد القادر را ندیده وفات ایشان  
روز پنجشنبه دوازدهم جمادی الاولی سال پانصد و هشتاد و هشت هجری بوده و بعضی گفته اند  
که در سماع از دنیا رفته اند و مدت عمر هشتاد سال متجاوز بود و قبر در قریه ام عبده بطلح  
است

حضرت شیخ حیوة بن قیس الحارانی قدس سره
---------------------------------------

صاحب اوصاف جمیله و مقامات جلیله و از اجداد اکابر و مرجع مشایخ کبار بودند و حضرت غوث  
را در یافته شیخ ابوالحسن قریشی فرموده اند چهار کس میدانم از کبار مشایخ که در قبور خود نصرت  
نیکند چنانچه احوال شیخ معروف کنی و سید محی الدین عبد القادر جیلی و شیخ عقیل قمی و شیخ  
حیوة حرانی قدس الله تعالی اسرار هم وفات ایشان در سلخ جمادی الآخر سال  
پانصد و هشتاد و یک هجری بوده و قبر در موضع حران است

حضرت شیخ شهاب الدین سهروردی المقتول رحمه الله
---

نام ایشان بجای بن حیش است و حکمت مشایخان و اخرا قیام تحیر بودند بعضی از مشایخ ایشان  
را منسوب بعلوم سمیاء و بعضی بخلل در عقیده و اعتقاد فلاسفه متهم میداشتند چون به طلب رسیدند  
علما به قتل ایشان فتوی دادند و بعضی گویند در حبس نغمه کردند و بعضی گویند قتل و صلب کردند  
و بعضی گویند خنجر ساختند میان انواع قتل چون زیارت عادت داشتند اختیار کردند که  
بگوشه بکشند و اهل طلب و در شان ایشان مختلف بودند بعضی بالحا و وزندقه نسبت  
میکردند و بعضی به کرامات و مقامات می ستودند و مولانا عبد الرحمن جامی  
قدس سره فرمودند علم بر عقل غالب بود باید که عقل بر علم غالب باشد



وفات ایشان در سال پانصد و هفتاد و هفت هجری و مدت عمر شریف سی و هفت و یاسی و شش سال بود

حضرت شیخ جاگیر قدس سره

اصل ایشان از کردستان است و متوطن نواحی سامره بودند شیخ شجاع العارفین ابو الوفا طایفه خود را بدست شیخ علی بن ابی بخت ایشان فرستاده بودند و تکلیف حضور نه کردند گفتند که من از خدای تعالی درخواستم که جاگیر را از جمله مریدان من گردانند خدای عز و جل او را بمن بخشید حضرت غوث الثقلین را دریافته بودند و صاحب کرامات عالییه بودند وفات ایشان در سال پانصد و نود و هجری و قبر در نواحی سامره است

شیخ عبدالرحیم مغربی قدس سره

کنیت ایشان ابو محمد و اصل از مغرب زمین است از سادات حسنی و ایمان مشایخ مفسر و صاحب کرامات و مقامات علیه بودند و زمی شیخ طهارت میکردند شخصی بنجد مست ایشان آمده التماس نمود که شیخ به آبی که طهارت نموده بودند اشارت کردند و از آن آب بخور و حالیکه از بسبب شده بود باز یافت و ایشان میفرمودند که شیخ عبدالقادر از ایمان دنیا و اوتان وجود است وفات ایشان در سال پانصد و نود و هجری بوده است و مدت عمر هفتاد و دو سال و قبر در موضع قنی واقع شده که از توابع مصر است

حضرت شیخ ابوعلی بن مسلم قدس سره

از کبار مشایخ عواق اند و صاحب تاریخ یا فنی نوشته که ایشان از جمله ابدالان بودند و در کمال و تجرید بکمال داشتند و همیشه مراقب دیگران می بودند وفات ایشان در سال پانصد و نود و هجری بوده و مدت عمر نود و دو سال

حضرت شیخ نظام گنجوی قدس سره

مولد ایشان گنجه است و عالم بوده اند بعلوم ظاهر و باطن و از مریدان اخوی فرخ ریجانی اند و عمر گرانیاه از اول تا آخر به قناعت و تقوی و عزت گذرانیده اند و صاحب کشف و کرامات بوده اند و از ملاقات سلاطین اجتناب داشته اند بلکه سلاطین را بنجد مست ایشان



رجوع بود و حق تعالی شیخ را در سخن قدرت تمام داده بود و اشعار ایشان تمام حقیقت کشف  
و بیان معارف است و این از جمله اشعار شیخ است ابیات چون بهمد جوانی از بر تو نبه  
در کس نه رفتم از در تو نه بهم را بر درم فرستادی بمن نمی خواستم تو میدادی بنه چون که بر در گم  
تو گشتم پیر بنه از آنچه ترسید نیست دستم گیر بنه وفات ایشان در سال پانصد و نود و شش  
هجری بوده و قهر در گنج است

### حضرت شیخ عبداللہ القرطبی الهاشمی قدس سرہ

نام ایشان محمد بن ابراہیم است صاحب کرامات و مقامات بلند عالم معلوم ظاہری و باطنی  
بودہ اند و در زمان خود تصرف تمام داشتند و صحبت شیخ مباح رسیده بود و وفات ایشان  
در سال پانصد و نود و نوبہ ہجری روی داده

### حضرت شیخ

کنیت ایشان ابو محمد بن ابی نصر است مرید سراج الدین محمود بن خلیفہ اند و با شیخ ابو نجیب  
سمرودی در سماع صحیح بخاری شریک بودند و تصانیف بسیار دارند از انجملہ تفسیر عمر  
است کہ در آن بس نکات دقیق و اشارتہا لطیف مندرج است و در وجد و ذوق  
و استغراق حالت تامی داشتند و پنجاه سال در جامع عتیق شیراز عطا گفتند و مجلس نهادند  
گویند و راو آخر عمر از وجد و سماع باز ایستادند شیخ ابو الحسن گردویہ گفتہ در دعوت بعضی صوفیہ  
با شیخ روز بہان یکجا شدم و بر حقیقت مال او مطلع بودم در خاطر آمد کہ در علم و حال از او  
زیادہ ام بر سر من مطلع شد گفت ای ابو الحسن این خطر را از خود دور کن کہ امروز  
بیکس باروز بہان برابر نیست و ادیکانہ زمان خود است وفات ایشان در نصف  
محرم سال شش صد و شش ہجری رو داده

### حضرت شیخ روز بہان بقا

صحبت و اخضر علیہ السلام بودند و شصت سال از فائز کہ در شیراز داشتند جز بہ ادائے  
نماز جمعه و کفایت بہات بیرون نیامدند و در علم و تقوی کامل بودند وفات در آخر محرم سال  
شش صد و شش ہجری



## حضرت شیخ ابوالسحاق اغرب قدس سره

نام ایشان ابراهیم بن علی است و از ایمان مثل شیخ بطلحی و صاحب کرامات و مقامات عالیه  
جالت میان علوم ظاهری و باطنی و شافعی مذہب بودند بجهت غلبه استغراق اکثر مراتب می نشستند  
گویند سال رو بجانب آسمان نه کردند اگر شیری آمد و سر برپای شیخ می مالید و ایشان میفرمودند  
که شیخ عبد القادر سید است امام صدیقان و محب عارفان و قدوه سالکان است و قاتل  
ایشان در سال ششش صد و نه هجری بوده و قبر در بطایح است

## حضرت شیخ ابوالحسن کردویه قدس سره

کنیت ایشان ابوالحسن و نام علی بن حمید الصنید می خوارق بسیار و کرامات بسیار از ایشان  
ظاهر شده پدر ایشان رنگریز بوده و میخواست که پسر نیز رنگریزی کند و ایشان را اگر آن  
آمد و بخدمت صوفیه رفت و آمد داشتند روزی پدر ایشان آمده دید که جامه های مردم را  
رنگ نه کرده اند و در غضب شد و در دوکان تقاریبی بسیار بود و در هر یکی رنگی چون غضب  
پدر را دیدند همه جامه ها را اگر در یک تقاریب نهادند غضب پدر زیاد شد گفت جامه های مردم را  
ضائع کردی هر یک رنگی خواسته بودند تو همه را در یک رنگ کردی شیخ ابوالحسن دست در  
تقاریب کرده همه را به یکبار بیرون آورد و نه هر یکی را آن رنگ شد و بود که صاحبش خواسته بود چون  
پدر آن بدید به سلوک راه صوفیه باز گذاشت و از رنگریزی معذور داشت و قاتل  
ایشان در پانزدهم شعبان سال ششش صد و ده و از هجری بوده و قبر در وهی است از  
توابع مهر

## حضرت شیخ ابن صباغ رضی الله عنه

کنیت ایشان ابومحمد است صاحب اسرار و معارف و کرامات و خوارق در زمان خود از  
شاه میره بودند بصحبت حضرت غوث الثقلین شیخ عبد القادر جلی رسید و آنده و فائده ها گرفته اند  
مرید شیخ علی سبیتی بودند و ایشان مرید تاج العارفین ابوالقادر ایشان مرید شیخ ابو محمد شنیکی و  
ایشان مرید شیخ ابوبکر بطاحی قدس الله اسرارهم و خرقه که حضرت صدیق اکبر رضی الله عنه در  
۱۲ قع شیخ ابوبکر بطاحی داده بودند و از شیخ علی بن سبیتی بایشان رسیده از ایشان غائب شد



وفات ایشان در سلخ ذیقعد و سال شش صد و نوزده هجری بوده و قبر در بابا یعقوبی است

### حضرت شیخ یونس بن یوسف سیانی

طائفه یونسیه بایشان منسوب است صاحب کرامات و مقامات عالییه بودند وفات ایشان در سال شش صد و نوزده هجری بوده

### حضرت شیخ علی بن اورس یعقوبی حمیه الله

کنیت ایشان ابو الحسن است و نام علی صاحب معارف و اسرار و احوال و مقامات عالی بودند و ایشان اندک گفته اند چهار کس را شناسم از ادویه فدای که در قبور خود تصرف میکنند چنانکه زند با شیخ محی الدین عبدالقادر جیلی و شیخ معروف کرنی و شیخ عقیل متبخی و شیخ حیوایه بن قسیر خراسانی این مقدمه در ذکر شیخ حیوایه نیز مذکور شده وفات ایشان در سال شش صد و بیست و یک هجری رومی داده

### حضرت شیخ فرید الدین عطار

اصل ایشان از قریه کدکن است از مضافات نیشاپور و هشتاد و پنج سال در نیشاپور بوده مرید شیخ محمد الدین بغدادی اند و در ابتدا توبه پر دست شیخ رکن الدین آکاف کرده اند و محبت بسیاری از اکابر مثل شیخ را در یافته اند و بعضی گفته اند که او یسوی بودند صاحب وجه و سلع و از بزرگان صوفیه اند مولانا جلال الدین رومی فرموده اند که نور منور بعد از صد و پنجاه سال بر روح فرید الدین عطار تجلی کرده مربی او شد و حضرت مولانا عبد الرحمن جامی گفته اند آن قدر اسرار توحید و حقائق و ذوق که در شئویات و غزیات عطار است در سخنان هیچ یک از این طائفه یافته نمی شود کتاب تذکره الاویا و آتی نامه و بیسنامه و منطق الطیر از تصانیف ایشان است ولادت ایشان در شعبان سال پانصد و سیزده وفات در سال شش صد و هفت هجری بوده در دست کفار در سن یک صد و بیست و یک سالگی بدرجه شهادت رسیده اند

### حضرت شیخ ابن خاوص المصری

کنیت ایشان ابو تقص است و لقب شرف الدین و نام عمر بن فارض الحموی ولادت



وسکونت ایشان در مصر بود و از فیله بنی سعد اندو قصیده ناصیه فارضیه از ایشان است چون این قصیده را تمام کردند شبی پنجم علیه السلام را بخواب دیدند که از ایشان می پرسیدند قصیده خود را تمام کرده چه نام کردی گفتند لوح الجنان در دایح الجنان فرمود اند نظم السلوک نام کن بچنان کردند که حضرت رسالت پناه صلعم فرموده بودند وفات ایشان در دوم جمادی الاولی سال شش صد و سی و دو هجری روم داده

### حضرت شیخ اومدالدین الکرماتی قدس سره

مرید شیخ رکن الدین بنجاسی امداد ایشان مرید شیخ قطب الدین ایری و ایشان مرید شیخ ابوالنجیب عبدالقادر سرودی اند قدس الله اسرارهم و صحبت شیخ محی الدین عربی رسیده اند گویند ایشانز ابمشاهد که جمال ظاهری میل تمام بود شیخ شمس الدین تبریزی از ایشان پرسیدند که در چه کاری گفتند ماه را در طشت آب می بینم فرمودند اگر بر قادیل نه داری چرا بر آسمان نمی بینی و پیش مولانا جلال الدین رومی گفتند شیخ اومدالدین شاید باز بود اما پاکباز بود و مولوی فرمود کاش کردی و گذشتی وفات ایشان در سال شش صد و سی و پنج هجری روم داده

### حضرت مولانا شمس الدین تبریزی

نام ایشان محمد بن علی بن ملک داده است گفته اند که هنوز در مکتب بودم پیش از بلوغ اگر چه در بر من میگذاشت از عشق سیرت محمدی مرا آرزوی طعام نمی شد و اگر سخن طعام می گفتند بدست سر منع آن میکردم مرید شیخ ابوبکر سله بات تبریزی اند و بعضی گویند که مرید بابا کمال خجندی بودند و بعضی گویند مرید شیخ رکن الدین بنجاسی اند و حضرت مولانا عبد الرحمن جامی فرموده اند احتمال دارد که به صحبت همه رسیده اند و از همه تربیت یافته باشند مولانا جلال الدین رومی که یگانگی و یک بهتی با ایشان بوده و همیشه باهم صحبت میداشته اند و در اشعار خود همه حالتایشان ایشان کرده اند و اکثر در خلوت روز و شب بصوم وصال می نشستند و وفات ایشان در سال شش صد و سی و پنج هجری روم داده است

### شیخ ابوالنفیس جمیل مینی قدس سره

از کبار مشایخ و بزرگان این قوم صاحب کشف و کرامات اند و اوایل از قطاع الطریق بودند



روزی در کین فافله شسته انتظار می کشیدند شنیدند که باقی میگوید ای آنکه چشم بر تافایه دارم  
و دیگری را چشم بر تست درویشان این اثر عظیم کرده تو بنمودند از ان عمل باز ایستادند و صحبت  
شیخ ابن الاطلحینی رسیده به مرتبه ولایت فائز گردیدند بعد از ان شیخ کبیر علی امدل رسیده التاس  
صحبت کردند و شیخ قبول فرمودند روزی برای همیزم بصحرارفتند و دراز گوش با خود بردند چون  
جمع کردند همیزم مشغول شدند شیری دراز گوش را بدرید چون همیزم آوردند که بار کنند دیدند که شیر  
دراز گوش را کشته روی بشیر کرده گفتند که همیزم خود را بر چه یار کنم سوگند بعزت  
مبدو که بر پشت تو بار خواهیم کرد همیزم راجع کرده بر پشت شیر نهادند او را رانده تا نزد یک شهر  
آوردند بعد از ان گفتند هر جا خواهی برو و وفات ایشان در سال ششصد و پنجاه و یک

هجری ردی داده

### حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی

نام ایشان علی بن عبد الله و اصل از مغرب از سادات حسینی اند و ساکن بودند در اسکندریه  
جمع کثیری آنجا صحبت ایشان پیوسته انداز کبار اولیای و عظامی مشایخ بودند گفته اند یکبار  
هشتاد و روز گرسنه بودم در خاطر مگذشت که مرا ازین کار نصیبی نشد ناگاه زنی دیدم که از غایب  
بیرون آمد بنایت خوب روی گویند روی او نور آفتاب بود و میگفت بخشی هشتاد و روز گرسنه بود  
ایستاده ناز بر خدای تعالی میکند بعل خود و شش ماه بر من گذشت که طعامی نه چشیده ام  
گویند اول کیسکه قهوه خورد ایشان بودند وفات ایشان در سال ششصد و پنجاه و چهار  
یا شش هجری بوده در راه که مقله و محرابی که آب شور داشت چون ایشان را آنجا نرسیدند

برکت ایشان آب آن سرزمین شیرین گشت

### حضرت شیخ علی انجیار قدس سره

از مشایخ کبار عراق اند و صاحب مقامات جلیه شهادت ایشان در سال ششصد و پنجاه  
و شش هجری بوده

### حضرت شیخ عبد الله البلیانی قدس سره

لقب آقا و اولیای اکمل اوحد الدین و نام پدر ایشان ضیاء الدین مسعود بن محمد بن علی



ابن احمد بن عمر بن اسماعیل بن شیخ ابوعلی دقاق است قدس الله ارداهم و شیخ عبد الله بلخیانی  
خرقه را از پدر خود دارند و پدر ایشان به چهار واسطه از شیخ ابو نجیب سروردی و به صحبت زاهد  
ابو بکر همدانی پیوسته از ایشان نیز بهره تمام حاصل نموده اند و پدر ایشان میگفته اند که من نجیب  
از خدا می خود خواسته بودم بعد از او داند و آنچه بر من بمقدار در کج کشاندند بر او مقدار در او  
کشاندند و شیخ از بزرگان و موجدان این طائفه و صاحب کرامات بلند مقامات ارجمند بودند  
فرموده اند که بیک آه که بر آرم صد هزار چون منصور حسین پیدا کنم و شیخ فرموده اند که در شب  
نه نماز و روزه و ایامی شب است این جمله اسباب بندگی است درویشی نه رنجیدن است  
اگر این حاصل کنی واصل گردی و این رباعی از اشعار ایشان است رباعی ناهق بدو چشم  
سرخ بینم مردم پند از پای طلب می نشینم مردم پند گویند خدا به چشم سر تو آن دید پند آن ایشانند من  
چنینم مردم پند وفات ایشان روز عاشور سال شش صد و هشتاد و شش هجری واقع شد

### حضرت شیخ لیس المغربی السودی قدس سره

ایشان کسب جامی را ستر حال خود ساخته بودند اما از اهل کرامت و ولایت بوده اند امام  
محمّد الدین نواهی از جمله مریدان و معتقدان ایشان بودند و به صحبت و خدمت ایشان تبرک  
می جستند وفات ایشان در ربیع الاول سال شش صد و هشتاد و هفت هجری بوده  
و مدت عمر هشتاد سال

### حضرت شیخ عقیق الدین تلمسانی

نام ایشان سلیمان بن علی است بعضی از فقهای ایشان را بزرگوار و الحاد منسوب داشتند اما صوفیه  
بزرگ داشتند و حضرت مولانا ابی عبد الرحمن جامی فرموده اند که هر که اندک چاشنی از مشرب  
این طائفه پیشیده باشد که سخن او در شرح منازل السائرین که تصنیف شیخ الاسلام است چه  
قدر بنی بر فوائد علم و عرفات است گویند که مجلس سماع ماضی شدند و رغبت تمام بآن داشتند  
و خود می نمودند وفات ایشان در سال شش صد و نود و هجری بوده است

### حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمه الله

لقب ایشان مشرف الدین و نام مصلح الدین بن عبد الله است و تخلص سعدی در علوم



ظاهر باطن و نظم و نثر جامع و کمال و مجاور بقعه شریفه شیخ ابو عبد الله خفیف بوده اند قدس الله سره  
بار بار یارت حرمین شریفین پیاده رفته اند و اکثر اقاویم را گشته اند و بند و ستان رسید  
ست سومات را شکسته اند و صحبت شیخ شهاب الدین سهروردی و بیارے از اکابر را دریا  
اند و در بیت المقدس و بلاد شام مدتی سقائی کرده اند و قتی بایکے از اکابر سادات فی الجمله  
و گوی و اقل شندان شریف حضرت رسالت پناه صلعم را بنحو اب و دیکه او را عتاب کردند  
چون بیدار شد پیش شیخ آمد و عذر خواست و تصانیف ایشان همه مشهور و مقبول است  
و این از جمله شمر ایشان است غزل من ندانستم از اول که تو بمیر و وفائی به عهد ناستن از  
پیکر بندگی و نه پائی به گفته بودم چو بیای غم دل با تو بگویم به چه بگویم که غم از دل برود و جو تو  
بیای به درستان عجب کنتدم که میرا دل بتو دادم به باید اول بتو گفتن که چنین خوب چوایی  
شمع را باید ازین خانه برون بردن و کشتن به تاکه مسایه اند که تو در خانه ای به وفات ایشان  
شب جمعه ماه شوال سال شش صد و نود و یک هجری بوده و قبر در بیرون شهر  
شیراز است

### حضرت شیخ حسن بلخاری قدس سره

اسل ایشان از نخوان است و صاحب جذب و مقامات عالیه بوده اند و نسبت ارادت  
ایشان به دو واسطه شیخ ابوالنجیب سهروردی میرسد و رسن سی سالگی نائب شده در نیکاه  
در آمده اند و اکناف عالم را سیر نموده اند و وفات ایشان و رسال شش صد و نود و هشت  
هجری بوده و مدت عمر خود سی سال و قبر در سرباب تبریز است

### حضرت شیخ ابو محمد مرجانی

نام ایشان عبد الله بن محمد است و اصل از مرجان مغرب زمین ابواب علوم آبی و انوار بانی  
بر روی ایشان کشاده بود و از بزرگان این قوم اند و وفات ایشان تونس سال شش صد  
و نود و نه هجری بوده

### حضرت ابن مطرف اندلسی

کینست ایشان ابو عبد الله است و مجاور مکه معظمه بوده اند و روایت کرده اند که بشمار توفری پنجاه



اسبوع طواف میگردند وفات ایشان در رمضان سال هفتصد و هفت هجری بوده و مدت عمر ایشان  
نود سال و تجاوز پادشاه عصر از سعادت مندی و کمال اخلاص که نحمدت ایشان داشت بنابر شیخ  
برابر دوش خود گرفت

### حضرت شیخ شمس الدین قدس سره

نام ایشان محمد بن احمد و نامی صوفی است قبلیه مذہب بوده اند وفات ایشان در سال هفتصد  
و یازده هجری روئے داده

### حضرت شیخ عماد الدین رحمه الله

نام ایشان احمد بن شیخ احراریمه ابراهیم بن عبد الرحمن است و اصل از واسطه و در علم تصوف تلمذ  
بسیار و از وفات ایشان در هفتصد و یازده سال هجری بوده و مدت عمر پنجاه و چهار سال

### حضرت شیخ سلمان ترکمان قدس سره

در دمشق بوده اند کم می گفتند و کم از جای بر میخواستند و کم می گفتند و علمای ظاهر با جمالت و بزرگی نیازند  
سلوک بایشان میکردند با وجود آنکه در ماه رمضان چیزی نخوردند و نماز نیکند از نمازها کثرت و اطلاق بر  
غیبات بسیار داشتند و اینطریق را ستر مال خود ساخته بودند وفات ایشان در سال هفتصد و چهارده هجری

### حضرت شیخ نجم الدین قدس سره

نام ایشان عبد الله بن احمد بن محمد الاصفهانی است صاحب مقامات و مناقب عالیہ شاگرد  
ابوالعباس المرسی الشافعی و مدتی مجاور که معظمه بودند وفات ایشان یکم معظمه در جمادی الاخری  
سال هفت صد و بیست و یک هجری بوده و مدت عمر بنفاد و شصت سال

### حضرت شیخ اوحی اصفهانی

گویند ایشان از جمله اصحاب شیخ اوحی الدین کرمانی اند و بر سر پایی جام داشتند جام جم از ایشان است  
و اکثر اشعار ایشان در تصوف و حقیقت است و این بیت نیز ایشانست بیت اوحی قدس سال  
نخعی و بیست و نهمی دیدند وفات ایشان در سال هفتصد و سی هجری بوده و قبر در مراغه تبریز است

### حضرت مولانا محمود زاهد مرغابی قدس سره

قرب ایشان جلال الدین است در علوم ظاهر شاگرد مولانا نظام الدین هرزی اند و کتب بسیار



سنت و شریعت بر تبه محالی رسیده بودند در تقوی و ورع جهد بلوغ نموده وفات ایشان در ماه  
دیگه سال هفتصد و هفتاد و هشت هجری بوده و قبر در مرغاب هرات است

حضرت مولانا زاهد مرغابی رحمه الله

نام پیرا **شیخ ابو بکر بن شیخ احمد بن شیخ محمد شاه بن شیخ محمود بن شیخ سبیل تابادی**  
است و تابادی است از قولین جام در علوم ظاهر و باطن مولانا نظام الدین هر دی بوده اند  
اما بواسطه متابعت سنت و آداب شریعت ابواب علم باطن برایشان مفتوح گشت و کرامات  
و مقامات عالیله از ایشان بظهور آمد و ادیسی بودند از روحانیت شیخ احمد جام و پیوسته زیارت  
روضه حضرت می نمودند و در مدت هفت سال پیاده و پایی برهنه از تابادی به روضه متبر که ایشان  
قرآن خوانده میرفتند و از برکت روحانیت حضرت شیخ بطلب اقصی در مرتبه اعلی قاضی گشتند حضرت  
خواجہ بہاؤ الدین نقشبند قدس الشریعہ چون بہ مجلس ایشان رسیدند مولانا حضرت خواجہ پریشان  
کہ چہ نام دارید خواجہ فرمودند کہ بہاؤ الدین نقشبند گفتند از براسے ماتفتہ بہ بندید خواجہ  
فرمودہ اند کہ آدم کہ گفتہ ببریم و دوروز با ہم صحبت داشتند و حضرت تبو صاحبان  
انارانشد برانکہ کمال اخلاص و ارادت و رخصت مولانا داشتند بلکہ مولانا مری صاحبان  
بودند وفات ایشان نیمہ روز پنجشنبہ سلخ محرم الحرام سال ہفت صد و نو و یک ہجری  
بود و قبر در موضع تابادی است

حضرت خواجہ حافظ شیرازی

نام ایشان محمد است و لقب شمس الدین حضرت مولانا عبد الرحمن جامی فرمودند با وجود آنکہ معلوم  
نیست کہ بظاہر دست ارادت بہ پیری داده باشند اما ایشان را سان الغیب گفتہ اند  
و آثار حقائق و معارف در دیوان ایشان بسیار است و در تذکرہ عبد القادر بدلی و فی از  
قدست شیخ نظام الدین انجی نقل کردہ است کہ خواجہ حافظ مرید حضرت خواجہ بہاؤ الدین  
نقشبند اند و اکثر آقا ولی کہ از دیوان حقیقت بیان ایشان نمودہ میشود موافق مطلب می آید  
چنانچہ بجاگیر بادشاہ کہ در ایام شاہزادہ کی بسبب آنر و گی والد خود عبد اشہد در آلہ آبادی بود  
و تودہ اشند در ایکہ بلاست پیر عالیقدر بر فدیایہ دیوان حافظ را طلبند و ہ فال کشادند و این قال آمد



## غزل

چرا نه در پله عزم و یار خود باشم	چرا نه خاک ره کوی یار خود باشم
غم غم سربسی و غمیت چو بر نمن تا بم	به شهر خود در دم و شهر یار خود باشم
ز محرابان سراسر پرده وصال شوم	ز بندگان خداوند کار خود باشم
چو کار عمر نه پیدا است باری آن اولی	که روز واقعه پیش نگار خود باشم
بود که لطف ازل بهمنون خود حافظ	و گرنه تا به ابدش سار خود باشم

و بموجب این فال بی تامل و ایهان به سرعت روانه شده بلازمت ایشان شرف گشتند  
و قضا را بعد از شش ماه اکبر بادشاه فوت کردند و ایشان بادشاه شدند این فقیر  
به تخط حضرت جهانگیر بادشاه دیده که در حاشیه دیوان حافظ این مقدمه را فوشتند  
وفات ایشان در سال هفت صد و نود و دو هجری بوده و قبر در شیراز است

## حضرت مولانا ظهیر الدین خلوتی قدس سره

جامع بودند میان علوم ظاهر و باطن مولانا زین الدین ابابکر تابیادی میفرمودند امر و فرزند زیر  
فلک مثل ظهیر الدین نمیدانم میباشی سیف الدین در سال هفت صد و هشتاد و سه  
هجری بوده و قبر شیخ در مزار خلوتیان بر سر تل گاؤرگاه است وفات ایشان در سال  
هشت صد هجری و قبر در جوار قبر شیخ سیف الدین است

## حضرت شیخ کمال خجندی قدس سره

بسیار بزرگ و صاحب حال بودند و خود را در لباس شعر و شاعری پوشیده میداشتند و ترک  
و تجرید ایشان بکمال بوده چنانچه گویند در تبریز زاویه داشتند که در اینجا بسری بردند چون بعد  
از فوت ایشان آنجا دیدند بغیر از یوریای که بران می نشستند و سنگی که زیر سری نهادند چیز  
دیگر نبود وفات ایشان در هشت صد و سه هجری بوده و قبر در تبریز است و بر قبر ایشان این  
بیت نقش کرده اند بیت کمال از کعبه رفتی بر دریا و هزارت آفرین مردانه رفتی

## حضرت مولانا محمد شمس الدین

مخلص ایشان مغربی است مرید شیخ اسماعیل سی اندیش اسماعیل از اصحاب شیخ نور الدین عبدالرحمن



اسفرانی و از معاصران و مصاحبان شیخ کمال مجتهدی بوده اند وفات ایشان در سال شصت و نه هجری است مدت عمر شصت سال و این غزل نیز از جمله اشعار ایشان است غزل

از جنبش بحر قدم بر فاست موج بید و  
وز موج بحر بیکر آن صحراد دریا شد عیان  
اندر جهان بید و واحد احد نبود ولی  
لیکن جهان جسم و جان گرچه شد از دریای عیان  
اندر سرای لم یزل باشد از عین ازل  
اندر یکی صد بین نماند صد یکی را بین عیان  
من بر مثال ما یکم افتاده از دریا بردن  
وقت سست کان خورشید با دان ماه مانا بیدار  
آن آفتاب مشرقی پیدا شود در مغرب

وز موج دریای ازل بدست صحرای ابد  
صحرای یقین دریا شود چون یابد از دریای ابد  
در خط ملک صد احمد بود عین احد  
بر روی بحر بیکر آن باشد چه در دریا بد  
سر در هم آرد و دایره از پیش بر خیزد عدد  
از صد یکی گفت بد آن صدر از یک یک راز صد  
باشد که موجی در رسد باز مبدی در کشد  
از برج دل طالع خود از اندرون سر بزند  
گر مغربی را آینه پنهان نباشد در بند

### حضرت شاه قاسم الوار قدس سره

اهل آن بیاد آید از ازربایکاست مولد و نشاء تبریز در اواخر اهل حال نسبت ارادت  
شیخ صدرالدین اردبیلی داشتند بعد از آن بصحبت صدرالدین علی بنی که از مریدان او بود  
گرمائی بودند رسیده اند و در احوالی انبوه حضرت خواجها و والدین نقشبند را دیدند و با ایشان  
صحبت داشتند و یوان اشعار ایشان شتمل بر حقائق و معارف و اسرار است و در باب  
مریدان ایشان ایشان حضرت مولانا عبدالرحمن جامی قدس سره فرمودند که فقیر بعضی از  
ایشان را دیده و احوال بعضی را شنیده اکثری از ربه دین اسلام خارج بودند و بدائمه اکت  
و تهاون بشرع و سنت داخل فرموده اند که می تواند بود که چون فتوح و نذر در بسیار  
میرسیده و همه را صرف لنگر و مریدان در ویشان می شده و اصحاب نفس و هوا را مقصود  
در انجا حاصل بوده بدین جهت جامع بیا باک نیز خود را در زمره مریدان ایشان داخل ساخته  
باشند و آن سیادت منزلت این همه پاک بودند و مریدان حضرت شاه عارف نیز در هندوستان  
این مال دارند اکثری بیا که وفات ایشان در سال شصت و هجری بوده و قبر در حجر و جام است



## شیخ زین الدین خوانی رحمه الله

کنیت ایشان ابوبکر است جامع بوده اند میان علوم ظاهری و باطنی و از اول تا آخر توفیق متناهی  
بر جاده شریعت و متابعت سنت یافته بودند و حضرت مولانا عبدالرحمن جامی فرموده اند که متابعت  
سنت بزرگترین کرامتی است پیش این طائفه و شیخ زین الدین خوانی مرید شیخ نور الدین عبدالرحمن  
قریشی مصری اند و ایشان مرید شیخ سیف کورانی و ایشان مرید شیخ تاج الدین حسن شمشیری و  
ایشان مرید شیخ محمود اصفهانی و ایشان مرید شیخ عبدالصمد نظیری و ایشان مرید شیخ علی برغش و  
ایشان مرید شیخ شهاب الدین سهروردی گویند در آخر حیات ایشان را داروی رسیده  
که شبانه روز بالکل از خود غائب بودند و چون از ان غیب ایشان را باز آوردند قریب یکسال  
خاموشی بر ایشان غالب بود و سخن کم میگفتند و فات ایشان در شب یکشنبه دوم شوال سال  
هشت صد و سی و هشت بجزی بوده و بعد از وفات ایشان سه جافعل کرده احوال قبر شیخ در  
هرات است نزدیک عیدگاه و عمارت عالی بر آن ساخته اند

## حضرت سید ملیح الدین قدس سره

لقب ایشان شاه مدار است و مرید شیخ محمد طیفور شامی نسبت ارادت ایشان بسبب کبر سن  
یا جهت دیگر پنج یا شش واسطه بجزرت رسالت پناه مسلم میرسد غرائب احوال و عجائب الطوار  
و مقامات بلند و کرامات ارجمند داشته اند و بزرگی حضرت شاه مدار زیاده از آنست که در  
تحریر و تقریر آید گویند دو از ده سال طعام نخوردند و لباسیکه یکبار پی پوشیدند دیگر احتیاج  
شستن نمی شد و همیشه سفید و پاکیزه میماندند و شیخ عبدالحق دهلوی نوشته اند که ایشان در مقام  
صمدیت بودند و آن مرتبه ساکنان است و از جهت جمال بکمال که حق تعالی بایشان عطا  
فرموده بود هر که نظر بر روی مبارک ایشان افتاد میسر بی اختیار سجود کردی از نجابت  
همیشه برق بر روی خود می انداختند و فات ایشان هفدهم جمادی الاولی سال هشت صد  
و چهل بجزی بوده و قبر ایشان در موضع مکن پور که از توابع فنوج است واقع شده و هر سال  
در ماه جمادی الاولی که عرس ایشان است قریب به پنج شش لک آدم مرد و زن صغیر  
و کبیر از اطراف و جوانب هندوستان در آن روز به زیارت روضه شریف ایشان



با علمای بسیار جمع میشوند و همه نذر و نیاز می آورند و کرامات و خوارق عجیبه و غریبه بحال نیز نقل میکنند و از چهار حصه اهل هندوستان از وضع و شریف و دو حصه مرید حضرت پیر و سنگیر غوث ثقلین شاه محی الدین سید عبدالقادر جیلانی انداما اشرف بیشتر و یک حصه مرید شاه مدار اما اجلاف بیشتر و نیم حصه مرید حضرت خواجہ معین الدین چشتی و نیم حصه مرید حضرت محمد بابا و الدین گریا  
لما فی قدس الشدا سرار هم

### حضرت مولانا جلال الدین یورانی

کنیت ایشان ابو زید است بعد از کسب علوم ظاهر برکت متابعت سنت و رعایت شریعت بر تبه اعلی رسیدند و اکثر به کنایت مهات مسلمانان بقدر امکان کوشش می نمودند بهر که رجوع بالستی کرد خود با بنجامیرفتند اگر چه بظاهر دست ارادت به پیرینه داده اند اما اویسی بودند چنانچه میفرمودند هر گاه مرا اشکالی می افتد و عاصمت حضرت رسالت پناه صلعم میواسطه رفع آن میکنند گویند روزی از اصحاب خود شانه طلبیده اند و گفتند حضرت رسالت پناه صلعم فرموده اند که بازید گاهی محاسن خود را نشان میکنید و ایشان به صحبت مولانا حضرت ظهیر الدین خلوتی رسیده و معتقد طریقه ایشان بودند حضرت مولانا عبد الرحمن جامی اکثر پیش ایشان میرفتند چنانچه گفته اند روزی با جامعی زیارت مولانا جلال الدین یورانی رفتم وقت بازگشتن یکی از ایشان را در خاطر گذشته بود که اگر مولانا را کرامتی هست بیاید که پاره کشمش تبرک بمن بده چون روانه شدیم آن شخص را آواز دادند که یک ساعت باش بنمانه درون رفته یک طبق مویز بیرون آورند و باو دادند و گفتند معذرت دار که در باجهای ما کشمش نمی باشد و فات ایشان در شب و شبیه دهم ماه ذی قعده سال هشت صد و شصت و دو و بمجری بوده

### حضرت خواجہ شمس الدین محمد الکو سوی انجامی قدس سره

کوسو قصبه ایست از توابع هرات که ولادت ایشان در آنجا واقع شده و از اولاد بزرگوار حضرت شیخ الاسلام احمد انجامی النامقی اند قدس الشدا سره جامع بودند بعلوم ظاهر و باطن و بمختص شیخ زین الدین خانی بسیار میرفتند و بصحبت شیخ بابا و الدین عمر نیز بسیار میرسیدند مولانا سعد الدین کاشغری و مولانا غفر الدین محمد اسد و مولانا جلال الدین یورانی و غیر هم



از عزیزان که در آنوقت بودند به مجلس ایشان حاضر میشدند معارف و لطائف خواجہ را استحضار میکردند در آشنای و عطا و مجلس سماع خواجہ را وجدی عظیم میرسید و میخندهای بسیار میزدند و مجلس را اثر میکرد و اکثر در صحبت ایشان چیزی که در خاطر کسی میگذشت آنرا بر دخی که غیر او کسی نمیدانست اظهار نمیدادند و وفات ایشان در روز شنبه بیست و ششم جادوی الاولی سال هشت صد و شصت و سه هجری بوده و قبر در هرات نزدیک مسجد جامع قریب مزار نقیہ ابویزید مرغی است

### مولانا شمس الدین محمد رومی

اصل ایشان از قریه روج است و آن بر نه فرسنگی هرات واقع شده از کبار مریدان مولانا سعد الدین کاشغری اند و هم بنیره حضرت مولانا یامی ایشان گفتند که مرا همیشه آرزو میسر بود که پیغمبر صلعم را بنحو اب و نم روزی بنحیست والد خود در فتم ایشان کتابی در پیش شتند و بخوانند که هر کس این دعا را شب جمعه چند بار بخواند پیغمبر صلعم را بنحو اب بیند اتفاقاً آن شب آینه شب جمعه بود و حضرت خواندن دعا از والد خود گرفته بخواند خود در فتم و مشغول شده با شرايط نیز دعا را خواندم و نیز شنیده بودم که هر کس شب جمعه سه هزار مرتبه درود بپرسد علیه الصلوٰۃ والسلام بفرستد آنسر در را بنحو اب بیند این عمل نیز کردم چون خواب رفتم در واقع دیدم که در سراے خود در آمدم و والد من ایستاده مرا گفت من انتظار تو می بردم اینک رسول صلعم بخانه ما آمده اند بیایا ترا در خدمت آنحضرت بر می پس دست مرا گرفته بچای که آنحضرت نشسته بودند بردیدم که آنحضرت نشسته اند و بجای کثیر در گرد و پیش آن سرور نشسته و ایستاده اند و مکاتبات نوشته بر اطراف عالم میفرستند و گوئی الا حضرت رسول میکند و مولانا شرف الدین عثمان زیارنگاهی که از علمای ربانی بودند میبولسند و مادر مرا برده عرض کرد که یار رسول الله پسری که دیده کرده بودی که در از عمر و دوتنم خواهم شد این آن پسر است یا نه آنسر در بجانب من دیده تبسم کردند و فرمودند که همان فرزند است چه وقتی که مادر من پسر و اخت صاحب جمال فوت کرد و او بسیار متالم شد شب حضرت رسالت پناه صلعم را بنحو اب دید که می فرایند علین باش که خدا سے تعالیٰ بتو پسر صاحب دو در از عمر خواهد عطا فرمود و مرا خدا سے عز و دل بایشان داد پس آنحضرت بمولانا عثمان



فرمودند که مکتوبی برای این پسر بنویس مولانا کاندی نوشت شمل بر سه سطر و در زیر آن  
 سطور شمل گو ای که مردم در قبال ما بنویسد جدا چیز نوشت و بچیده بدست من دادند  
 روان شدم با خود گفتم که مضمون کتوب را ندانم باز گشته بخدمت آنحضرت آمدم و  
 عرض کردم منداست که درین کافذ چه نوشته شده حضرت آن کتوب را از دست  
 من گرفته بخواند و یک خواندن مضمون آن سطور را یاد گرفتسم و باز بچیده بدست من دادند  
 میخواستم که باز چیزی بپرسم ناگاه آواز از در برآمد از خواب بیدار شدم دیدم که مادر می آید  
 و شمع در دست دارد و بر خاستم گفتم ای محمد چیزی در خواب دیدی گفتم آری گفتم  
 خوابی دیده ام و آنچه من مشاهده نموده بودم بعینه آنرا نقل کرد و ولادت ایشان در شب پرت  
 سال هشت صد و بیست و هجری بوده و وفات روز شنبه شانزدهم ماه رمضان سال نه صد و  
 چهار هجری بوده و قبر در گاه نزدیک مزار شیخ الاسلام خواجه عبداللہ  
 انصاری است قدس اللہ سرہ

### حضرت شیخ صوفی علی قدس سرہ

اصل ایشان از ولایت جام است و مرید شیخ زین الدین خوانی اند و سبب درآمدن ایشان  
 باین راه این بود که روزی جمعی از درویشان بزیارت مزار بزرگی میرفتند و ایشان در  
 بزراعت مشغول بودند چون نظر ایشان بر درویشان افتاد اثری در دل شیخ بهم رسیده  
 با درویشان همراه شدند و بزیارت آن مزار رفتند و از برکت متابعت درویشان و زیارت  
 نمودن مزار آن بزرگوار دل از دنیا و اهل دنیا برکنند و درین راه درآمده اند و وفات  
 ایشان در سال نه صد و هشت و هجری

### حضرت امیر سید علی قوام رحمة اللہ

از سادات سوانه اند که در نزدیکی سرهند است و از بزرگان ارباب کمال و لشکر و جید و  
 حال و از کبار مشایخ هندوستان بوده اند لباس ایشان معین بود گاهی خرقه می پوشیدند و گاهی  
 لباس لشکریان در میگرداند و در اوایل طلب الهی بچوندر رفته بخدمت شیخ بہاؤ الدین  
 چوندر رسید مرید شدند و ابواب فتوحات بر ایشان کشادہ گشت گویند تا چهل سال پیغمبر



امیر کردند و خدمت نه فرمودند میگفتند که پیغمبر مسلم را بخواب دیدم که میفرمودند علی دلی برد خود  
 میزنی و از احوال خلق خبر دار نمی شوی گفتم یا رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم اگر دل است  
 از آن تست دادا اگر درست از آن تست علی بیچاره در میان حبسیت فرمودند بر اے خلق خدا  
 و ماکن که دعاے تو در حق ایشان مستجاب است وفات ایشان در سال ۴۰۰ هجری بوده  
 و قبر در حوالی جوپور در موضع است که قطن داشته اند و آن بسر اے میران مشهور است  
 بزار و تبرک

### حضرت محمد می شیخ حسین خوارزمی

ایشان مرید حضرت محمد می اعظم حاجی محمد جنو شانی که از کبار متاخرین و بزرگان دین و صاحب  
 کرامات از چند مقامات بلند بوده اند محمد می اعظم در سلسله کبرویه مرید شاه علی بیدادری  
 و ایشان مرید شیخ رسید الدین محمد اسفرانی و ایشان مرید عبداللہ برامشادی و ایشان  
 مرید شیخ اسحاق خلکانی و ایشان مرید سید علی هدانی اند قدس شد اسرار هم وفات محمد می  
 اعظم در سال ۴۰۰ هجری و هفت هجری روس داده وفات شیخ حسین به شام بوده در نه صد  
 و پنجاه و شش سال هجری

### حضرت شیخ علی تقی قدس سره

نام پدر ایشان عبدالملک بن قاضی خان اتقی القادری الشاذلی المدنی الحسینی است از کبار ارباب  
 وقت و مشایخ هندوستان اندابای کرام ایشان از جوپور بودند و مولد ایشان در پیران پور است  
 در سن هفت سالگی والد ایشان در خدمت شاه باجن نشینی که در پیران پور بودند مرید ساختند و  
 بعد از آن از شیخ عبدالکلیم بن شاه باجن خرقه مشایخ چشت پوشیدند و بجانب دیار ملتان سفر  
 کردند و به صحبت بسیار از مشایخ آنجا رسیدند و تحصیل علوم نموده و عزیمت حرمین شریفین کردند  
 و بانجا رسیدند از مشایخ محمد بن السخاوی خرقه تبرک قادریه و شاذلیه که منسوب است به شیخ  
 نورالدین ابوالحسن علی الحسینی الشاذلی پوشیده و بمرتبه کمال رسیدند و تصانیف مشهور بسیار  
 دارند وفات ایشان دوم شهر جمادی الاولی سال ۴۰۰ هجری و هفت هجری بوده و مدت عمر  
 نو و سال است ولادت شیخ در سال هشت صد و پنجاه و پنج هجری بوده و قبر در مدینه منظر است



حضرت شیخ ادهری جو پوری

نام پدر ایشان شیخ بہاؤ الدین است در وقت خود از بزرگان شائخ ہندوستان بودند  
 باوجود آنکہ چنان سن و عمر گشتہ بودند کہ ناد و کس ایشانرا گرفتند نمی توانستند ایستاد اما چون بسلاطین  
 می درآمدن ایشانرا نہادہ کس نمی توانستند نگہداشت و فات شیخ در سال نہ صد و ہفتاد و شش ہجری  
 است و عمر ایشان از صد و تہا زیادہ بود و قبر در جو پور است

حضرت شیخ سلیم فتح پوری قدس سرہ

نام پدر ایشان شیخ بہاؤ الدین است و اصل از دہلی و مرید خواجہ ابراہیم اند کہ از اولاد حضرت  
 خواجہ فیصل عیاض و در سلسلہ چشت بودند و شیخ از اولاد کونجشکر اند در مدت عمر روزہ طی می شدہ اند  
 در اوائل حال بطریق سپاہیان می بودند چون درین کار درآمدہ اند بزیارت حرمین شریفین سفر  
 گشتہ و ملکات عرب و عجم را سیر کردہ و مثل آنوقت را دریافتہ باز بہندوستان آمد  
 و در کویہ سیکری کہ در آنوقت ویرانہ بود وطن گزیدند و حضرت اکبر بادشاہ از اخلاص و  
 اعتقادے کہ بشیخ داشتند شہرے در اینجا آباد کردند و ملکہ متین بران کویہ ساختند و فتح پور نام نہادند  
 چون بادشاہ را سہ روز ندی نمی ماند ہر گاہ کہ از ارباب کمال و صاحب حال شخصے را می شنید  
 رجوع باو نمودہ التماس فرزند میکردند شخصے بعض رسانید کہ عزیز می درین نزدیکی از خانہ مبارک  
 آمدہ در کویہ سیکری میگذاشتند بادشاہ خود بزاویہ شیخ رفته التماس سر نہ نمودند  
 شیخ گفتند فردا جواب خواہم داد چون روز دیگر بادشاہ رفتند شیخ فرمودند حق  
 تعالی بہ شمار سہ فرزند خواہد عطا فرمود فرزند کلان خود را با خواہید داد کہ تربیت نمایم  
 چون مدت حل جاگیر بادشاہ نزدیک رسید اکبر بادشاہ بخانہ شیخ فرستادند جاگیر بادشاہ  
 بخانہ شیخ متولد شد و شیخ خود را بر ایشان گذاشتہ سلطان سلیم نام کردند و بپدر  
 خود را بشیر خواندند و مقرر نمودند و گفتند وقتے کہ این پسر سخن در آید ماحلت خواہم نمود  
 و ہمچنین شد ولادت شیخ در سال ہشت صد و ہفت ہجری بودہ وفات در سہ ہجری  
 رمضان سال نہ صد و ہفتاد و نہ و قبر در مسجد کلان فتح پور است کہ اکبر بادشاہ بکشت حضرت  
 فتح بنا کردہ اند پس مالی ساختہ اند



## حضرت شیخ نظام الدینی قدس سره

از بزرگان مشایخ هندوستان اند و اصل از قصبه ایست که از توابع لکنؤ است مرید شیخ معروف و چنانچه  
 اند و شیخ معروف مرید شیخ الداد شارح کافیه بر دایه اند که سلسله ایشان بچند واسطه به شیخ نور قطب عالم  
 که در بنگال آسوده اند میرسد ریاضتهای شافیه و شافیه صاحب کشف و کرامات گشته بود و در از سماع پر همین  
 می نمودند و میگفتند چو در اختلاف باید افتاد وفات ایشان در سال نه صد و هشتاد و نه هجری بوده  
 و قبر در قصبه ایست

## حضرت شیخ داود دمشقی وال قدس سره

جنی قصبه ایست از مضافات لاهور آبای کرام ایشان از عرب هندوستان آمده اند و تولد ایشان  
 در بیت پور شده والد ایشان پیش از ولادت شیخ فوت کرده اند و او اهل حال پیش مولانا اسماعیل  
 آج که از شاگردان حضرت مولانا عبدالرحمن جامی قدس سره السامی بودند کسب علوم می نمود  
 در ایام طفولیت اصفهانی را بقدرت تمام میخواند و منسوب اند بسایه علیه قادریه و او اهل  
 سلوک ادیبی بودند از روحانیت حضرت قطب ربانی عوث صمدانی سید عبدالقادر جیلانی  
 رضی الله عنه و با اشاره حضرت عوث اعظم نظام پورست ارادت به شیخ حامد قادریه و ولد  
 شیخ عبدالقادر ثانی دادند و از بزرگان مشایخ متاخرین صاحب مقامات بلند و خوارق العاده  
 گشتند وفات ایشان در سال نه صد و هشتاد و نه هجری بوده و قبر در شهر گڑه نواحی جنی است

## حضرت شیخ نظام نازنولی قدس سره

نازنول از شهرهای مشهور هندوستان است مرید شیخ خانوچشتی اند که در گوالیار لوطین و اشتهار  
 و از بزرگان مشایخ وقت خود بودند شیخ نظام تا چهل سال بارشاد طالبان مشغول بودند و جمیع کثیره  
 ببرکت ایشان بمرتبه عالی رسیدند گویند همیشه پیاده از نازنول حضرت خواجه قطب الدین ادیبی  
 قدس روحه بوجرد و ذوق و جذبه تمام میرفتند و ولادت شیخ خانو در سال نه صد و هجری  
 بوده وفات ایشان در سال نه صد و نود و هفت هجری روی داد

## حضرت شیخ وجیه الدین بکرانی

بکرانی علویست از بزرگان مشایخ متاخرین اند و در علوم ظاهری قدرت ایشان برست بوده



که بر اکثر کتب درسی حاشیه یا تهرجی نوشته اند غلته انبوه بخود متشیخ رسیده مستفیض و مستفید میگشتند  
 حالت باطنی نیز بر کمال داشته اند و در احمد آبا و سکونت در زیدیه بودند و هیچ جا سفر نرفت و آمد  
 نمی کردند اگر چه ارادت بجای دیگر داشتند اما ارشاد از شیخ محمد غوث اعظم یافته اند و در آداب طریقت  
 تابع ایشان بودند و کار را نزد شیخ محمد غوث با تمام رسانیده اند و چون شیخ محمد غوث بکرات  
 زفتند شیخ علی متقی که صاحب علوم ظاهر و باطن بودند با جمعی از علمای ظاهر بسبب بعضی سخنان بلند  
 فتویٰ بر قتل ایشان نوشتند و عالم آنجا فتویٰ را موقوف به نوشتن شیخ و حبیه الدین داشت  
 چون ایشان بخانه شیخ محمد غوث رفتند در دیدن اول فریفته شیخ شدند و کائنات فتویٰ  
 پاره کردند و شیخ علی متقی گفتند که فهم شما بکمالات شیخ نرسیده و میگفتند که در ظاهر شریعت  
 چنان باید بود که شیخ علی متقی است و در حقیقت آنچنانکه مرشد راست و آنچه از اکثر مردم  
 معتبر تحقیق نموده آنست که شیخ محمد غوث از اهل دعوت بودند اما از اجمال رسانیده بودند و قاضی  
 شیخ و حبیه الدین هر دو در صفر سال ۱۲۵۰ و نو در دوشنبه هجری بوده و قبر در میان شهر احمد آبا و  
 است و وفات شیخ محمد غوث اعظم یا نزد هجری سال ۱۲۵۰ و نو در دوشنبه هجری و در اکبر آبا و  
 واقع شده و در آنکس مرشد است و سال و قبر در گوالیار است

### حضرت شیخ عمار الدین او دبی قدس سره

صاحب کرامات و مقامات عالیه بودند نگاه کاهی حقائق و معارف را بصورت نظم در می آوردند  
 چنانچه این مطلع از ایشانست بیت ندانم آن گل خود رو چه رنگ و بو دارد نم که مرغ هر چمن  
 گفتگو دارد نم - و از مردمان ایشان بسیاری بکمال رسیده اند گویند همیشه و مایه می کردند  
 که شهادت نصیب ایشان گردد و شبی در دکان بخانه ایشان درآمدند و با وجود آنکه سن شیخ  
 به نود رسیده بود و تیشیری بدست گرفته و چندی راکشته خود بد رجبه شهادت رسیدند  
 و شهادت ایشان در سال ۱۲۵۰ و نو در دوشنبه هجری بوده است

### حضرت شیخ محمد بن فضل الله قدس سره

از اولاد اجداد حضرت شیخ الاسلام احمد جام اند قدس الله روحه در موضع زندجان که از توابع هرات است  
 می بوده اند صاحب مقامات بلند و کرامات از جنبد در ریاضت و مجاهدت یگانه زمانه



و اکثر صلوات بر او و انظار بشو بامی کرده و بالای آن صابون آب مخورند تا روضه و از حضرت  
 اخوند خود شنیده ام که میفرمودند چون عبداللہ خان اوزبک از ماوراءنہر تہ بخیر خراسان روانہ شد  
 و در زندجان بخدمت ایشان رسیدن خواجہ فرمودند بنزد ہائے خدا را کہ شستن بدہ و صبر کن کہ قلعہ ہر است  
 بعد از ۱۴ ماہ و ۱۲ روز و ۱۲ ساعت فتح خواہد شد بعد از گذشتن مدت مذکور چنان شد کہ خواجہ فرمودہ  
 بودند و نیز حضرت اخوند از زبان والدہ ماجدہ شیخ نصیح الدین نقل میکردند کہ ایشان مے فرمودند  
 شبی بخوابید خواجہ عبدالحق رستم ایشان ارادہ زیارت حضرت خواجہ عبد اللہ الصافی  
 کردند و چون شب تاریک بود خواستند کہ چراغی روشن کنند و چون چراغ بہ سیم تہ رسید  
 چراغندان را باب تبریک کردند و فیصلہ یافتہ باب دہن خود تر نمودہ و ران گذاشتہ روشن ساختہ  
 و آنرا بہرست مبارک خود گرفتہ متوجہ شد و در راہ قریب بیک فرسنگ بود و باد تندی میوزید  
 و چراغ روشن بود تا بمقد حضرت خواجہ رسیدند بچہ رسیدن چراغ خاموش شد بعد از  
 زیارت باز چراغ بید روشن کردہ تا منزل خود بہمان طریق آمدند و نیز اخوند مے فرمودند کہ قرینیت  
 خواجہ وصیت کرد کہ جنازہ مرا خواہی سنگداشت تا ابلق سواری رسد و امامت جنازہ  
 من کنند چون خواجہ بہرست حق پیوستند چنین کردند و انتظار میکشیدند کہ در ہما وقت  
 والدین شیخ نصیح الدین بر آپ ابلق سوار رسیدند و امامت جنازہ ایشان کردند و فات  
 خواجہ در سال ہزار و پنچ ہجری بودہ و قبر در زندجان است و فات شیخ نصیح الدین روز چہشنبہ  
 بہست دوم رمضان سال ہزار و نوزدہ ہجری بودہ و قبر در لاہور است

### حضرت شاہ ابوالعالی قدس سرہ

از سادات شیخ نسب صاحب کرامات و خوارق بودہ اہل سلسلہ علیہ قادریہ مرید شیخ داؤد جسی مال  
 اند و بعد از سی سال ریاضت و مجاہدت در شہر لاہور سکونت در زینت حضرت خواجہ  
 اخوند مے فرمودند کہ روزی ہمراہ اخوند خود ملائمت اللہ کہ عالم و عامل بودند و بدین  
 ایشان رستم و آنجا نشستہ بودیم کہ شخصے پیچیدہ بہ شاہ آورد و در دل من گذشت  
 کہ اگر شاہ را کہ اتمکی باشد باید کہ این تسبیح را بمن بدست دقت نصرت مرا طلبیدہ و  
 ہمان تسبیح را بمن دادند و گفتند ہر وقت تسبیح تو بنما ہم رسد صد مرتبہ صلوات بخوانی



و از اخوند ملا نعمت الله بقول است که رو نوی و در خاطر من گذشت که من اراده اعتقاد حضرت  
 عوث ثقلین دارم آیا آنحضرت از من خبردار خواهند بود شب و خواب دیدم که بحضرت امری  
 در مانده ام و سر من برهنه است فی الحال عوث ثقلین حاضر شدند و دستاری سفید عنایت کردند  
 من مودت که ملا است ازادرچین جاها از شما خبر داریم فردا بے آن شاه الو المعالی مرا  
 طلبید تا دستاری سفید بپوشانند گفتند که این دستار است ولادت شاه روز و شب بنده به هم  
 نومی جمعه سال که صد و بیست و هجری و فوات شانزدهم ربیع الاول سال یکصد و بیست و چهار هجری  
 رو داده و قبر و شهر لاہور است تحت اقتادریه که در آن تمام احوال حضرت عوث اعظم است  
 ایشان جمع کرده اند و کمال ارادت و اخلاص با آنحضرت داشتند و آن حضرت را نیز  
 کمال عنایت و شفقت یسین بود و او را از روی عنایت آن حضرت بشاه میر

حضرت خواجہ عبدالحق جامی قدس سرہ

تمام ایشان شیخ محمد صدر است از فرزندان حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ و ابائے ایشان  
 در جوپور سے بودند اما مولد شیخ در احمد آباد بکرات است و شیخ صغیر بودند که والد ایشان حضرت  
 حق پیوست و ارتباط سے جوانی بجزرت شیخ صفی کبرانی رسیدہ و خرقہ اجازت پوشیدند و  
 شیخ ایشان از حضرت کہ مظلوم بودند بخدمت تجرید و تفرید زیارت حرمین شریفین کردہ تا دوازده  
 سال در مکہ شریف و صحبت شیخ علی شتی گذاریندہ اند از آنجا باز عادت نمودہ و احمد آباد رسیدہ  
 متاہل شدند تا دوازده سال دیگر پیش شیخ وجیہ الدین بکراتی تحصیل علوم ظاہر و شغول بودند  
 و در مہین ایام ب صحبت شیخ ماہ جوپوری ہم کہ در بکرات بودند میر سید محمد شیخ ناہ چون از زبان والد با جد  
 ایشان شنیدہ بودند کہ پسر خرد و اقطاب وقت خواہ شد ایشان را محرم میداشتند و شیخ  
 ابو محمد حضرت می کہ میر والد ایشان بودند از قلم اسیر کتابی شیخ وجیہ الدین و شیخ آقا نوشتند کہ  
 شاہباز را چرا پیر و از کس آری دید ایشان در جواب نوشتند کہ دست شماست و شیخ را حضرت  
 اسیر کردند شیخ بھار مست شیخ ابو محمد رسیدہ و دست را کہ والد بزرگوار ایشان پیش شیخ ابو محمد  
 امانت سپردہ بودند گرفتند و در برابر پیر توکل گرفتند و سر ایشان را نوشتند



ران ترک تدریس نموده بیدایت خلق مشغول گشتند و بی خبری به حقیقت ایشان  
 کمالات ظاهری و باطنی شدند و شیخ در زمان خویش یگانه در جمیع مشایخ کبار و از بزرگان متاخرین  
 سلسله چیست بودند و شیخ و مشایخ و ولایت خاندین و آن حوالی را رویه ارادت  
 بایشان بود و قبولی عظمت اشتند و شیخ را محبت و اخلاص بخدمت حضرت سید امام  
 سلمه الله علیه و علی آله اکرام و صحابه النظام بر تبه بود که بگفت و شنید راست نیاید چنانچه هر چند  
 گاه از ذوق و اشتیاق و از به اختیاری متوجه مدینه میسر که میگشتند و بعد از رفتن چند منزل  
 بوجوب اشاره آنسر و باز مراجعت می نمودند و طریقه ایشان تمام مطابق شریع و سنت بود  
 و آنچه فتوح میر سلسله حصه میکرد و یک حصه محبت قوت عیال میدادند و حصه دیگر صرف خانقاه  
 و فقرا می نمودند و یک حصه دیگر نزد حضرت سرور کائنات صلوات الله علیه و بر من شریفین میفرستادند  
 نوارق کرامات ایشان بسیار و بیشتر است و ذات ایشان در برابر پانچو شب دو شب بند و دم  
 ماه رمضان سال یکبار و بیست و نه مجری بوده چنانچه خواجه با شیم رحمه الله تار سیخ فوت ایشانرا  
 این فضل الهی یافته اند و مدت عمر شتا و دوشش سال و قبر در شیخ پور بر پانچو است که خود آباد  
 کرده بودند و نیز اردیگر

### حضرت احمد کابلی و السرهندی قدس سره

از اولاد حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی الله عنه حنفی اند و ب بوده اند و در سر مشهور گشت  
 و در نزد و در سلسله نقشبندی مرید خواجه باقی بودند و ایشان مرید مولانا خواجگی امکانی و  
 ایشان مرید پیر خود مولانا در ویش محمد از مشایخ قادریه و چشمتی نیز اجازت ارشاد حاصل  
 کرده بودند و از متاخرین مشایخ و صاحب ریاضت و مجاهدت و خوارق و تصانیف اند و در  
 اواخر حال بعضی بر شیخ تهمت کردند که شیخ میگویی بر تبه من زیاده است از خلفای راشدین  
 رضی الله عنهم تا این محض همان دانسته و مخالفان است بر شیخ چرا که این فقیر خود شنیده و  
 از سیادت و نقابت پناه فضائل و کمالات و شکاه مخالف و مبارات آگاه افضل فضلاء  
 عصر سلامی نمای استاذی حضرت میرک شیخ بن شیخ فصیح الدین که میفرمودند و حق را را  
 عبور پسند و حق مشد و کیمت ما اتفاق ملاقات شیخ احمد روی و او در آشنای ملاقات



و دیگر آنکه سفینه بودم که خواجه باقی که پیر ایشان است بی اجازت مولانا خواجگی ملکی تمرید  
 میگرفتند و دیگر آنکه خواجه خاوند محمود چه اعتقاد دارند چون ساعته پیش شیخ شمس جزو یک از زمر  
 سلطانیه نمایند چون آنرا تمام بدیدم من گفتند ازین چیز ظاهر میشود گفتند  
 ازین عوین ظاهر می شود و آنچه در اینجا است درست است گفتند پس بدانید که آنچه از ما واقع  
 شده همین است و باقی اقرار است و باز بعد از ساعته گفتند که روزی خواجه خاوند محمود باینجا  
 آمده بودند گفتند که خواجه باقی اجازت صریح از پیر خود ندارد بجهت آنکه روزی مولانا خواجگی  
 ملکی خرنیزه من خور و نذر قاج قاج را خود بریده بدست حاضران و مریدان میدادند  
 و خواجه باقی ندادند اصحاب گفتند خواجه نیز حاضر اند مولانا خواجگی ملکی فرمودند ما خرنیزه  
 با و درست دادیم خواجه باقی ازین استنباط کردند که ما اجازت ارشاد دادیم من گفتند من  
 چندین نیست چرا که ما هرگز ازین چنین سخنی از پیر خود و از دیگر مردم نه شنیده ایم بلکه خواجه باقی  
 ابامیکر و دیگر این کار از دست من نمی آید و این بار را من نمی توانم برداشت مولانا خواجگی  
 میفرمودند که ما اجازت دادیم و ترا این کار را باید کرد و درین اثنا من چند س از ریش  
 سفیدان نیز گفته اند که ما در این مجلس حاضر بودیم که مولانا خواجگی اجازت ارشاد خواجه  
 باقی دادند خواجه خاوند محمود گفتند پس ما غلط شنیده بودیم و بعد از آن شیخ احمد من فرمودند  
 که آنچه از مریدان خواجه خاوند محمود بایشان اعتقاد دارد خواجه اینچنان نیستند و من آن اعتقاد  
 خواجه ندارم هر سه سوالی که در خاطر حضرت اخوند گدشته بود شیخ جواب دادند و قات ایشان  
 در سال یک هزار و سی و چهار هجری بود و مدت عمر شصت و سه سال  
 و قبر در سر هند است

حضرت شاه بلاول قدس سره

ولادت ایشان در قصبه شیخ و آهن که از مضافات پنجاب است واقع شده و در ماه ربیع الثانی  
 داشتند و علم ظاهری و باطنی کس نموده بودند و در سلسله علییه قادریه مرید شیخ  
 شمس اندویشان مرید شیخ ابو اسحاق و ایشان مرید شیخ داود و منی وال که ذکر ایشان



بالا گذشتہ و شیخ بلا دل صائم الدھر قائم لیل می بودند و در زهد و ورع بسیار داشتند این فقیر  
 یک مرتبه بخدمت ایشان رسیده آثار ریاضت و مجاهدت بسیار از ایشان شرح ظاهر میشد هر روز جمیع کثرت  
 بخدمت ایشان آمد و وقت می نمودند هر کس هر وقت که بخدمت شیخ میرفت البتہ بر آنست او  
 ماحضری میکند و مردم همیشه بحسب شفای بیماران کوزه آبی بخدمت شیخ می بردند و ایشان را  
 خوانده بران آب میدادند و اکثری شفای یافتند و فوات ایشان در وقت غشای شب  
 و شبانه بست و بیستم شعبان سال یک هزار و چهل و شش هجری بوده مدت عمر شریف بمقدار سال  
 و قبر در لاهور است بموضع که سکونت داشتند الحمد لله و المنة که با تمام رسید و کرامت شایسته شرفه که تاریخ  
 وفات و ولادت و محل قبور اکثری در کتاب نفحات الانس و تاریخ یافعی و طبقات سلفی نمود  
 و این خادم فقر بعد از تفحص و تحسین بسیار از کتابها معین متقدمین و متأخرین پیدا  
 نموده بتقدیر ضبط در آورده امید که ارواح طیبہ ایشان قدس الشرائع ازین فقیر بخشند و گردند

ذکر نسائ العارفات الصالحات الکاملات الوصلات رضی اللہ عنہن  
 بدانکہ افضل نساء العالمین پیش از عمده حضرت رسول صلعم آسیہ بنت مزاحم زن فرعون و مریم  
 بنت عمران است و بعد از ان سرور ازواج مطہرہ و خدیجہ کبری و عائشہ صدیقہ و از بنات  
 فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہن اند

ذکر ازواج مطہرات حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم  
 روایت کہ آنحضرت فرموده اند من زنی نخواستم و بیچ یک از دختران خود زنی که ندادم  
 مگر آنکه خیر من آمد از پروردگار و در آبان امر نمود ازواج مطہرات و دوازده بودند کہ آنحضرت با ایشان  
 زفاف فرموده اند از آنجمله یازده تنی علیہ اند و یکے مختلف فیہ کہ زوجه بود یا سر بہ کو

حضرت خدیجہ کبری رضی اللہ عنہا

کنیت ایشان ام مہدی است و نام پدر ایشان خویلد بن اسد بن ممد النضری بن قحط بن کلاب  
 و نسب ایشان در قحط بن نسب آنحضرت معلوم متصل میشود و نام والدہ ایشان فاطمہ بنت زائدہ  
 بن الامم کہ از بنی عامر بن لوی بوده اول زنی کہ پیغمبر معلوم خواسته اند حضرت خدیجہ اندیش  
 از خواستگاری آن سرور خوانی دیده بودند کہ آفتاب از آسمان در خانه ایشان فرو داد



در آن زمان ایشان مشرف شدند چنانکه در آن سال که آن بزرگواران در شوش گشتند و در آن زمان که در عقد آن سرور در آمدند سن مبارک ایشان چهل سال بود و سن آنحضرت هشت و پنج سال و در آن سال ایشان مشرف گشتند و اولاد آنحضرت از دختر و پسر تمام از ایشان بود و مسلم صلعم حجت رعایت خاطر ایشان در حیات بودند هیچ زن نخواستند و اول کسیکه از زنان با اتفاق بشرت اسلام مشرف گشت حضرت خدیجه کبری بود و در روز جبرئیل علیه السلام رسید عالم صلعم گفت یا رسول الله صلعم این خدیجه است که می آید برای تو نظری بپرازا و ام و طایم می آرد چون تپور کرد و او را از پروردگار او و از من سلام رسان و بشارت ده او اینجاست که در از یک مرد و ارید بخوف که در آن خانه هیچ خصوصیت در آنجایی نبود و گویند چون حضرت مشرف شدند حضرت پروردگار خود و از جبرئیل علیه السلام سلام رسانید حضرت جواب سلام فرمودند و وفات ایشان صبح آنست که در دهم ماه رمضان سال و هفتم از بعثت آن سرور واقع شده مدت عمر شریف شصت و پنج سال و قبر ایشان در مقبره محزون است پیغمبر صلعم خود بمقبره ایشان رفته و عاسی خیر کردند و بعد از رحلت آن سرور صلعم بسیار یاد می کردند

حضرت عائشه صدیقہ رضی اللہ عنہا

کینست ایشان ام عبید الله است ایشان از منقیات و فقها و علماء و صحابی و بلغای صحابه بودند و غنا حضرت رسالت پناه صلعم در شان ایشان فرموده اند که خند و تلخی و نیکم عن هذه الحیثیة یعنی بگریزد و حصه از سه حصه دین خود را از این سترخ پوش و از حضرت عائشه صدیقہ مدیست که گفتند منافقیت و فریت داده اند بر سائر ازواج پیغمبر صلعم به و از چیز اول بگری غیر از من نخواستند سید انام و دوم آنکه هیچ نخواسته آنحضرت که پدر و مادر او و هجرت کرده باشند و در راه خدا غیر از من سوم آنکه در پاکی من آیات کریمه از آسمان نازل شد چهارم آنکه پیش از آنکه مرا رسول صلعم بخوابد جبرئیل علیه السلام صورت مرا بر پارچه حریری بآورد و فرمود و گفت این را زن کن پنجم آنکه من و پیغمبر صلعم از یک طرف غسل میکردیم و با پنج زنی این امر بجای می آوردند ششم آنکه آنحضرت نماز میگرد و من پیش نماز آنحضرت به پهلوی خوابیده بودم و این امر مخصوص من بود هفتم آنکه در جامه خواب من و پیغمبر صلعم از یک طرف میخوابیدیم و با پنج زنی این امر بجای میخوابیدیم و من پیش نماز آنحضرت



در حالی که روح مطهر آن سرور را قبض کردند مبارک آنحضرت میان  
 مسلم روز نوبت من بحالت نمودند و هفتم آنکه آنحضرت در خانه من مدفون گشتند و بصیحت پیوسته  
 که از رسول صلعم پرسیدند که دوست ترین آدمیان نزد یک تو کیست فرمودند عایشه گفتند از  
 مردان فرمودند پدر او از انس بن مالک رضی الله عنه مرویست که اول دوستی که در اسلام پیدا  
 شد دوستی پیغمبر بود صلعم با عایشه صدیقه و مردم بدایای خود را و روز نوبت عایشه صدیقه  
 بخدایت آنحضرت میفرستادند و مقصود ایشان ازین امر طلب رضا آن سرور بود و آنحضرت  
 به قاطع زهر میفرمودند که دخترک من دوست میداری تو آنچه من دوست میدارم حضرت  
 قاطع گفتند آری دوست میدارم فرمودند پس دوست دار عایشه را از حضرت عایشه منقول است  
 که گفتند پیغمبر صلعم علیه و سلم بمن فرمودند که میسرانم که تو از من کی خوشنودی و که  
 و غضب گفتار رسول الله از کجا میدانی فرمودند چون خوشنودی قسم بخوری که لا ورب  
 محمد هرگاه دشمنی میگوئی لا ورب ابراهیم گفتم آری چنین است گویند عایشه صدیقه رضی الله  
 عنها شش ساله بودند که سیدانام به عقد خویش در آورند و مهر ایشان ششاهی که بود و خجابه و هم  
 می ارزید و بر دایتم بانصد و هم بود آنحضرت آنرا قرص نمود و تسلیم ایشان کردند و فاست  
 حضرت عایشه صدیقه رضی الله عنها شب سه شنبه هفتم ماه رمضان سال پنجاه و هشت هجری  
 بوده و مدت عمر شریف شصت و شش سال و قبر در بقیع است و اکثر اهالی مدینه مشرفه  
 حاضر شدند و الوهر برهه رضی الله عنه بر جنازه ایشان نماز گذاروند -

### حضرت زینب رضی الله عنها

نام پدر ایشان خزیمه بن حارث بن عبد الله بن عمر بن عبد مناف بن هلال بن عامر بن صعصعه  
 است در رمضان سال سوم از هجرت پیغمبر صلعم ایشان را در عقد نکاح خویش در آورند و هشت ماه  
 در خانه و مبارک آنحضرت بودند و بعضی بر آنند که سه ماه و ایشان را ام الماسکین میگفتند بحسب رحمت و  
 شفقت و کثرت طعام احسانی که بر مساکین داشته اند و قاتل ایشان زهره بیع الاخر سال چهارم از هجرت بود و در بقیع

### حضرت زینب بنت جحش رضی الله عنها

کینت ایشان ام الحکم و نام پدر ایشان امیه بنت عبد المطلب که عمه رسول صلعم بودند و نام اول



چشم از بهر ایمان را در تقدیر و در آن روز است که از میان ایشان بر آن حضرت

آیات کریمه نازل شد و بدست که رسول صلی الله علیه و آله وسلم بی اذن بخانه زینب رفتند  
در خانه ایستادند و گفتند یا رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم بی خطبه و بی گواه  
فرمودند الله المزوج و جبرئیل انشاها از زینب رضی الله عنها روایت که روزی بحضرت  
سید المرسلین گفتیم که مرا چند فضیلت هست که هیچ کدام از ازواج ترانست یکی آنکه نکاح من  
در آسمان واقع شده و دیگر در آن قضیه جبرئیل علیه اسلام میبانی بود و گواه اول زنی که  
از و اج مطهرات بعد از پیغمبر صلوات الله علیه بود و وفات ایشان در سال بستم  
از هجرت و بقول بستم و یکم بود مدت عمر پنجاه و سه سال حضرت فاروق اعظم رضی الله  
عنه اهل مدینه مشرفه را حاضر ساخته بر ایشان نماز گذاردند و قبر و رفیع است بم

حضرت سوده رضی الله عنها

ایشان ام الاسود و نام پدر ایشان زعمه بن قیس بن عبد شمس بن عبد ود بن نضر مالک بن کنانه  
بن لوی بن غالب قریشیه العامریه است و نسب ایشان بالنسب سرور کائنات  
در لوی متصل میشود و نام مادر ایشان نبیست قیس بن عمر بوده و در مکه معظمه اوست  
بعثت سلمان شدند در سال و بسم از نبوت بعد از وفات حضرت خدیجه  
کبری رضی الله عنها و پیش از تزویج حضرت عائشه صدیقہ رضی الله عنها حضرت  
سیدنا ام ایمن را در نکاح خود آوردند و مهر ایشان چهار صد درهم بود و چون کبر سن  
ایشان را دریافت و آنحضرت اراده طلاق ایشان کردند شبی بر سر راه آنسرور  
نشسته و تنی که بخانه عائشه صدیقہ میرفتند گفتند یا رسول الله مرا طلاق بده و من هیچ طمع  
ندارم لیکن میخواهم که فردا صیامت باز و اج تو محشور شوم و من نوبت خود را بعبادت  
بخشیدم حضرت رسالت پناه صلوات الله علیه از آن اراده در گذشتند و وفات ایشان در او اخر  
خلافت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی الله عنه بوده و بقول در زمان حکومت معاویه  
رحلت نموده اند و قول ادلی شهرت بقدر رفیع است



### حضرت صفیه رضی اللہ عنہا

نام پدر ایشان حمی بن الخطیب بن ثعلبه بن ثعینه است و نام مادر ایشان نبیثه سموا و صفیه رضی اللہ عنہا از سبایای خیر بود و چون سیدنا ام سلمه ایشانرا میخواستند که آزاد کنند و بقوم ایشان تلقین سازند بآنکه اسلام آورند و حضرت رسول خواست بکار می نمودند و گفتند یا رسول اللہ تحقیق که از روی اسلام دارم و تصدیق تو کرده ام پیش از آنکه دعوت کنی و اکنون که بمنزل تو آمدم مراد یهودی است حاجت نیست نه پدری و نه برادری و در میان یهود دارم یا رسول اللہ مراد میان کفر اسلام میگردانی و اللہ که خدا و رسول وی است اندر دامن از آزادی و حقوق بقوم خود پس حضرت را خوش آمد و ایشان را بر اسب خود نگاه داشتند و آزاد کردند و آزادی ایشان را امیر ایشان ساختند و وفات ایشان در سال سی و شش و بقولی در سال پنجاه و بقولی پنجاه و دو از هجرت و بقولی در ایام خلافت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ بوده و ایشان نماز گذارده اند و قبر در بقیع است -

### حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

نام پدر ایشان ابوسفیان است و نام مادر ایشان صفیه بنت ابی العاص بن امیه بن عبد شمس است که عمه حضرت امیر المؤمنین عثمان بود و ام حبیبہ فرمودند که در واقع دیدم که شخصی باین خطاب میکند که یا ام المؤمنین بیدار شدم و تعبیر واقعه خویش بآن نمودم که پیغمبر صلعم را خواهد ساخت حضرت عثمان ایشان را در مدینه سال هفتم از هجرت بسرور عالم دادند و در الوقت ایشان سی و پنج ساله بودند و مهر ایشان چهار صد و بیست و سه درخت و بر وایت چهار هزار درم نقره بود و وفات ایشان در سال چهل و دوم یا چهل و چهارم از هجرت واقع شده و قبر در بقیع است

### حضرت حفصه رضی اللہ عنہا

ایشان دختر حضرت امیر المؤمنین عمر بن خطاب اند رضی اللہ عنہ و مادر ایشان زینب بنت مطلقون بن حبیب بن دہب است و در سال سوم یا دوم از هجرت حضرت سیدنا ام سلمه ایشانرا عقد خویش در آوردند و ولادت ایشان چهل و شش از بعثت بوده و وفات



ایشان در سال سی و نهم هجری در شهر مدینه در روز دوشنبه

نام پدر ایشان حارث بن ابی ضرار بن حبیب بن عابد بن مالک است و آنسرور معلم ایشان را در ماه شعبان سال سی و نهم هجری در عقد خویش در آورند وفات ایشان در مدینه سال پنجاه و پنج یا پنجاه و شش هجری واقع شده و مدت عمر شصت و پنج سال بوده و قبر در بقیع است

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا

نام پدر ایشان حارث بن خزن بن بحر بن النزم است و نام مادر بنت عوف بن زہیر بن الحارث است در سال هفتم از هجرت سید انام معلم در مدینہ مراجعت ایشان را و عقد خویش در آورند از ایشان مرویست که فرموده اند شخصی که نوبت من بود رسول معلم از پیش من بیرون رفتند برخاستم و در را بستم بعد از خط آمد و در را باز کردند و گویند و اندک در را بگشائی گفت یا رسول اللہ و شب نوبت من در خانه زنان دیگر میرود و فرمودند که تو هم لیکن بقفا سے حاجت رفته بودم وفات ایشان در سال پنجاه و یک هجری و بقیع شصت و یک یا سی و یک سالگی بوده و قبر در بقیع است +

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

نام ایشان بنت بنت ابی امیہ است در سال سی و یک یا سی و دو از هجرت ایشان از عقد خود در آورند و در مدینہ متاعی بود که قیمت آن ده دینار بود و آخر زنی که از آن زوج مطهرات بهجت حق پیوست ایشان بودند وفات ایشان در سوم ربیع الآخر سال شصت و یک یا پنجاه و نه هجری بوده و ابو بکر و رضی اللہ عنہ بر ایشان نماز گذارده اند و مدت عمر شصت و چهار سال و قبر در بقیع است

ذکر نبات طاهرات زاکیات حضرت صلعم حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا

کنیت ایشان ام محمد و القاب مبارک ایشان طاهره و زاکیه و راضیہ و مرضیہ و قبول است اگر چه فاطمہ زہرا من خمس و ترین نبات آنسرور صلعم اندام او محبت و شفقت که آن سرور را ایشان بود بزرگ ترین همه اند و جمیع اولاد و اجداد سید انام صلعم از ایشان است حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ و زعمان سال دوم از هجرت بعد از مراجعت از غزوہ بدر ایشان خواستگارے نمودند



و در آن وقت حضرت فاطمه پانزده یا هیزده ساله بودند و سه سپهر که حضرت امیرالمومنین حسن و حسین و محسن و سه دختر که زینب و ام کلثوم و رقیه باشند از ایشان متولد شده اند و محسن و رقیه در طفولیت بر حمت حق پیوستند و از زینب که بپدر الله جعفر و ام کلثوم که بحضرت امیرالمومنین عمر فاروق تزویج کرده بودند فرزندان از حضرت عائشه رضی الله عنها پدید آمدند که از او میان که دوست تربی و رسول مسلم فرمودند فاطمه گفتند از مردان فرمودند شوهر و روزی پیغمبر مسلم با حضرت علی و فاطمه زهرا با سبط میفرمودند و بهر دو ماطت می نمودند حضرت علی گفتند یا رسول الله او دوست ترست بنوا من یا سن آنسور فرمودند که می احب الی منک و انت اغمر علی منها یعنی فاطمه و دوست تراست بسوی من از تو و تو عزیزتری بر من از روزی حضرت سید انام مسلم بحضرت فاطمه فرمودند این شخصی که در راه پیش آمد و گفتند یا رسول الله آری فرمودند بلکه بود که هرگز پیش ازین بر زمین نیامده امروز از پرورگار خود دستوری خواست که من سلام کند و بشارت دهد مرا که فاطمه سید زنان اهل بهشت و حسن و حسین جوانان اهل بهشت خواهند بود و ولادت با سعادت حضرت فاطمه زهرا در سال پنجم و بقول چهل و یکم از واقعه قبل بحسب این پیشتر از نبوت حضرت سید انبیا صلعم واقع شده وفات در شب سه شنبه سوم ماه رمضان بعد از وفات آن سرور و مسلم و بقول اصح پیشتر ماه و بی نموده مدت عمر شریف بیست و هشت سال بوده و قبر در بقیع است و نماز بر ایشان حضرت علی علیه السلام گذراوه اند و بقول عباس رضی الله عنهما

حضرت زینب رضی الله عنها

ایشان بزرگترین بنات آنسور اند مسلم بقول اصح ایشان را با سپهر خاله ایشان ابوالعاص بن ابی عمه عقد کرده بودند و بعد از ایمان آوردن ابوالعاص آنسور زینب را بخت بدین نکاح کردند و بقول بهمان نکاح با و باز گردانیدند و از ایشان یک پسر علی نام و یک دختر امه نام متولد شد پسر چون بسر حد بلوغ رسید از دنیا رفت و امه را حضرت امیرالمومنین علی کرم الله وجهه بعد از وفات حضرت فاطمه زهرا بموجب وصیت ایشان بعقد خویشش در آوردند



ولادت ایشان از آن زمان بود و وفات در سال هجتم از هجرت واقع شده

حضرت رقیه رضی الله عنها

ایشان بعد از حضرت ام سلمه متولد شده اند و سید نام علیه الصلوٰه والسلام ایشان را با امیر المومنین عثمان رضی الله عنه نامیده اند از ایشان پسری شده آن پسر در سن دو سالگی وفات یافت و بعد از آن دیگر فرزندی نشد ولادت حضرت رقیه پیش از نبوت در سال سی و سوم از واقعه فیل بوده وفات در سال دوم از هجرت که آنسر در بنزدیده بدر رفته بودند واقع شد و قبر در بقیع است

حضرت ام کلثوم رضی الله عنها

بعد از رقیه و پیش از فاطمه زهرا رضی الله عنها متولد شده اند نام ایشان آمنه بود آنسر و صلعم بعد از وفات حضرت رقیه در سال سوم از هجرت ایشان را به عقد کالج امیر المومنین عثمان دادند و مدتی با حضرت عثمان بودند وفات ایشان در سال نهم از هجرت بوده است

ذکر سایر العارفات الصالحات حجة الله تعالى علیهن

حضرت زائده رحمها الله تعالى

ایشان کینزی حضرت امیر المومنین عمر فاروق اند رضی الله عنها گویند روزی به ملازمت حضرت رسالت پناه صلعم آمده سلام کردند آنسر و صلعم فرمودند ای زائده چرا پیش من دیر می آیی تو موقوفه من ترا دوست میدارم زائده گفت یا رسول الله صلعم امر و تعجبی آمده ام فرمودند آن چیست گفتند با او طلب میزنم میزنم چون پشماره میزنم به بیم و بترسنگی نگاهم تا بگیرم سواری دیدم که از منما بر زمین آمد و بر من سلام گفت و گفت سیدانبار از من سلام گوئی و بگوئی رضوان خازن بهشت گفت بشارت مژ ترا که بهشت بر امتان تو به سکه و قیمت کرده اند گروهی بحیاب بهشت وند و گروهی حساب آسان کنند و گروهی را بشفاعت تو بهشت ندان گفت مقصد آسان گردد از میان آسان زمین بین التفات کرد و دید که آن پشماره را بر نیمت او برداشت گفت یا زائده این پشماره بر سنگ بگذار دو مر سنگ را گفت آن پشماره را باز آورده بخانه عمر بر آن سنگ و آن شد و پشماره میزنم می آورد و با رخا حضرت عمر رسول صلعم بر رخاستند و باز آورده رخا حضرت عمر گفتند او را آمد شد سنگ بدیدند سید کونین صلعم گفتند الحمد لله که خدای تعالی مرا از دنیا بیرون برد و ما رضوان



مرآة مرورش است من بشارت نه داود خدا سے تعالیٰ نے را از است من بدرجہ مرتبہ رسالت

حضرت شحوانہ رحمہما اللہ تعالیٰ

از بزم بوده اند در آید می نشستند و ثنات خوش و غلط میفرمودند و از خوش داشتند عارفان و عابدان و زاهدان در مجلس ایشان حاضر میشدند ایشان را گفتندی ترسم که از گریه بسیار چشم تو نابینا شود و گفتند در دنیا کور شدن از گریه بسیار مراد است تراست از کور و شدت غداست و روزی در آخرت و گفتندی که از بقاے محبوب بازماند و بدیدار او مشتاق باشی در حق گریه نیک نماید گویند چون بشیرند شیخ فیصل عیاض نزد ایشان آمدند و طلب دعا کردند گفتند اے فیصل میان تو و خدا ای تمناے چیزی هست که اگر دعا کنم مستجاب شود فیصل عیاض نمره بزود و بیورش تمنا دزد و فات ایشان رسالت یکصد و شصت و پنج هجری بوده

حضرت عقیقۃ العاہدہ رحمہما اللہ تعالیٰ

از اہل بصرہ بودند و عازہ عدویہ صحبت داشتہ اند چندان بگریستند کہ چشم ایشان نابینا گشت کسے گفت چہ دشوار است تا بینائی ایشان گفتند محبوب بودن از خدای تعالیٰ از ان سوار ترست و فات ایشان در سال یکصد و شصت و پنج هجری بوده

حضرت رابعہ بصری رحمہما اللہ تعالیٰ

اصل ایشان از بصرہ است بزرگی و حالت فقر زیادہ بران داشتند کہ در تحریر کتب بخیان نور رضی اللہ عنہ صحبت پریدن مسائل بصحبت ایشان میرفتند و بموظظت و دعای حضرت رابعہ صحبت داشتند حضرت رابعہ ہمہ شب نماز میکرد و تا سحر برپای می ایستادند و گفته اند در شبانہ روزی ہزار رکعت نماز میکردند و وقتے ایشان از عزم حج پدید آمدند و بیابانہ نہادند و خری داشتند کہ خست بران بار کردہ بودند چون بمیان بیابانہ رسیدند خبر بد اہل قافلہ گفتند کہ ما خست شدیم بزمیدار ہم فرمودند شما بخار خود ویرید کہ من تبوک شما نیامدہ ام اہل قافلہ برستند و ایشان تنہا ماندند مناجات نمودند کہ آئی یا و شاہان چنین کنند یا عورت غیب ما جزے مرا بخانہ خود خواندی دور راہ خرم را میراندی و در بیابان تنہا گذاشتی ہنوز مناجات تمام نکرده بودند کہ خبر برخواست و ایشان بار بر و نہادند و بیکہ معظمہ رفتند راوی گفتہ کہ بعد از مدتی



همان خبر را دیدم که میفرمودند که ایشان می نویسند که چون زن در  
راه خدا مرد بود و رازن بتوان گفت و الد ایشان را چهار دختر بوده و ایشان چهارم بود و نزد  
باین جهت را بعهده گرفتند که حضرت را بعهده می نمودند و الد ایشان رسول صلعم را بخواب دیدند  
که میفرمایند که دختر که هفتاد و کس از امت بشفاعت او آفریده خواهند شد گویند  
و منتهی در بادی که بعبه را دیدند که باستقبال ایشان آمده گفتند که ما رب البیت می باید بیت را چکنم  
و چون سلطان ابراهیم گفتند که دیگران راه کعبه را بقدم رفتند و من بدریده در هر قدمی دو دست  
نثار میکنم از نذر تا چهار ده سال بکعبه رسیدند و خانه را ندیدند و گفتند سبحان الله که چشم مرا خطا رسانیده  
بالتی آواز داد که چشم ترا خطا نرسانیده اما کعبه باستقبال ضعیفه رفته است که روی باین خانه دارد  
و این اثنا سلطان دیدند که حضرت را بعهده می آیند و کعبه بجای خویش باز آمد گفتند ای را بعهده این چه  
شور است که در جهان افکنده را بعهده گفتند که تو شور در جهان افکنده که چهار ده سال زنگ کرده تا اینجا  
رسیده گفتند چنین است چهار ده سال در نماز بادی را قطع کردم و نماز را قطع نکردی و  
من در نیاز از حضرت را بعهده پرسیدند که حق سبحانه و تعالی را دوست داری گفتند و ارم گفتند شیطان را  
و دشمن داری فرمودند از دوستی رحمان بعد اوت شیطان نمی پروازم گویند فصل بهاری و در خانه رفتند  
و بیرون نمی آمدند خادمه گفت ای سیده بیرون آئی تا آثار صنع بینی گفتند باری تو درون آئی  
تا مصالح بینی بزرگی بخدمت ایشان رفت و لباس ایشان را بسیار کهنه دید گفت کسان باشند  
که اگر اشارت کنی جامه حاضر سازند گفتند شرم میدارم که دنیا خواهم از کسیکه دنیا ملک اوست  
پس چگونه خواهم از کسی که دنیا و دوست او عاریتی است و میفرمودند که الهی ما را از دنیا هر چه قسمت کرده  
بدشمنان خود داده که با التوبه چون وفات ایشان نزدیک رسید اکابر بر بالین ایشان حاضر بودند  
گفتند بر خیز و جای خالی کنی بر آرسولان خدای بخاستند و بیرون رفتند آوازی شنیدند که یا ایها  
الطینة ارجی الی ربک را ضیئه مرضیه فا دخل فی عبادی و او غلی جنتی یعنی ای نفس آرام گرفته بزرگ من  
که شاگردی در زمخت و صبر نمودی در محنت باز گرد از دنیا بسوی موعود پرواز و کار خود در آن چای  
که پسند کننده آنچه تبار داده اند پسندیده نزد خدای پس در زمره بنندگان شایسته من و در آئی در پیش  
همراه مقربان چون اکابر به درون درآمدند دیدند که بر محنت حق پیوستند وفات ایشان سالانصد



و مشنا و پنج ہجری بود و قبر و جبل مقدس است بعد از نفوس ایشان را بحوب بند پر رسیدند کہ خبر گوئی از  
 لشکر و دیگر فرمودند چون آن جوان مردان را آمدند گفتند من ربک گفتم باز گردید و حق تعالی را یگوئید کہ  
 چندین ہزار خلق تو پیرو زنی را فراموش نہ کردی و من کہ از ہمہ بجان ترا دارم چون فراموشت کنم

حضرت نقیہ رحمہا اللہ تعالیٰ

امام پیر ایشان بن زید است از قدامت سار محدثہ و مقیم مصر بودند منقول است کہ چون امام  
 شافعی رحمۃ اللہ علیہ رسیدند پیش ایشان حدیث سنن نمودند و چون امام بر حمت حق پوئستند  
 جنازہ امام را بخائہ ایشان بزدہ نماز گزار و تدفینات ایشان در ماہ رمضان سال دوم  
 ہشت ہجری بودہ و چون بر حمت حق پوئستند زوج ایشان احمق بن جعفر خواستند کہ بدینہ بر بند  
 اہل مصر درخواست نمودند کہ مرقد ایشان ہمین جا باشد قبول نمودند و بموضعی کہ مابین قاہرہ و مصر  
 و آنرا در ب سیلغ گویند دفن کردند -

حضرت فاطمہ ثنیثا پوریہ رحمہا اللہ تعالیٰ

از قدامت سار خراسان و کبار عارفات بودہ از مجاور کہ منظم گفتند و گاہی بہ زیارت بیت  
 می رفتند حضرت شیخ بایزید بسطامی قدس اللہ سہوہ ایشان ثنا گفتہ اند و فرمودہ اند و عمر  
 خود یک مرد و یک زن دیدہ ام آن زن فاطمہ ثنیثا پوریہ است از بیع مقام اورا خبر نکردم کہ آن  
 خبر اورا ایمان نبودہ سیکہ از مشایخ ذوالنون مصری را دیدند و پرسید کہ گرا بزرگ تر دیدی از این  
 طاقت فرمودند زنی بود در کہ اورا فاطمہ ثنیثا پوریہ میگفتند و در رسم معانی قرآن مجید سخنان  
 میگفت کہ برا عجب آید گویند روزی برای حضرت شیخ ذوالنون چنیرے فرستادند شیخ  
 قبول نکردند و گفتند از نسوان گرفتن مذلت و نقصان است ایشان گفتند ایچ صوفی  
 در دنیا بزرگتر از ان نیست کہ سبب در میان نہ بیند وفات ایشان در سال دوم و صد و سبت  
 و ستہ ہجری بودہ است

حضرت تحفہ رحمہا اللہ تعالیٰ

از کبار سار عارفات کمالات و اصلاات بود و از شیخ سمری سبطی قدس سہوہ منقول است  
 کہ فرمودہ شی اسطراب استم خواہم غی آید چنانچہ تہجد فوت شد چون نماز بابد ایگذا روم

تقدیر است کہ در کتب  
 شایع نباشد و از اندک  
 گریستہ بودند و از جوف گفتند کہ

از حاکم کہ اولیاد او در  
 بخورم کہ بیان خواہد بود  
 چون شستہ را بنویسند  
 دان داشت پیش ایشان  
 از ملاکہ سالیانہ و از  
 او را بآین و زمان از از  
 پیش ایشان برداشت

بہائی دادند از سار  
 بگری از دور آمد و فرمود  
 بولگان آمد و گفتن  
 نمودند و فرمودند  
 را کہ انان فرستادند  
 و در وقت نماز از او  
 کہ علامت بر کمر انان  
 داشت و در وقتان



و بیرون آمدم که فرستم هیچ فائده کرد آخر گفتم به بیمارستان  
 روم و اهل اربل را به منم شاید که از بیم آن بحال آیم چون به بیمارستان در آمدم دلمن تسکین یافت  
 و سینه من منقبض نگشت ناگاه کینزکی دیدم جمالی نیکو داشت و جامهای پوشیده بوی خوش  
 از او بشامم رسید و در راه و پاس در بند بود چون مرا دید برگریست و شعری چند بخواند  
 صاحب بیمارستان را پرسیدم که این چیست گفت کینزکی است و یوانه شده خوابه او را بند  
 کرده باینجا فرستاد و کینز بحال آمد چون این سخن بشنید بسیار برگریست و اشعار عربی بخواند که معنی آن  
 این است که ای گروه مردم گناهی ندارم ولیکن بجا هر قسم دل من بسیار است مرا و بند کرده  
 اید و بغیر از محبت او گناهی در خود نمی یابم و من شیفته محبت دوستی ام که از درگاه او بی فریانی  
 نبی نواتم کرد پس آنچه صلاح من انکاشته آید فساد من است و آنچه فساد من میسر اندازد صلاح من است  
 و شخصی که خداوند خود را دوست دارد از و راضی باشد هر گناهی نیست این سخنان او مرا  
 بغایت اثر کرد و باندوده و گریه آور و کینزک گفت ای سری این گریه بر صفت او چون  
 باشد اگر او را بشناسی چنانچه حق شناختن است بعد از آن بخود شد و بهوشش آمد  
 گفتم ای جاریه گفت بیک ای سری گفتم مرا از کجا شناسی گفت تا او را شناختم جابل نه شدم گفتم  
 شنیدم که دعوی محبت میکنی کرد و دوست میداری گفت آنکس را که شناسا گردانید مرا را بهیتمای  
 خود دوست نهاد و بر ابعطای خود بدلمای قریب است و سائلان را مجیب گفتم ترا اینجا که بند  
 کرده گفت ای سری حاسدان با هم یاری کردند بعد آن نعره بزد و بقیاد گمان بردم که مرد و چون  
 بخود آمدم بتی چند مناسب مال خود بخواند صاحب بیمارستان را گفتم او را را کینز چنین کرد گفتم  
 برو و هر جا که خواهی گفت ای سری کجا روم آنکه مملوک حقیقی نسبت مرا مملوک دیگری گردانند  
 اگر او راضی شود بروم والا صبر کنم گفتم و الله این از من عاقل تر است و رین افشا خواهم  
 تحفه بیاید و صاحب بیمارستان را پرسید تحفه کجاست گفت اندرون است و حضرت  
 حضرت سری سقطی نزد دوست خرم شد و در آمد و بر من سلام کرد و تعظیم بسیار نمود گفتم این کینزک  
 از من به تعظیم او لے تر است بچه گناه او را مجبوس کرده گفت سبب بسیار است و یوانه شده  
 نمی خورد و نمی خوابد و نمی گذارد که خواب کنیم فکر چه گریه بسیار میکند و تمام بضاعت من این است

و بیرون آمدم که فرستم هیچ فائده کرد آخر گفتم به بیمارستان  
 روم و اهل اربل را به منم شاید که از بیم آن بحال آیم چون به بیمارستان در آمدم دلمن تسکین یافت  
 و سینه من منقبض نگشت ناگاه کینزکی دیدم جمالی نیکو داشت و جامهای پوشیده بوی خوش  
 از او بشامم رسید و در راه و پاس در بند بود چون مرا دید برگریست و شعری چند بخواند  
 صاحب بیمارستان را پرسیدم که این چیست گفت کینزکی است و یوانه شده خوابه او را بند  
 کرده باینجا فرستاد و کینز بحال آمد چون این سخن بشنید بسیار برگریست و اشعار عربی بخواند که معنی آن  
 این است که ای گروه مردم گناهی ندارم ولیکن بجا هر قسم دل من بسیار است مرا و بند کرده  
 اید و بغیر از محبت او گناهی در خود نمی یابم و من شیفته محبت دوستی ام که از درگاه او بی فریانی  
 نبی نواتم کرد پس آنچه صلاح من انکاشته آید فساد من است و آنچه فساد من میسر اندازد صلاح من است  
 و شخصی که خداوند خود را دوست دارد از و راضی باشد هر گناهی نیست این سخنان او مرا  
 بغایت اثر کرد و باندوده و گریه آور و کینزک گفت ای سری این گریه بر صفت او چون  
 باشد اگر او را بشناسی چنانچه حق شناختن است بعد از آن بخود شد و بهوشش آمد  
 گفتم ای جاریه گفت بیک ای سری گفتم مرا از کجا شناسی گفت تا او را شناختم جابل نه شدم گفتم  
 شنیدم که دعوی محبت میکنی کرد و دوست میداری گفت آنکس را که شناسا گردانید مرا را بهیتمای  
 خود دوست نهاد و بر ابعطای خود بدلمای قریب است و سائلان را مجیب گفتم ترا اینجا که بند  
 کرده گفت ای سری حاسدان با هم یاری کردند بعد آن نعره بزد و بقیاد گمان بردم که مرد و چون  
 بخود آمدم بتی چند مناسب مال خود بخواند صاحب بیمارستان را گفتم او را را کینز چنین کرد گفتم  
 برو و هر جا که خواهی گفت ای سری کجا روم آنکه مملوک حقیقی نسبت مرا مملوک دیگری گردانند  
 اگر او راضی شود بروم والا صبر کنم گفتم و الله این از من عاقل تر است و رین افشا خواهم  
 تحفه بیاید و صاحب بیمارستان را پرسید تحفه کجاست گفت اندرون است و حضرت  
 حضرت سری سقطی نزد دوست خرم شد و در آمد و بر من سلام کرد و تعظیم بسیار نمود گفتم این کینزک  
 از من به تعظیم او لے تر است بچه گناه او را مجبوس کرده گفت سبب بسیار است و یوانه شده  
 نمی خورد و نمی خوابد و نمی گذارد که خواب کنیم فکر چه گریه بسیار میکند و تمام بضاعت من این است







گفتم بمثل قیمت بود که آری ای ابراهیم اینا را بمن دهی قبول کنم تحفه آزاد است در راه خدا  
 گفتم قطعه چیست گفت ای استاد و دوش مرا سزانش کرد و نذر ترا گواه میگرم که از بهمان خود بیرون  
 آمدم و در خدای تعالی شکر می گویم و بی این نمی کردم از هر میگرسیت گفتم چرا میگرمی و گفت گویا اندکی  
 با آنچه مرا خواند بآن از من بگریست ترا گواه میگرم همه مال خود را در راه خدا صدقه  
 کردم گفتم سبحان الله چه بزرگ است برکت تحفه بر همه بعد از آن تحفه برخواست و جامه های  
 که در جرد داشت بیرون کرد و بلا سی پوشیده بیرون رفت و میگرسیت گفتم خدای تعالی  
 ترا رهایی داد و گریه از بهر چیست بیتی چند خواند که معنی آن اینست میگرنیم آنرو بسوی او گریه  
 میکنم از تنوا و سوگند حق او که دوست خواست من همیشه ام پیش او با برساند مرا و محفوظ گرداند  
 بخیزی که امید دارم از بعد از آن بیرون آمدم و چند آنکه تحفه را جستم بنافتم هر سه غزیت که به  
 کردیم احمدی در راه بر دوش و صاحب تحفه بکه منظر رسیدیم و در وقت او را بحر وحی شنیدیم  
 که این ابیات میخواند که معنی آن این است دوست خدا در دنیا ببار است و دیر از است ببار است  
 در پس واسه او در دوست نوشانیده دوست خود را جام محبت خود پس ببار گردانید  
 دعای دمی که نوشانیده آن جام محبت را پس بهوش شده از محبت و خواش لبسوی و خوش  
 دمی بغیر از چنین است کسی که دعوی شوق لبسوی او کند بخود می باشد تا آنکه به بند او را پیش  
 رفتم چون مرادید گفت ای سری گفتم لبیک تو کیستی که خدا ترا رحمت کند گفت لا اله الا الله تعالی  
 از شناختن ناشناختن چو من تحفام و اضعیف شده بود گفتم ای تحفه چه فائده دیدی بعد از آنکه  
 تنهای گردید گشت خدای تعالی مرا بقرب خواند و از غیر خود وحشت داد و گفتم این منی برود  
 گفت خدای تعالی او را از کرامتها چندان بخشید که هیچ چشم ندیده است و همسایه من است  
 و ریشست گفتم خواهی که ترا آزاد کرد با من آمده است دعای پنهانی کرد و در برابر کعبه بنیاد و  
 جان داد چون خواهد و دیر آمده دیده بر دافا در فتم که دیر بر دارم مرده بود و بجزیر و تخفین  
 ایشان کردم و بجا که پریم رحم الله تعالی

حضرت ام عیسی رحمها الله تعالی

تمام بر ایشان ابراهیم حربی است از شمار عارفان کلمات بود و در نقه فتوی می نوشتند



وفات ایشان در ماه ربیع سال سکه صد و بیست و هشت هجری بوده و قبر نزدیک قبر والد ایشان

### حضرت ام محمد رحمة الله تعالی

والده ماجده شیخ ابی عبداللہ حنفیہ قدس اللہ سرہ از کبرای عبادات قائمات بوده اند و ایشان را  
شهادت و مکاشفات بسیار است همراه پسر خود از راه بحر بسفر حجاز رفتند گویند که شیخ عبداللہ در  
عشره اخیر رمضان احیای شب میگردید تا شب قدر در ریابند پیام برآید نماز میگردید و والدہ  
ایشان ام محمد در رون متوجه نشسته بودند ناگهان نور شب قدر بر ایشان ظاهر شدن مگر  
آواز دادند که ای محمد ای فرزندانچہ تو آنجامی طلبی اینجا است شیخ فرود آمدند و آن انوار را دیدند  
زود بر قدم والدہ خود افتادند شیخ میفرمودند از آن وقت قدر والدہ خود بداند ستم

### حضرت امه الواحد رحمة الله تعالی

نام ایشان سقینه و نام پدر حسین بن اسماعیل حاکمی است هم علم قمرات و حدیث و فقه فرائض  
و هم حساب و نحو از خوب میدانستند و صدقه بسیار میدادند وفات ایشان در ماه رمضان  
سال سکه صد و هفتاد و هشت هجری است و مدت عمر از نو سال تمام بود

### حضرت امه اسلام

نام پدر ایشان قاضی ابوبکر بن کامل بن خلف است شاگرد محمد بن اسماعیل بعلانی اند و منوخی  
وزاهدی و ابوعلی از شاگردان ایشانند و فضائل کمالات بسیار داشته اند و ولادت ایشان  
در ربیع سال سه صد و هشتاد و هجری بوده وفات در ربیع سال سه صد و نود و واقع شده

### حضرت میمونہ واعظہ

نام پدر ایشان شهاب قولہ است حافظ قرآن مجید و فرقان حمید بوده اند روزی در وعظ گفتند بام  
که در وجه حلال باشد و در آن کس گناه نه کند زود پاره نمی شود چنانچه پیرانی که در بردارم  
یافته مادر من است و بیست و هفت سال است که پوشم و پاره نه شد نقل است از عبدالصمد پسر  
ایشان که در خانه مادر وی بودی و بیست و هفت بر افتاد و بوالدہ گفتیم که این دیوار را از سر نو  
باید ساخت ایشان برپاره کاغذ پیر نوشتند و گفتند این کاغذ را باین دیوار محکم ساز چنان  
کردم بیست سال آن دیوار بحال ماند و نیتنا و بعد از فوت ایشان بخاطر من رسید که بنیم







اور تاریخ خود یکے از مثل تاریخ روایت میکنند که زنی مصریہ و زنواحی مصری سال بر یکا اقامت کرد  
 که در سرباو گرا از خانہ وقت درین سی سال بیخ نخورده و بیخ نیاشاید و ہم امام یافعی در روضہ الیامین  
 آورده اند کہ یکے ازین طائفہ گفت کہ در نواحی مصر زنی دیدم و الہیران سی سال برد و پاک استاود  
 ماند و در رستان قباستان نہ شب نشست و نہ در روز از آفتاب بباران اورا پناہی بخوہ و مار با  
 و تعبہ نماند و اورے آمدند و ہم امام عبد اللہ یافعی گویند کہ یکے از علما نقل کرد کہ در خوارزم زنی  
 دیدم کہ زیادہ از بیست سال بیخ نخورده و بیخ نیاشاید و حضرت مولانا عبد الرحمن جامی قدس اللہ  
 سرہ در نجات الانس و شتہ اند کہ حضرت شیخ ابو سعید ابوالخیر قدس اللہ تعالیٰ روحہ فرمودند کہ در مرد  
 پیرہ زنی بود کہ اورا بیکی می گفتند نزد من آمد و گفت ای ابو سعید تبظلم آمد ام گفتیم کیونی گفت مردم  
 و عا می کنند کہ با یک نفس بیا باز گذار سی سال است کہ میگویم کہ مرا یک نظر العین بمن باز گذار  
 تا ببینم کہ من کیم یا من خود ہستم ہنوز اتفاق نیفتادہ است

### حضرت بی بی جمال خاتون

نام پدر ایشان قاضی سائیدہ است خواہر حضرت میان میراند کہ ذکر ایشان در ذکر سلسلہ علیہ قادیر  
 مذکور شدہ بی بی جمال خاتون از کبار و فساد عارفات قانقات اند و در ترک و تجرید و سلوہ  
 وقت طریقیہ شغل از والدہ با جدہ خود و از برادر بزرگوار و ازند و خوارق و کرامات بسیار از  
 ایشان بطور رسیدہ و میرسد چنانچہ وقت قریب بدو من گندم و در خطر فتنہ بہارک خود  
 انداختہ بودند و ہر روز از ان گندم بیرون می آوردند صرف و ابستان و فقرائے نمودند و  
 گندم بحال خود بود و تا یک سال کفایت کرد و گویند روزی ما ہی بخانہ ایشان آوردند و وقت  
 ایشان خوش بود چون نظر بران ما ہی انداختند نوری در ظاہر او پیدا آمد و سرودہ اندان ما ہی را  
 نگاہدارید کہ بمن دار و تا حال آن ما ہی خشک شدہ و ایشان ایشان دارند و برکات آن  
 طاہر و علیہ السلام یکہ نگاہ می دارند برکت عجیبی دران پیدا می شود و گویند کہ ہر کسی  
 محکم و حاجت روی میدہد بخدمت ایشان رسیدہ التماس فاتحہ می نمایند و از برکت لہجہ  
 ایشان آن ہم بکفایت میرسد و طعمای کہ بروج بزرگان می پزند اول بدست مبارک خود  
 طعام را از یک می کشند و این دیگر را امر میکنند ہر قدر مرد کہ حاضر شدہ باشد بہر میرسد



کمی نمیکند سال تجاوز است و در سوستان بوطن خود اقامت دارند  
زار آن سال میگذشت میان میرتیر نیامدند و تا امروز که سال  
نرسید و تیر می است و تیر میات اند

### خاتمه الکتاب

الحمد لله والمنته که این کتاب مسی بسفینه الاولیا از زمین روح مطهر حضرت سید انبیا صلی الله علیه  
و علی وآله و اصحابه وسلم و توجیه اولیای معظم قدس الله ارواحهم در شب بخت و غنیمت ماه  
رمضان المبارک سال یکم از چهل و نهم بجری که سال بخت و غنیمت از سن این فقیر است با تمام رسید  
اگر چه عبارت این کتاب راست بر است است و در عبارت آرائی مقید نه شده و فارک  
ساده عام فهم نوشته لیکن بعضی جا افتد عبارت نفحات الانس قطب الاولیا قدوة الاتقیاء  
تیر آسمان عرفان نور شید فلک ایقان حضرت مولانا نور الحلمه والدین عبدالرحمن جامی قدس  
سره السامی که کمال فصاحت و متانت دارد و ایشانرا استاد خود میداند کرده و زبان روزمره  
نود و ایتیز که ساخته اگر میخواست که بعضی از سخنان خوش و احوال و حواری مشائخ که الحال  
تیر جیات از و این فقیر خود ایشانرا ملازمت نموده و کرامات از ایشان مشاهد کرده و داخل  
این کتاب ساز و لیکن چون وقت تقاضا نمیکرد و نوشت و بهین سبب سخنان عامی و  
نکته سبب و دقیق اکابر سلف را که عام فهم نبود و نیز داخل نساخته شیخ ابوسعید خراسانی چون بمصر رسیدند  
ایشانرا گفتند ای سید قوم چرا بر من سخن نگویی فرمودند این مردم از حق عنایت غائب اند و الحق  
با غائبان غیبت است و چنانچه گفته اند الولی یعرف الولی همچنین سخنان ولی را هم جز ولی نفهم پس  
بغیر ایشان نباید گفت امید که سفینه سیکته از برکت اسامی این بزرگان تسبیح تمام یا بدر  
و خوانندگان را بهر تمام از آن حاصل آید اگر مقتضای بشریت سهوی و خطای شده باشد  
ارباب انش آنرا بذیل اصلاح بنوشته الحمد لله حمدا کثیرا و اما ابدا

### خاتمه الطبع

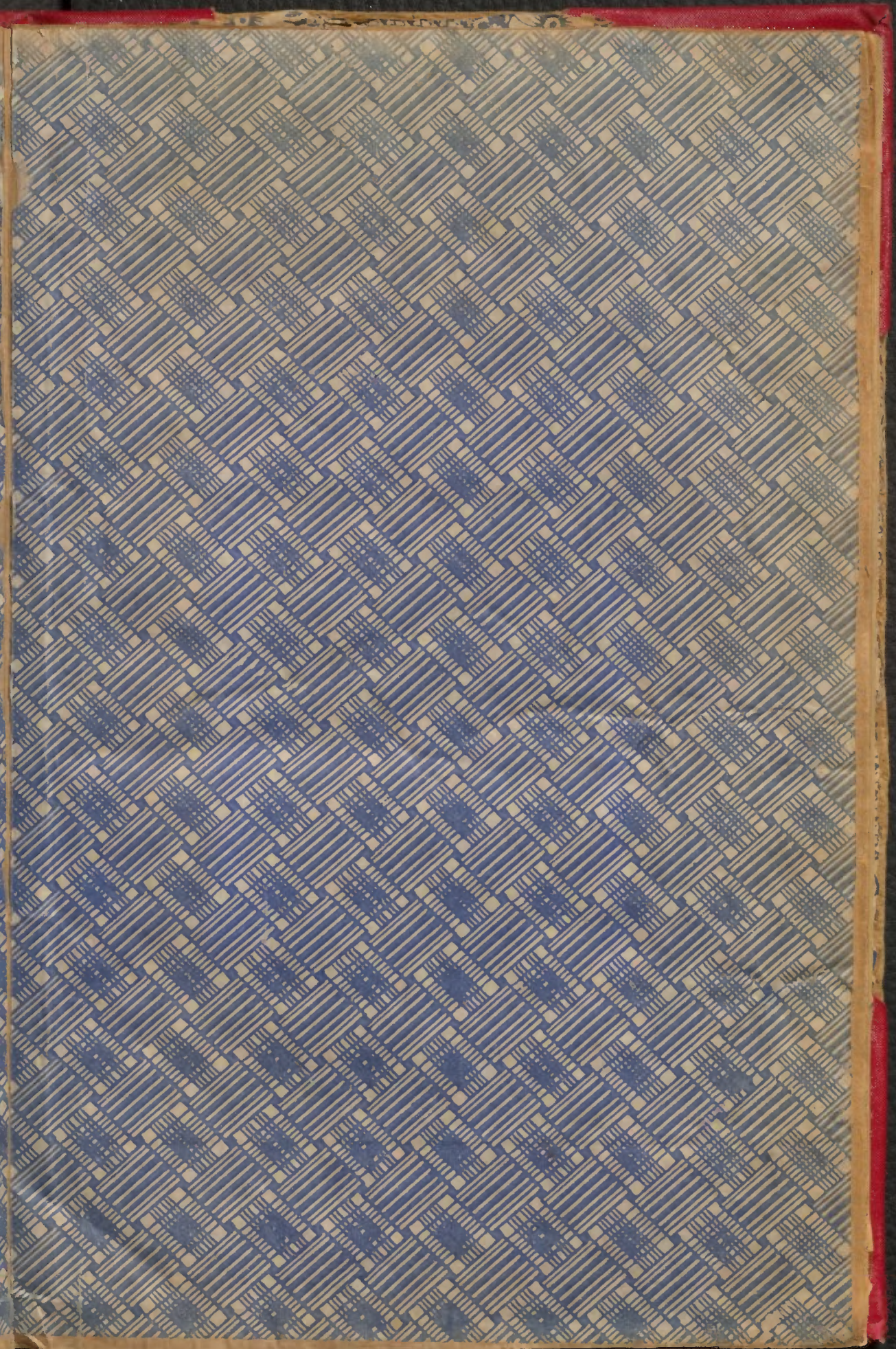
الحمد لله والمنته که کتاب فیض کتاب مسی بسفینه الاولیا در مطبع نشی نول کشور واقع کاپور سیر برستی  
عاجناب علی انقاب نشی پراگ در این صبا بجا رگواک مطبع و این سال سنه ۱۲۹۹ هجری قمری دوم طبع شده

تاریخ نوشتن کتاب فیض کتاب مسی بسفینه الاولیا در مطبع نشی نول کشور واقع کاپور سیر برستی  
عاجناب علی انقاب نشی پراگ در این صبا بجا رگواک مطبع و این سال سنه ۱۲۹۹ هجری قمری دوم طبع شده











Author <u>Dārā Shukūh</u>	
Title <u>Safīnat al-ʿ</u>	
FORM 214	
C7	.D213s .190
50th Jan. 1988	
<u>Feb, 24/1989 M. Na</u>	

~~JUL 24 1985~~  
~~JUL 24 1986~~  
~~AUG 7 1987~~  
~~AUG 30 1988~~  
~~MAR 23 1989~~



